اُردو کی تیسری کتاب

دیہاتی مدارس کی تیسری جماعت کے لئے

جسے

جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر
سررشتۂ تعلیم پنجاب کے حکم سے

ٹیکسٹ بک ریویژن کمیٹی پنجاب نے

مُرتّب کیا

رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز نے اپنے مطبع مفید عام لاہور میں چھاپی

۱۹۱۱ء

تعداد جلد ۳۰۰۰۰ دفعہ ۲ قیمت فی جلد ۳؍ ۹ پائی

فہرستِ مضامین

اُردُو کی تیسری کِتاب

۱- کام

پنہاری	ممنُون	نِکالینگے
پالینگے	باغ	جمع
ذخیرہ	اِنصِرام	کارِندہ

۱- اَے ہوا اَے مُجھے بھی بتا
آج کرتی رہی ہے تُو کیا کیا
چھت میں تھے آسماں کی کُچھ جالے
مَیں نے وُہ صُبح اُٹھ کے صاف کِئے
پھر چلاتی رہی پوَن چکی
بن کے مَیں مخنتی پنہاری
کَون کہتا ہے آہ بھرتی ہُوں
مَیں تو ہنس ہنس کے کام کرتی ہُوں

۲- تُو بھی اَے ابر اپنا حال سُنا

کام کیا کیا برس کے تُو نے کِیا

سُوکھے جاتے تھے سب ندی نالے

مَیں نے اُن میں بہائے پرنالے

مَیں نے پھُولوں میں جان ڈالی ہَے

میرا ممنُوں بہُت ہی مالی ہَے

مَیں نے خُوش کر دیا کِسانوں کو

موٹا کر کر کے اُن کے دانوں کو

۳- بیٹھی کرتی ہَے کیا تُو اَے چِڑیا

کُچھ مُجھے بھی تُو اپنا حال سُنا

گھونسلے میں ہَیں وُہ مِرے بچّے

دیر سے میری راہ دیکھ رہے

اِن کو دانہ بھرانے آئی ہُوں

اِن کو اُڑنا سِکھانے آئی ہُوں

ایک دو دِن میں پر نِکالینگے

آپ پھر اپنا پیٹ پالینگے

۴- آ میرے پاس شہد کی مکّھی

تُو کہاں ہے اُڑی اُڑی پھرتی
دیکھ بوتل مَیں ساتھ لائی ہُوں
باغ میں شہد لینے آئی ہوں
دُونگی اَوروں کو آپ کھاؤنگی
اَور کُچھ موم بھی بناؤنگی
جمع کرنا ہے کُچھ ذخیرہ بھی
رہ نہ جاڑوں میں مَیں رہُوں بھُوکی

---

۵ - جس کو دیکھو غرض وُہ کام میں ہے
جو ہے کاموں کے اِنْصِرام میں ہے
کارخانہ بڑا ہے دُنیا کا
اَور ہر اِک ہے اِس میں کارِندہ
حق نے اِنسان کو خِرد بخشی
اُس کو ہرگز روا نہیں سُستی
مُہر کی بات سُن نہ جاہِل بن
کام کر کام کر نہ کاہِل بن

ممنُوں - اِحسان مند + ذخیرہ - کھانے کا سامان +
اِنْصِرام - بندوبست - کام کو انجام پر پہُنچانا +

خرد - عقل + جاہل - انجان - نادان +
کاہل - سُست +

سوالات

۱ - اِن لفظوں کو دوبارہ لکھو:-
صُبح - محنتی - پسنہاری - ممنون - دیکھو - ذخیرہ - کاہل +
۲ - اِن لفظوں کے معنی بتاؤ:-
پَون چکّی - مالی - موم - کارخانہ - بخشش +
۳ - اِن کو دانہ بھرانے آئی ہوں - اِس کا مطلب بتاؤ +

---

۲ - چُھپا خزانہ

کِفایت شِعاری	باعث	مُعاملہ	تحصیلدار
اہلکار	قرض	نالائق	گنواتے
تَوفیق	مُوافق	خزانہ	

۱ - کِسی مُلک میں ایک بوڑھا زمیندار تھا - اور اُس کے پاس چند بیگھے زمین تھی + وہ اُسے خوب

جوتتا بوتا تھا - اِس وجہ سے بہت سا اناج پیدا
ہوتا تھا + محنت اور کِفایت شعاری کے باعث گزارہ
اچھا ہو جاتا تھا +

۲ - کچھ ایسا مالدار تو نہ تھا - مگر سرکاری معاملہ
وقت پر ادا کر دیتا تھا + تحصیلدار - تھانہ دار سے
لے کر سارے عُہدہ دار اور تمام اہلکار اُس کی عِزّت
کرتے تھے + اپنے گاؤں اور آس پاس کے دیہات
میں لوگ اُسے اچھا آدمی سمجھتے تھے + اُس نے کبھی
کِسی سے ایک کوڑی قرض نہیں لی تھی +

۳ - یُوں تو بیٹے بھی خُدا نے چار دِئے تھے -
مگر سب کے سب نالائق تھے + کِسی کام کے نزدیک
نہ جاتے - اکثر کھیل کُود میں وقت گنواتے یا
دوستوں کی گپّوں اور باتوں میں لگے رہتے - ہاں
کھانے کے وقت موجود ہو جاتے اور جو مِلتا - سو
کھا جاتے +

۴ - اِتّفاق سے زمیندار بیچارا بیمار ہو گیا +
ایک تو بوڑھا آدمی - دُوسرے روپیہ پیسہ کچھ پاس
نہ تھا - تیسرے اولاد کا فکر - اپنی توفیق کے مُوافق
بتیری دوا دارو کی - مگر تندرُست نہ ہُوا +

اِسی حالت میں ایک دِن سوچنے لگا - کہ مَیں کوئی
اَیسا مالدار نہیں - لڑکے نالائق ہَیں - لے دے کے
یہی پانچ چار بیگھے زمین ہے - یقین نہیں - کہ
اس سے اِن کا گزارہ ہو +

۵ - ایک تجویز دِل میں سوچ کر زمیندار نے
لڑکوں کو بُلایا + جب چاروں اُس کی چارپائی کے
پاس آ بَیٹھے - تو کہنے لگا - پیارے بیٹو ! اب مجھے
زندگی کی کچھ اُمید نہیں + اوّل بُڑھاپا - دُوسرے
بیماری - طاقت بالکل جاتی رہی - مَیں اخیر وقت
میں ایک بات کہتا ہُوں - اِسے کان لگا کر سُنو +

۶ - لڑکوں کو باپ کی یہ بات سُن کر نہایت
رنج ہُؤا - بلکہ اُن میں سے دو چھوٹے لڑکے تو
رونے بھی لگے + باپ نے تسلّی دی اَور کہا - کہ
بیٹا ! گھبراؤ نہیں - مرنا تو سب کے واسطے دھرا
ہے - اِس سے نہ کوئی بچا ہے نہ بچیگا - ہاں ایک
کام کی بات سُنو - وُہ یہ ہے - کہ میرے کھیت میں
خزانہ دبا ہُؤا ہے - اُس کا نکالنا تُمہارا کام ہے +

۷ - یہ کہ کر بُوڑھا مر گیا + جب مرنے کی رسمیں
ادا ہو چکیں - تو چاروں لڑکے کھیت میں گئے اَور

کھودنا شروع کیا + کچھ یہاں سے کھودا - کچھ
وہاں سے کھودا - اِدھر پھاوڑا مارا - اُدھر کدال
لگائی - غرض سارا کھیت کھود ڈالا - اور خوب گہرا
کھودا - مگر وہاں کیا رکھا تھا + بہتیرا ڈھونڈا اور
بہت ہی تلاش کیا - کچھ بھی ہاتھ نہ آیا +

۸ - لڑکوں کو رنج تو بہت ہوا - مگر کرتے تو
کیا کرتے - لیکن جب گیہوں بونے کا موسم آیا -
اور اُس کھیت میں گیہوں بوئے - تو اِتنے گیہوں
پیدا ہوئے - کہ گھر بھر کر باہر بھر گیا - اور گیہوں
بھی کیسے کہ موٹے موٹے اور زبردست - بیچنے سے بہت
سا روپیہ ہاتھ لگا + اب تو آنکھیں کھلیں اور
سمجھے - کہ کھیت کی زمین کھودنے اور مٹی
اُلٹ پلٹ کرنے سے پیداوار بڑھتی ہے +
اس وقت جانا - کہ باپ نے جو خزانہ بتایا تھا -
وہ یہی چھپا ہوا خزانہ تھا +

۹ - سب اپنے دل میں پچھتائے اور کہنے لگے -
کہ اگر ہم باپ کی زندگی میں محنت کرتے تو بہت
اچھا ہوتا - ہمارا باپ ایسا غریب نہ مرتا - مگر
شکر ہے - کہ اب بھی پیداوار بڑھانے کا

ڈھنگ تو معلوم ہو گیا۔ کہ اچھّی طرح ہل جوتنے سے خُوب اناج پَیدا ہوتا ہَے +

قرض ۔ اُدھار + توفیق ۔ طاقت +
تسلّی ۔ امن ۔ دِل جمعی +

سوالات

۱ ۔ اِن فقروں کا مطلب بتاؤ :۔
محنت اَور کفایت شعاری کے باعث گزارہ اچھّا ہو جاتا تھا + اب تو آنکھیں کُھلیں ۔ اَور سمجھے کہ کھیت کی زمین کھودنے اَور مٹّی اُلٹ پُلٹ کرنے سے پَیداوار بڑھتی ہَے +

۲ ۔ نویں پیرے کا اِملا لکھّو +

۳ ۔ بتاؤ ۔ بُوڑھے کسان نے اپنے لڑکوں کو کس بات کی تعلیم دی +



۳- ہل چلانا

بھتیجے انگنائی پھاوڑے پھیر لیتا ہے
گفتگو جنگھی ڈھیلے

۱- ایک دن کرتار سنگھ اور اُس کا بھتیجا پیارا سنگھ بیٹھے ہُوئے روٹی کھا رہے تھے + چچا نے بھتیجے سے پُوچھا- کہ یہ اناج جس کی تم روٹی کھا رہے ہو- کس طرح پیدا ہوتا ہے؟ لڑکے نے جواب دیا- زمین میں بیج بو دیتے ہیں- کُچھ عرصے کے بعد پودے پھُوٹ آتے ہیں - اور رفتہ رفتہ بڑے ہو جاتے ہیں +

۲- چچا نے پُوچھا- تم نے کبھی دیکھا ہے- اناج بونے کے لئے زمین کس طرح تیّار کرتے ہیں ؟

۳- لڑکا بولا- سات آٹھ روز ہُوئے- میرے بڑے بھائی نے گھر کی انگنائی میں ایک چھوٹی سی کیاری بنائی تھی- پہلے اُس نے کُدال سے اچھّی طرح زمین کھود لی تھی- پھر مٹی بوئی تھی +

۴ - چچا نے کہا - بہت ٹھیک - لیکن یہ تو تم نے اپنے گھر کی کھیتی کا حال بتایا + بڑے بڑے میدانوں میں جہاں سینکڑوں کھیت ہوتے ہیں - وہاں زمین اِس طرح تیّار نہیں کی جاتی + کسان ہل سے کام لیتے ہیں - چلو آج تمہیں ہل چلتے ہُوئے دِکھائیں +

۵ - یہ کہ کر کرتار سنگھ بھتیجے کو ساتھ لے کر باہر گیا + ایک کھیت میں کسان ہل چلا رہا تھا - چچا نے کہا - پیارا سنگھ دیکھو - ہل سے زمین کِس طرح جلد جلد کھُد رہی ہے + کُدال اور پھاؤڑے سے یہ بات کب حاصل ہو سکتی ہے - اگر دس مزدُور بھی لگائیں - تو دن بھر میں اِتنی زمین ہرگز تیّار نہ ہو - جتنی یہ اکیلا جوت لیگا +

۶ - اِن میں سے اِس سامنے کے ہل کو دیکھو آگے بیلوں کی جوڑی جُتی ہُوئی ہے - پیچھے سے زمیندار ہانک رہا ہے - زمین کھُد رہی ہے + اور ایک گہری سی لیک بنتی چلی جاتی ہے + زمیندار کھیت کے دُوسرے سرے پر پہنچ کر ہل کو پیچھے سے پھیر لیتا ہے - اور اِس طرح تانا سا تن کر

سارے کھیت میں ہل چلا دیتا ہے +

۷- اِس گفتگو کے بعد تارا سنگھ نے زمیندار کو آواز دی - کہ بھائی! ذرا ہل کو ٹھیرا کر ہمارے لڑکے کو تو دکھا دو + زمیندار نے کہا- آؤ- میاں لڑکے! دیکھو ہل کا سب سے ضروری حصّہ یہ ہے - جس سے زمین کُھدتی ہے +

۸ - بتاؤ - یہ کس چیز کا ہے؟ لڑکے نے کہا- کہ لوہا معلوم ہوتا ہے + کسان بولا - بے شک - لوہا ہی ہے - زمین کھودنے کے لئے ضرورت بھی ایسی ہی سخت چیز کی ہے + ہل کے اِس حصّے کو ہتّی سے دبائے رکھتا ہوں - جب جا کر مٹی کُھدتی ہے + ہتّی کے نیچے کی لمبی لکڑی کو جنگھی کہتے ہیں +

۹- لڑکے نے کہا- چچا! ہل چلانے سے بڑے بڑے ڈھیلے رہ جاتے ہیں - ہماری کیاری میں تو یہ حال نہ تھا + چچا نے اُسے دُوسرے کھیت میں لے جا کر سُہاگہ پھرتا دکھایا اور کہا - دیکھو سُہاگہ کتنا بھاری ہے - ہل چلانے کے بعد سُہاگہ پھیرنے سے ڈھیلے ٹُوٹ جاتے ہیں +

۱۰- لڑکے نے کہا- جب ہل چلانے کے بعد زمین

کو پھر ویسا ہی ہموار کرنا پڑتا ہے۔ تو کھودتے ہی کیوں ہیں ؟ چچا نے جواب دیا۔ یہ نہ سمجھنا کہ سُہاگہ پھیرنے سے زمین ایسی سخت ہو جاتی ہے۔ جیسی پہلے تھی۔ بلکہ نرم رہتی ہے + اگر نرم نہ رہے۔ تو بیج کس طرح اُگے اور پودوں کو خُوراک کس طرح ملے ؟

۱۱۔ یہ باتیں کرتے ہُوئے دونو گھر کو واپس آئے + رستے میں چچا نے بھتیجے سے کہا۔ کہ ہل چلانے سے زمین نرم ہی نہیں ہوتی ۔ بلکہ نیچے کی مٹی اُوپر آ جاتی ہے۔ اور اُوپر کی نیچے چلی جاتی ہے +

۱۲۔ تم جانتے ہو۔ کہ کھیت کھڑا ہوتا ہے۔ تو پودے اُوپر کی مٹی میں سے اپنی خوراک کھا لیتے ہیں۔ اور اُس میں زیادہ خُوراک نہیں رہتی + نیچے کی مٹی اُوپر آ جانے سے یہ فائدہ ہے۔ کہ اُس میں خوراک بہت ہوتی ہے۔ جب بیج پھُوٹتے ہیں۔ اور پودے اُگتے ہیں۔ تو اُسے کھا کھا کر بڑھتے چلے جاتے ہیں +

ہموار ۔ وُہ زمین جو اُونچی نیچی نہ ہو + واپس آئے ۔ لوٹے +

سوالات

ا ۔ بتاؤ ۔ ہل اور سُہاگہ کسان کو کیا کیا کام دیتے ہیں ؟

۲ ۔ گیارھویں پیرے کا اِملا لکھو +

۳ ۔ ایسے فقرے بناؤ ۔ کہ ہر ایک میں نیچے لکھے ہُوئے دو دو لفظ آ جائیں :۔

(گھر ۔ واپس) + (زمین ۔ بیج) + (پودے ۔ خُوراک) +

---

۴ ۔ بھیڑیں

مکھن پیشہ گھٹیا موزُوں
پوستینیں کتروالیتی ہیں زخمی

ا ۔ بھیڑ بڑے کام کا جانور ہے + جس طرح گائے دُودھ دیتی ہے ۔ اُسی طرح بھیڑیں بھی دُودھ دیا کرتی ہیں ۔ مگر کم + ان کا دُودھ بہت چکنا اور گاڑھا ہوتا ہے ۔ اور دواؤں میں کام آتا ہے + اِسے بلو کر مکھن نکالتے ہیں ۔ دُودھ کا پنیر

بھی بناتے ہیں +

۲- لوگ بھیڑوں کا گوشت کھاتے ہیں - کھال
کو رنگ کر ایک قسم کی نرمی بناتے ہیں - جسے
میشہ کہتے ہیں - مگر وہ گھٹیا ہوتی ہے - جوتوں -
موزوں - دستانوں اور کتابوں کی جلدوں کے کام آتی
ہے + بھیڑوں کی کھال کی پوستینیں بنتی ہیں اور
لوگ انہیں جاڑے کے دنوں میں پہنتے ہیں +

۳- بھیڑ میں سب سے زیادہ فائدے کی چیز
اون ہے + گرم ملکوں میں بھیڑوں کی اون موٹی
اور سخت ہوتی ہے - سرد ملکوں میں نرم اور
باریک + اون سال میں دو دفعہ کتری جاتی ہے -
مگر ایسے موسم میں کترنی چاہیئے - جب بھیڑوں
کو اس کے نہ ہونے سے تکلیف نہ ہو +

۴- جب اون کترنی منظور ہوتی ہے - تو پہلے
بھیڑوں کو خوب مل کر نہلاتے ہیں - تا کہ بالوں
کے اندر کا سب میل کچیل نکل جائے اور جو
کانٹے اور کوڑا کرکٹ لگا ہوا ہو - سب دور ہو جائے +
جب بال خشک ہو جاتے ہیں - تو انہیں زمین پر
گرا کر اون کتر لیتے ہیں - یہ بیچاری چپ چاپ

پڑی ہوئی کترّوا لیتی ہیں +

۵ ـ بھیڑیں اکثر سفید رنگ کی ہوتی ہیں۔ مگر بعض سیاہ اور خاکی بھی ـ ہر ایک رنگ کی اُون الگ الگ رکھتے جاتے ہیں + خاکی رنگ کی اُون کی خُود رنگ لوئیاں پٹّیاں اور دُسّے بنتے ہیں ـ سفید پر ہر قسم کا رنگ چڑھ سکتا ہے + کبھی اُون کات کر یا کپڑا بُن کر بعد میں رنگ لیتے ہیں +

۶ ـ بعض مُلکوں سے ہزاروں من اُون فرنگستان کو جاتی ہے ـ اور وہاں سے فلالین بانات کشمیرا وغیرہ بن کر آتا ہے +

۷ ـ بھیڑیں بکریوں کی طرح جُگالی کرتی ہیں۔ اِن کے کُھر بھی پھٹے ہُوئے ہوتے ہیں ـ بعض بھیڑوں کے سینگ نہیں ہوتے ـ مگر ایک قسم کی بھیڑوں کے سینگ ہوتے ہیں۔ اُن کے نر کو مینڈھا کہتے ہیں + اِس کے سینگ مضبوط بڑے بڑے اور وزن میں بھاری ہوتے ہیں۔ شہروں میں بعض شوقین مینڈھے پالتے ہیں۔ اور اُن کی لڑائی دیکھتے ہیں +

۸ ـ جانوروں کو لڑانا اور اُنہیں ایک دُوسرے

کو زخمی کرتے دیکھ کر خوش ہونا بڑی بے رحمی ہے۔ نیک آدمی نہ جانوروں کو لڑواتے ہیں۔ اور نہ اُن کی لڑائی دیکھنے جاتے ہیں +

۹۔۔ بھیڑ کی قسم کا ایک اَور جانور بھی ہے۔ جسے دُنبہ کہتے ہیں۔ اُس کی دُم موٹی اور گول چکنی سی ہوتی ہے +

۱۰۔۔ بھیڑیں بہت غریب ہوتی ہیں۔ ریوڑ میں رہنا پسند کرتی ہیں۔ اگر تم ریوڑ میں سے ایک بھیڑ کو لے جانا چاہو۔ تو وہ نہیں جائیگی۔ ذرا چھوڑا اَور ریوڑ کی طرف بھاگی + یہ اپنے بچّوں سے بہت محبّت کرتی ہے۔ کسی بھیڑ کا بچّہ مر جاتا ہے۔ تو کھانا پینا چھوڑ دیتی ہے۔ گڈریے اَور بچہ لگا دیتے ہیں۔ تو وہ اپنے بچّے کی طرح پالتی ہے +

۱۱۔۔ بھیڑوں کے بچّے بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ اپنی ماؤں کے آس پاس کھیلتے کودتے پھرا کرتے ہیں + بھیڑوں کا ایک اَور خاصّہ ہے۔ کہ اِن کا ریوڑ جنگل میں چر رہا ہو اَور کسی سبب سے بھیڑیں ڈر جائیں۔ تو سب اِکھٹی ہو جائینگی۔ اَور جونسی بھیڑ اُس وقت آگے چلیگی۔ سب اُس

کے پیچھے ہو لینگی + اگر وہ کوئیں میں بھی جا پڑے۔ تو سب کی سب اُس کے ساتھ گر جائینگی۔ اِسی خیال سے ہندوستانی زبان میں بھیڑیا چال مشہور ہو گئی ہے +

نری۔ بکرے یا بکری کا رنگا ہُوا چمڑا +
زخمی۔ گھائل +
بھیڑیا چال۔ جس طرح ایک بھیڑ کے پیچھے اندھا دُھند سب بھیڑیں ہو لیتی ہیں۔ اِسی طرح اوروں کی دیکھا دیکھی کوئی کام کرنے لگنا +

سوالات

۱۔ آٹھویں پیرے کا اِملا لکھو +

۲۔ اِن لفظوں کے معنی بتاؤ :-
ریلو کر۔ منظور۔ گڈریے۔ رپورٹ۔ بھیڑیا چال۔ گھٹیا +

۳۔ بھیڑوں کی اُون سے کیا کیا بنتا ہے ؟

۵- آرہ کش

عمارتی لٹھّا خط
آرہ کش تختوں صندوق

۱- موہن کا باپ اپنا مکان بنوا رہا تھا- کچھ کڑیاں اور تختے درکار تھے- اِتوار کے دِن موہن کو ساتھ لے کر پاس کے قصبے میں گیا + وہاں عمارتی لکڑیوں کی ایک دُکان تھی- دُکان دار سے پُوچھنے لگا- اگر تمہارے پاس پانچ گز لمبی کڑیاں تیّار ہوں- تو مجھے دِکھاؤ- مَیں خرِیدنی چاہتا ہُوں +

۲- دُکان دار نے کہا- لالہ جی! اِس وقت پنج گزی کڑیاں تیّار نہیں- ہاں کل تک بن جائینگی + موہن کا باپ بولا- اگر آج ہی تیّار کرا دو- تو مَیں شام تک ٹھہر سکتا ہُوں + دُکان دار نے کہا- اچھّا- تیّار کرائے دیتا ہُوں +

۳- یہ کہ کر وُہ موہن کے باپ کو دُکان کے پیچھے لے گیا- وہاں بڑے بڑے شہتیر پڑے تھے-

ایک طرف دو شخص ہاتھوں میں آرہ لئے ایک بڑا لٹھا چیر رہے تھے۔ نیچے بُرادہ گرتا جاتا تھا +

۴۔ موہن نے اپنے باپ سے پُوچھا۔ لٹھے پر یہ کالے کالے خط کیسے ہیں؟ باپ نے جواب دیا۔ کہ موٹے سے دھاگے کو کوئلے میں رنگ کر اُس سے لکڑی پر نشان کر لیتے ہیں۔ ان کی سیدھ میں آرہ کش لکڑی چیرتے ہیں۔ یہ نشان نہ ہوں تو لکڑی ٹیڑھی کٹے +

۵۔ پھر موہن بولا۔ لالہ جی! ہمارے گاؤں کا بڑھئی تو چھوٹی آری سے کام کرتا ہے۔ یہ اتنا بڑا آرہ چلاتے ہیں۔ اور اتنی بھاری اور لمبی لکڑی کو چیر رہے ہیں۔ اگر یہ پہلے لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لیں۔ پھر ہمارے بڑھئی کی طرح آری سے چیر لیں۔ تو اس میں کیا ہرج ہے؟

۶۔ باپ نے کہا۔ موہن! کیا تم نہیں جانتے؟ کہ کڑیاں لمبی ہوتی ہیں۔ وہ لمبے لٹھوں میں سے ہی نکل سکتی ہیں۔ دیکھو۔ دروازوں کے کواڑ بنانے کے لئے لمبے اور چوڑے تختے چاہئیں۔ وہ

بڑی لکڑی سے ہی بن سکتے ہیں۔ جس کے چیرنے
کو بڑا آرہ درکار ہوتا ہے +

۷۔ آرہ کش نہ ہوں۔ تو لمبے لمبے چوڑے
چوڑے تختے اور کڑیاں کون بنائے؟ اور بڑھئی
اپنا کام کس طرح کریں؟

۸۔ دیکھو۔ ہمارا مکان بن رہا ہے۔ بڑھئی کام
پر لگا ہُوا ہے۔ لیکن تختوں بغیر وُہ دروازوں
کے لئے کواڑوں کی جوڑیاں نہیں بنا سکتا۔ اِسی
واسطے میں یہاں تختے لینے آیا ہوں +

۹۔ کڑیاں اور شہتیر لٹھوں میں سے چیر کر
نکالتے ہیں + جہاں ضرورت ہوتی ہے۔ لوگ
آرہ کشوں کو بُلا لیتے ہیں اور اُنہیں سے لکڑیاں
چرواتے ہیں +

۱۰۔ شہروں میں آرہ کشوں کو بہت کام ملتا
ہے + وہاں کے لوگ صندُوق۔ میزیں۔ کرسیاں۔
تخت۔ الماریاں۔ گاڑیاں اور اور چیزیں بنواتے
ہیں۔ یہ سب چیزیں چری ہُوئی لکڑیوں سے
بنتی ہیں +

۱۱۔ موہن نے پُوچھا۔ بھلا! یہ تو بتائیے۔

کہ اِتنا بڑا آرہ جب گُنڈ ہو جاتا ہے۔ تو اُسے کِس طرح تیز کرتے ہیں؟ چھوٹے اَوزاروں کو تو پتّھر پر رگڑ کر تیز کر لیتے ہیں۔ اِس کے لِئے اِتنا بڑا پتّھر کہاں سے آتا ہے؟

۱۲۔ باپ نے جواب دِیا۔ نہیں بیٹا! آرے اَور آریوں کو پتّھر پر نہیں لگاتے۔ اِن کے تو دندانے ہوتے ہیں۔ جب نوکیں کام کرتے کرتے گُنڈ ہو جاتی ہیں۔ تو بارِیک ریتی سے رگڑ کر اُنہیں تیز کر لیتے ہیں +

۱۳۔ اِتنی باتیں کرکے باپ بیٹے دونو بازار کی طرف گئے + تیسرے پہر دُکان دار کے پاس آئے۔ اُس سے کُچھ کڑیاں اَور تختے مول لِئے۔ پھر گھر واپس آ گئے +

خط۔ لکیر +

آرہ کش۔ آرہ چلانے والے۔ بڑھئی۔ ترکھان +

پتّھر پر نہیں لگاتے۔ پتّھر پر تیز نہیں کرتے +

سوالات

۱- بارھویں پیرے کا مطلب بتاؤ +
۲- آرہ سے چِری ہُوئی لکڑیاں کِس کام آتی ہیں ؟
۳- اِن لفظوں کو دوبار لِکھو :-

شہتیر - صندُوق - الماریاں - دندانے - بڑھئی - جوڑیاں +

۶- شہتُوت کا درخت

تِیتریاں	مُناسب	فوراً	خاص
مثلاً	تقریباً	لحاظ	جلیبا

۱- خُدا نے طرح طرح کی تِیتریاں پیدا کی ہیں + اُنہیں کچھ ایسی عقل بخشی ہے - کہ اپنے بچوں کی پرورش کے لئے جونسا درخت مُناسب ہوتا ہے - اُسے فوراً پہچان لیتی ہیں - یہی وجہ ہے - کہ خاص خاص تِیتریوں کو دیکھ کر ہم بتا سکتے ہیں - کہ کون کون سے درختوں پر رہتی

ہیں + اِسی طرح درختوں کو دیکھ کر کہ سکتے ہیں۔
کہ اِن پر کس قِسم کی تیتِریاں مِل سکتی ہیں +
۲۔ ریشم کا کیڑا بھی اخیر میں تیتری بن جاتا ہے۔ اِس کی خُوراک شہتُوت کے پتّے ہیں۔ چُنانچہ جِن مُلکوں میں ریشم کے بہُت سے کارخانے ہیں۔ مثلاً چین اَور جاپان۔ وہاں شہتُوت کے درخت بھی بڑی کثرت سے بوئے جاتے ہیں +
۳۔ پنجاب میں بھی یہ درخت بہُت پایا جاتا ہے۔ گاؤں کے باہر باغوں اور کُوؤں پر اکثر دیکھنے میں آتا ہے +
۴۔ تقرِیباً بیری کے درخت کے برابر اُونچا اَور وَیسا ہی پھیلا ہُوا ہوتا ہے + جاڑے میں اِس کے پتّے سُوکھ کر جھڑ جاتے ہیں۔ ننگی ننگی شاخیں رہ جاتی ہیں۔ اُس وقت اَیسا معلُوم ہوتا ہے۔ کہ درخت اب کاٹ ڈالنے اور جلا دینے کے کام کا رہ گیا ہے +
۵۔ لیکن ماگھ اَور پھاگن کے مہینوں میں جب بہار کا مَوسم آتا ہے۔ تو اُس کی ننگی ننگی ٹہنیوں میں ہری ہری نُکیلی کونپلیں نِکلنی شرُوع

ہوتی ہیں۔ اور تھوڑے ہی دنوں میں سارا درخت ایسا ہرا بھرا ہو جاتا ہے۔ کہ پتے ہی پتے دکھائی دیتے ہیں +

۶- اس کے پتے نکیلے اور بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ اوپر سے چکنے اور نیچے سے کچھ کھردرے۔ کنارے دندانہ دار ہوتے ہیں + بکریاں۔ گائے۔ بھینس اور اونٹ ان پتوں کو مزے سے کھاتے ہیں +

۷- چیت بیساکھ کے مہینوں میں شہتوت کے درخت میں پھل لگتا ہے۔ اور انہی دنوں میں پک جاتا ہے + پھل چھوٹے چھوٹے روئیں دار دانوں سے مل کر بنتا ہے۔ دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک اودا۔ دوسرا زردی لئے سفید +

۸- قد کے لحاظ سے بھی دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک چھوٹا مگر موٹا۔ دوسرا لمبا اور پتلا + چھوٹے کو بیدانہ اور لمبے کو شہتوت کہتے ہیں۔ جیسے بعض بعض شہروں میں جلیبا بھی بولتے ہیں +

۹- گاؤں کے لڑکے لڑکیاں ان درختوں کے

نیچے اکٹھے ہوتے ہیں - ڈاریاں - جھڑ جھڑاتے ہیں - پکے پکے پھل گرتے جاتے ہیں - اور یہ سب اُٹھا اُٹھا کر کھاتے جاتے ہیں +

۱۰ - شہروں اور قصبوں میں یہ پھل کثرت سے بکتا ہے + بیچنے والے سر پر چھبیے لئے گلی گلی آواز لگاتے پھرتے ہیں - کہ قند کا بنا ہے جلیبا - کاٹھ کی لکڑی کا میٹھا بنا ہے جلیبا + ایسے لوگ بہت کم ہیں - جو یہ میٹھا اور ملائم میوہ مول نہ لیتے ہوں +

۱۱ - پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ اس درخت پر آتے ہیں - اور پھل کھاتے ہیں + بٹیروں کے غول کے غول آ آ کر بیٹھتے ہیں - لوگ انہیں پکڑ لیتے ہیں - یا بندوق سے شکار کرتے ہیں +

۱۲ - اس درخت کی پتلی پتلی ٹہنیاں بڑی لچکدار اور مضبوط ہوتی ہیں - ان کے ٹوکرے - ٹوکریاں اور چھبیے بنتے ہیں + شہتوت کی لکڑی زرد رنگ کی اور بڑی سخت ہوتی ہے - اس کو عمارت میں لگاتے ہیں - چارپائی کے پائے

اَور اَور بھی بہت سی چیزیں بناتے ہیں +

۱۳- چھال میں مضبوط ریشہ ہوتا ہے - اُس سے کاغذ اَور رسّیاں بنتی ہیں + بعض جگہ اِس کی جڑ سے سُرخ رنگ نکال کر اُس سے کپڑا رنگتے ہیں + غرض یہ درخت بڑے کام کا ہَے - اِس کے پتّے چھال - ڈالیاں - لکڑی - جڑ اَور پھل سب کام میں آتے ہیں +

تقریباً - قریب - قریب + مثلاً - جیسے +

سوالات

۱- تیرھویں پیرے کا اِملا لکّھو +

۲- شہتوت کے درخت سے کیا کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں ؟

۳- ایسے فقرے بناؤ - جن میں یہ تین لفظ آ جائیں - جھاڑ - پھل - بندوق +

۷ - ہوا

خالی	بُلبُلے	غلط
طالِب عِلم	ہوشیار	سُن

۱-ایک دِن اُستاد نے اپنے شاگردوں کو بوتل دِکھا کر کہا-کہ دیکھو-یہ پانی سے بھری ہُوئی ہے-ایلو! مَیں نے اِس کا پانی گِرا دِیا-اب بتاؤ-اِس میں کیا ہے؟ اُن میں سے ایک لڑکے نے جواب دِیا-کہ اب تو بوتل بالکُل خالی ہے +

۲-پھر اُستاد نے ایک اَور لڑکے سے کہا-دیکھو-اِس پیپے میں پانی بھرا ہُوا ہے-بوتل کو اَوندھا کرکے پانی میں ڈبو دو اَور دیکھتے رہو-بوتل پانی سے بھرتی ہے یا نہیں +

۳-ہرچند ڈبوتے تھے-مگر بوتل نہ تو نیچے ہی جاتی تھی-اَور نہ پانی سے بھرتی تھی + اُستاد نے کہا-بوتل میں کُچھ نہ کُچھ ہے ضرور-جب ہی تو پانی پیندے تک نہیں پہُنچتا + لو اب، اِس کو

اِلٹا کر پانی میں ڈبو دو + جونہی لڑکے نے بوتل کو اِس طرح ڈبویا - فوراً اُس میں پانی بھرنے لگا اور مُنہ سے بُلبُلے سے نکلنے لگے +

۴ - اُستاد بولا - دیکھو - یہ کیا ہو رہا ہے - بوتل میں سے کوئی شے نکل رہی ہے - اور اُس کی جگہ پانی اندر جا رہا ہے + تُم نے غلط کہا تھا - کہ بوتل خالی ہے - اگر اِس میں کچھ نہ تھا - تو یہ کیا چیز ہے +

۵ - لڑکے دیکھ دیکھ کر حیران تھے - کہ اُستاد نے پھر کہا - یہ ہوا تھی - جو بُلبُلے بن بن کر نکل رہی ہے + جُوں جُوں ہوا کے بُلبُلے نکلتے جاتے ہیں - بوتل خالی ہوتی جاتی ہے - اور پانی اُس کی جگہ بھرتا جاتا ہے +

۶ - امر ناتھ نے پُوچھا - ہوا بوتل میں کہاں سے آگئی ؟ اُستاد نے جواب دیا - ہوا سے کوئی جگہ خالی نہیں + جس جگہ کوئی چیز نہ ہو - وہاں ہوا ضرور ہوتی ہے - لیکن نظر نہیں آتی - چنانچہ اِس کمرے میں بھی ہوا بھری ہوئی ہے - پنکھا جھلو - ہوا چلنے لگیگی +

۷ - ایک طالبِ علم نے کہا - بے شک کمرے میں تو پنکھا ہلانے سے ہمیں ہوا لگتی ہے - لیکن یہ جو باہر ہوا چلا کرتی ہے - اور ہمارے بدن کو لگتی ہے - وہاں اُسے کَون ہلاتا ہے +

۸ - اُستاد نے کہا - تمہیں معلوم ہے - کہ آندھیاں کِس موسم میں آیا کرتی ہیں - ایک لڑکے نے کہا - ہاں جناب ! معلوم ہے +

۹ - آندھیاں جیٹھ - اساڑھ میں آتی ہیں - جب تیز دُھوپ پڑتی ہے - اور گرمی زور کی ہوتی ہے + ایک اَور ہوشیار طالبِ علم بولا - جناب ! جاڑے میں بھی تو اکثر دفعہ ایسی زور کی ہوائیں چلتی ہیں - کہ ہاتھ پاؤں سُن ہو جاتے ہیں +

۱۰ - اُستاد نے کہا - بس تو معلوم ہُوا - کہ ہوا چلنے کا سبب سردی یا گرمی ہے +

پنکھا جھلو - پنکھا ہلاؤ +
سُن ہو جاتے ہیں - سردی سے اکڑ جاتے ہیں +

۹- بیج بونا

کبیر علی مُٹھیاں طریق نُقص
اُکھیڑنا فقیر مُنشی ذریعے سے

۱- ایک دن اُستاد نے لڑکوں سے کہا- چلو- تمہیں کھیتوں میں بیج بوتے دکھا لائیں۔ لڑکوں کو اُستاد کے ساتھ باہر جا کر سَیر کرنے کا بہت شوق تھا- خوشی خوشی اُٹھ کر ساتھ ہو لئے۔

۲- کھیتوں میں گئے- تو ایک کھیت میں ہل چلتا دیکھ کر اُستاد نے پُوچھا- بتاؤ- ہل کے پیچھے کیا باندھ رکھا ہے؟ کبیر علی بولا- جناب! بانس کی ایک نلی ہے- جس میں سے مکئی کے دانے گر رہے ہیں- کسان پیچھے سے اور ہالی پاؤں سے دانوں کے اُوپر مٹی ڈالتا آتا ہے۔

۳- پاس کے کھیت میں جا کر اُستاد نے پھر پُوچھا- کہ یہاں کیا ہو رہا ہے؟ نند لال بولا- جناب! ایک شخص ہل چلا رہا ہے- دُوسرا اُس

کے پیچھے پیچھے جھولی میں سے مکئی کا ایک ایک دانہ اُس ریک میں ڈالتا جاتا ہے۔ جو ہل سے بنتی چلی جاتی ہے +

۴۔ اُستاد نے پوچھا۔ دیکھا۔ مکئی کا بیج کس کس طرح بویا جاتا ہے؟ کرتار سنگھ بول اُٹھا۔ کہ جناب! صُبح تو ایک شخص مُٹھیاں بھر بھر کر بیج بکھیر رہا تھا۔ وُہ بھی شاید مکئی کا بیج ہی بو رہا تھا۔ مگر اس کھیت میں تو ایک ایک دانہ گرایا جاتا ہے۔ اس طرح تو بڑی دیر لگتی ہوگی +

۵۔ اُستاد نے کہا۔ اس طریق سے بونے کو کیرا کہتے ہیں۔ اس میں دیر تو لگتی ہے۔ مگر یہ طریقہ بہت اچھا ہے۔ نالی سے بونے کو پورا بولتے ہیں۔ پورے سے بونا بھی اچھا ہوتا ہے۔ مُٹھیاں بھر کر بکھیرنے کو چھٹے سے بونا کہتے ہیں۔ اس میں یہ نقص ہے۔ کہ کہیں کہیں بیج اکٹھے گر جاتے ہیں۔ جس سے گوڈائی کے وقت پودوں کو اُکھیڑنا پڑتا ہے +

۶۔ کیرے کے طریق سے بونے میں بیج کم خرچ ہوتا ہے۔ گیلی زمین میں چھٹے کے ذریعے سے

بوتے ہیں۔ خشک زمین میں پورے کے طریق سے بونا چاہیئے + پورے میں ایک ہی آدمی ہل بھی چلا لیتا ہے۔ اور بیج بھی ڈال دیتا ہے۔ مگر نمدار زمین میں کیرا ہی چاہیئے۔ زمینداروں میں ایک مثل مشہور ہے +

"پورا بادشاہ - کیرا وزیر - چھٹا فقیر"

۷- ایک لڑکے نے دُور سے دیکھ کر کہا - منشی جی ! اِس کھیت میں تو ہرے ہرے پَودے دکھائی دیتے ہیں - مگر یہ لوگ اِن پَودوں کو اُکھاڑ کیوں رہے ہیں ؟

۸- اُستاد نے پاس لے جا کر دکھایا - اور بتایا - کہ یہ دھان کے پَودے ہیں + کوئی ایک مہینا ہُوا ہوگا - کہ اِسی کیاری میں دھان بو دئے تھے + اِس میں پانی خُوب دِیا ہے - پَود تیّار ہو گئی ہے + اب اِن پَودوں کو اُکھاڑ کر اُس کھیت میں جس میں پانی کھڑا ہے - لگائینگے - اِسے پَود لگانا کہتے ہیں +

نقص - کمی - عیب + طریق - ڈھنگ + نمدار - سیلی +

سوالات

۱۔ آٹھویں پیرے کا ٹائلا لکھو ۔

۲۔ تین ایسے فقرے بناؤ۔ جن میں نیچے لکھے ہوئے لفظوں میں سے ایک ایک لفظ آجائے۔ مُٹھیاں۔ نقص۔ نمدا ۔

۳۔ بتاؤ۔ پود لگانا کسے کہتے ہیں؟

۱۰۔ بھینسیں

بھینسیں	اُلجھتے	کولھو	غلّہ
برداشت	خاصّہ	گھُلنا	تھوتھنی
کیفیت	غوطے		

۱۔ بھینسیں اور بھینسے بڑے غریب جانور ہیں۔ نہ تو آپس میں بہت لڑتے بھڑتے ہیں۔ نہ دُوسرے جانوروں سے اُلجھتے ہیں ۔ آدمی کو ان سے بڑے فائدے ہیں ۔ بھینسے ہل میں جُتتے ہیں۔ چھکڑے کھینچتے ہیں۔ رہٹ اور کولھو چلاتے ہیں۔

بوجھ لادنے کے کام آتے ہیں۔ سینکڑوں من غلہ ان پر لادا جاتا ہے۔ بیلوں کی نسبت یہ زیادہ بوجھ اُٹھاتے ہیں۔ کیونکہ اُن سے زیادہ طاقتور ہیں۔ لیکن اُن کی طرح جم کر کام نہیں کر سکتے۔

۲۔ بھینسیں بڑی بھدّی ہوتی ہیں۔ آہستہ آہستہ چلتی ہیں۔ اور تھوڑی سی دُور بھی نہیں بھاگ سکتیں۔

۳۔ بہت سی بھینسوں کو ایک چھوٹا سا لڑکا گاؤں سے باہر چرانے لے جاتا ہے۔ ڈنڈے مار کر ہانکتا ہے۔ کبھی پیٹھ پر بیٹھ جاتا ہے۔ مگر یہ کچھ نہیں کہتیں۔ جنگل میں چُپ چاپ چرتی رہتی ہیں۔ شام کے وقت وُہی لڑکا اُنہیں گھر ہانک لاتا ہے۔ رستے میں جُگالی کرتی چلی آتی ہیں۔

۴۔ بھینسیں بڑی کھاؤُ ہوتی ہیں۔ جب تک پیٹ نہ بھر لیں۔ دُود نہیں دیتیں۔ اِن کا دُود گائے کے دُود سے گاڑھا اور زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ اِس میں چکنائی بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اِس لئے بیماروں اور بچّوں کو نہیں

دیتے +

۵- بھینس کے دُود میں سے مکھن بہت نِکلتا ہے + شہروں میں اِن کا دُود اوٹا کر بیچتے ہیں۔ کھویا نِکالتے ہیں۔ کھوئے سے طرح طرح کی مِٹھائیاں بناتے ہیں۔ جنہیں بچے بُوڑھے جوان سب شوق سے کھاتے ہیں +

۶- یُوں تو بھینسے موٹے تازے اور بڑے طاقتور ہوتے ہیں۔ مگر اِنہیں زیادہ گرمی کی برداشت نہیں ہوتی + اِن کا خاصہ ہے۔ کہ جہاں پانی دیکھتے ہیں۔ وہیں بیٹھ جاتے ہیں + اِسی وجہ سے لوگ اِن پر ایسی چیزیں کم لادتے ہیں۔ جن کا پانی میں گھُلنے یا بگڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے +

۷- گرمی اور برسات کے موسم میں بھینسیں پانی اور کیچڑ میں بیٹھنا بہت پسند کرتی ہیں + نہر۔ تالاب اور جوہڑ جہاں کہیں پانی مِلتا ہے۔ جھٹ گھُس جاتی ہیں۔ زیادہ پانی ہو۔ تو کھڑی رہتی ہیں۔ تھوڑا ہو۔ تو بیٹھ جاتی ہیں + سارا بدن اُس میں چھپا لیتی ہیں۔ اور تھوتھنی باہر نِکال دیتی ہیں۔ اِس وقت اُنہیں دیکھو۔ تو عجیب

کیفیت نظر آتی ہے + سارا دھڑ غائب اور ایک ناک اور دو آنکھیں باہر۔ ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ کہ فقط سر تیر رہے ہیں +

۸ ۔جہاں ندی نالے میں زور سے پانی بہتا ہو ۔ اور پار جانا منظور ہو۔ تو چرواہے بھینسوں کو پانی میں ڈال دیتے ہیں۔ اور دُم پکڑ کر پار اُتر جاتے ہیں + اُنہیں بہاؤ کے زور کی کچھ پروا نہیں۔ گہرا پانی ہو۔ تو تیرنے لگتی ہیں + جو تیراک نہ ہوں ۔ وُہ ان پر سوار ہو جاتے ہیں ۔ مگر مشکل یہ ہے ۔ کہ جب چاہتی ہیں۔ پانی میں بیٹھ جاتی ہیں ۔ سوار بیچارا غوطے کھاتا رہ جاتا ہے +

غلّہ ۔ اناج + برداشت ۔ سمائی +
غوطے ۔ ڈبکیاں + اوٹا کر ۔ اُبال کر +

سوالات

۱ ۔ ان لفظوں کو دو بار لکھو۔ اور ان کے معنی بتاؤ :۔ اُلجھتے ہیں ۔ کولھو۔ رہٹ۔ طاقتور۔ ۔ تھوتھنی ۔ برداشت۔ غوطے +

۲- کھوئے سے کون کون سی مٹھائیاں بنتی ہیں؟
۳- بھینس کا دودھ بیماروں اور بچوں کو کیوں نہیں دیتے؟

۱۱- گدھا اور بھینسا

بساط — بے رحم — مہربانی
پچھتایا — نتیجہ — حرج

۱- ایک شخص کے پاس ایک بھینسا تھا۔ اور ایک گدھا۔ جب کبھی بوجھ لے جانا ہوتا۔ ان دونو پر لاد لیتا۔ بھینسے بڑے موٹے تازے ہوتے ہیں۔ اور اُن کی پرورش بھی اچھی طرح کی جاتی ہے۔ گھاس دانہ سب کچھ ملتا ہے۔ مالک بھینسے پر بوجھ لاد دیا کرتا۔ اُسے خبر بھی نہ ہوتی۔

۲- بیچارے گدھے پر بساط سے زیادہ بوجھ لادتا۔ اور کھانے کو بھی بُرا بھلا جو ملتا۔ اُس کے آگے ڈال دیتا۔ بچی کھچی گھاس۔ گلا سڑا

بھس۔ وہ بھی دیا دیا۔ نہ دیا تو کوڑی کی طرف ہانک دیا ٭

۳۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ گدھا بیچارا بیمار ہو گیا۔ مگر بے رحم مالک نے کچھ پروا نہ کی۔ بہت بوجھ لاد دیا۔ رستے میں بھینسا بڑے مزے سے چلا جاتا تھا۔ ایک تو خود موٹا تازہ دوسرے بوجھ بھی کچھ زیادہ نہ تھا۔ اسے کیا تکلیف ہوتی۔ لیکن گدھے بیچارے کا برا حال تھا۔ اب گرا۔ اب مرا ٭

۴۔ آخر اس نے ہار کر بھینسے سے کہا۔ بھائی! ہم دونو ایک ہی مالک کے نوکر ہیں ٭ مالک تم پر ہمیشہ مہربانی کرتا ہے۔ اور آرام سے رکھتا ہے ٭ میں آج بیمار ہوں۔ چل نہیں سکتا۔ اگر تم مہربانی سے میرا تھوڑا سا بوجھ بٹوا لو۔ تو ہم دونو مزے سے منزل پر پہنچ جائینگے ٭ آج مجھ سے چلا نہیں جاتا۔ ایسا نہ ہو۔ کہ میں یہیں رہ جاؤں۔ پھر تم کو بھی مشکل پڑیگی۔ اور مالک کا بھی نقصان ہو جائیگا ٭

۵- بھینسا بولا - سیدھا چلا چل - بہت باتیں نہ بنا + گدھا بیچارا مُصیبت کا مارا تھوڑی دُور تک گرتا پڑتا چلا - لیکن آخر ایسا گرا - کہ پھر نہ اُٹھ سکا +

۶- مالک نے سارا بوجھ بھینسے پر لاد دیا - اور گدھے کی لاش بھی اِسی پر رکھ دی + بھینسے کے اوسان جاتے رہے - بہت پچھتایا - اور دل میں کہنے لگا +

۷- افسوس! مَیں نے اپنے ساتھی کی مدد نہ کی - بلکہ اُسے بُرا بھلا کہا + نتیجہ یہ ہُؤا - کہ مُجھے اُس کا سارا بوجھ بھی اُٹھانا پڑا - اور لاش بھی میری ہی پیٹھ پر لدی - مالک کا حرج الگ رہا + اگر مَیں اُس کی مدد کرتا - تو میرا بھی اِس میں فائدہ تھا - مگر اب پچھتائے سے کیا ہوتا ہَے + ؎

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

بساط - طاقت + نتیجہ - پھل +
حرج - تنگی - نُقصان +

سوالات

۱- پانچویں پیرے کا املا لکھو۔
۲- بھینسے کو اپنے ساتھی گدھے کی مدد نہ کرنے سے کیا تکلیف ہوئی؟
۳- اس کہانی کا کیا نتیجہ ہے؟

۱۲- درزی

قطع	واسکٹیں	سیونیں	حفاظت
حلال	عزّت	دقّت	مشینیں
بخیہ	عیب	عُمدہ	وعدہ

۱- اتّفاق سے آج شہر میں آنا ہُؤا ہے۔ آؤ درزی کی دُکان بھی دیکھتے چلیں۔ دیکھو۔ کیسا جلدی جلدی سی رہا ہے۔ یہ بڑا ہوشیار اور کاریگر درزی ہے۔ کپڑا ایسا قطع کرتا ہے۔ کہ بدن پر بالکل ٹھیک آتا ہے۔ سلائی اچھی

اور ٹانکا بیٹھا ہُوا ہوتا ہے +

۲- کُرتے - پاجامے - کوٹ اور واسکٹیں اور اور طرح طرح کے کپڑے بغیر سلائے میز پر رکھے ہُوئے ہیں + جو کپڑے قطع کرتے ہیں - اُن کا ڈھیر آگے لگا ہُوا ہے + اِس کے پاس اِتنا کام آتا ہے - کہ اکیلا نہیں کر سکتا - دو چار شاگرد بٹھا رکھے ہیں - آپ کتر کتر کر دیتا جاتا ہے - شاگردوں میں سے کوئی کچّا کر رہا ہے - کوئی جلدی جلدی سی رہا ہے +

۳- موٹے اور گرم کپڑوں کی سیونیں بٹھانے کے لئے استری رکھی ہُوئی ہے + اُسے کپڑوں پر اِس طرح کرتا ہے - کہ پہلے اُس میں جلتے ہُوئے کوئلے بھر دیتا ہے - جب گرم ہو جاتی ہے - تو کپڑے کی سیون کو چیر کر اُوپر تھوڑا پانی چھڑکتا ہے - پھر اُوپر سے ایک کپڑا حفاظت کے لئے رکھ کر استری پھیر دیتا ہے + اِس سے سیون بیٹھ جاتی ہے - اور کپڑا صاف ہو جاتا ہے +

۴- دیکھتے ہو - درزی نے اُنگلی میں کیا پہن رکھا

ہے؟ یہ انگشتانہ ہے۔ جب کپڑا سیتے ہیں۔ تو انگلی میں سوئی کے چبھ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ مگر انگشتانہ سے بچاؤ ہو جاتا ہے +

۵۔ یہ درزی بڑا ایمان دار ہے۔ اگر ایک کترن بھی بچ جاتی ہے۔ تو پھیر دیتا ہے + یہی وجہ ہے۔ کہ دُور دُور سے کام کھچا چلا آتا ہے۔ جو ہے۔ وہ اسی کو کپڑے دیتا ہے۔ حق حلال کی کمائی میں برکت بھی ہوتی ہے۔ اور اس سے عزت بھی بڑھتی ہے +

۶۔ پہلے کپڑے سینے میں بڑی دقت ہُوا کرتی تھی + ایک شخص دن بھر میں مشکل سے ایک کپڑا تیار کرتا تھا + مگر جب سے انگریزی راج کی بدولت ولایت سے مشینیں آئیں۔ ادھر درزیوں کو بڑی سہولت اور آرام ہو گیا۔ کہ دن میں کئی کئی کپڑے سی لیتے ہیں۔ اُدھر سِلوانے والوں کو کفایت ہو گئی۔ کہ تھوڑے سے خرچ میں جلد اور عمدہ کپڑا سِل جاتا ہے +

۷۔ مشین کا بخیہ باریک ہوتا ہے۔ پہلے اس میں یہ عیب تھا۔ کہ ایک ٹانکا اُدھڑنے سے ساری

سِلائی اُدھڑتی چلی جاتی تھی - مگر اب دُہرے بخیہ کی مشینوں کے آجانے سے یہ بات جاتی رہی ہے +

۸ - بعض گاؤں میں درزی ہوتے ہیں - بعض میں نہیں + ایسی جگہ کے لوگ عُمدہ کپڑے سِلوانے اور گوٹا کناری ٹکوانے کے لئے یا تو شہر سے درزی بُلاتے ہیں - یا خُود وہاں جاکر سِلواتے ہیں +

۹ - اب گاؤں گاؤں میں درزیوں کی دُکانیں ہوتی جاتی ہیں - اور اکثر درزی مشینیں بھی رکھنے لگے ہیں + میاں درزی! تم کپڑا تو اچھا سیتے ہو - مگر دیر بہت لگاتے ہو - دو دن کا وعدہ کرتے ہو - آٹھ دن میں دیتے ہو - ایسا نہ کیا کرو + جس دن کا وعدہ کرو - کوشش کرکے اُسی دن پُورا کرو - تاکہ گاہک کو کپڑا وقت پر مل جائے - اور تمہارے ہاتھ مزدوری جلد آجائے +

قطع - کاٹنا چھانٹنا +　　　عزّت - آبرو +

مشین - کپڑا سینے کی کل +

سوالات

۱- اِن فقروں کا مطلب بتاؤ:-
سلائی اچھی اور ٹانکا بیٹھا ہُوا ہوتا ہے ۔ شاگردوں میں سے کوئی کچّا کر رہا ہے۔ کوئی جلدی جلدی سی رہا ہے ۔
حق حلال کی کمائی میں برکت بھی ہوتی ہے ۔
۲- آٹھویں پیرے کا خلاصہ لکھّو ۔
۳- انگشتانہ کیا ہوتا ہے۔ اُس سے درزی کو کیا فائدہ ہوتا ہے۔ استری کس کام آتی ہے۔ درزی کے پاس اور کیا کیا اوزار ہوتے ہیں ۔

۱۳- آم

چٹنی مُربّا پھانکیں ننّھی
گُٹھلی سنبھالتا نصیب

۱- اچھے آم تُم نے بھی چُوسے ہونگے - کیا ہی مزیدار ہوتے ہیں ۔ یہ میوہ جیسا بوڑھوں اور

جوانوں کو بھاتا ہے ۔ ویسا ہی بچّوں کو اچھا لگتا ہے + دُود پیتے بچّے کے ہونٹ پر ذرا سا رس لگا دو ۔ دیر تک مزے لے لے کر چاٹتا رہیگا +

۲- کچّے آموں کی چٹنی بناتے ہیں ۔ اور اچار ڈالتے ہیں + امیر لوگ مُربّا بنواتے ہیں ۔ جہاں آم زیادہ ہوتے ہیں ۔ وہاں اُن کو چھیل کر اور پھانکیں کتر کر سُکھا لیتے ہیں۔ اُسے امچُور کہتے ہیں +

۳- آم کے درخت میں چیت بیساکھ میں مَور آتا ہے + بعض دفعہ تو یہ کثرت ہوتی ہے ۔ کہ درخت مَور سے لد جاتے ہیں + جب یہ جھڑ جاتا ہے ۔ تو ننّھی ننّھی کیریاں آنی شرُوع ہو جاتی ہیں +

۴- جُوں جُوں پھل بڑا ہوتا ہے ۔ طوطے درختوں پر آ کر بیٹھنے لگتے ہیں + رکھوالا ہر وقت ہاتھ میں غُلیل لِئے نشانے لگاتا رہتا ہے ۔ کبھی اِس درخت پر سے اُڑاتا ہے ۔ کبھی اُس پر سے ہنکاتا ہے ۔ مگر طوطے بھی ایسے ڈھیٹھ ہوتے

ہیں - کہ ہٹائے نہیں ہٹتے +

۵- اساڑھ اور ساون میں آم پک جاتے ہیں- مگر ان کے چوسنے کا مزا مینہ برسنے پر ہے + کوئل اور آم کا ساتھ ہے - آم پکنے پر آئے - کہ کوئل آ موجود ہوتی ہے + برسات کے موسم میں کوئل کی کوک کیسی بھلی معلوم ہوتی ہے- جب آم ہو چکتے ہیں - تو کوئل اور ملکوں کو چلی جاتی ہے +

۶- آم کے درخت اس قدر پھلتے ہیں- کہ جب آندھی آتی ہے - اور آم گرتے ہیں - تو زمین پٹ جاتی ہے - پھر بھی درخت ویسے ہی لدے ہوئے نظر آتے ہیں + ایک برس تو آم اس قدر پھل لاتے ہیں - کہ اُن کا سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے - دوسرے برس کم پھلتے ہیں + بعض درخت ایک سال پھل دیتے ہی نہیں +

۷- آم کی لکڑی میز - کرسی - صندوق بنانے کے تو مطلب کی نہیں ہوتی - مگر ہلکی ہوتی ہے - اور جلد صاف ہو جاتی ہے - یہی وجہ ہے - کہ اس کی لکھنے کی تختیاں بناتے ہیں + اگر زیادہ مضبوط

اُور کام کی ہوتی۔ تو لوگ آم کے درخت نہ چھوڑتے۔ اُور ہمیں آم کھانے نصیب نہ ہوتے +

گیریاں = انبیاں + موجُود۔ حاضر +

سوالات

۱۔ تیسرے پیرے کا اُلٹا لکھو +

۲۔ ان فقروں کا مطلب بتاؤ :-

جب یہ (مور) جھڑ جاتا ہے۔ تو ننھی ننھی گیریاں آنی شروع ہو جاتی ہیں + کوئل اُور آم کا ساتھ ہے۔ آم پکنے پر آئے۔ کہ کوئل آ موجُود ہُوئی + جب آندھی آتی ہے۔ اُور آم گرتے ہیں۔ تو زمین پٹ جاتی ہے +

۳۔ چُوسنے کے سوا آم اُور کس کام آتے ہیں ؟



۱۴- بارِش

پتیلی دُھواں شکل اِکٹّھی

تبدیل بُخار اِختیار

۱- ایک روز خُوب سردی پڑ رہی تھی - موہن اُور اُس کا باپ چُولھے کے پاس بیٹھے آگ تاپ رہے تھے - چُولھے پر پانی گرم کرنے کو چپنی سے ڈھکی ہُوئی پتیلی رکھّی ہُوئی تھی - اَور چپنی کے نیچے سے بھاپ نِکل نِکل کر اُن کی طرف آ رہی تھی +

۲- موہن نے باپ سے پُوچھا - یہ دُھواں سا کیسا نِکل رہا ہَے ؟ باپ نے کہا - آگ کی گرمی سے پانی اپنی شکل بدل کر باہر آ رہا ہَے +

۳- موہن نے کہا - یہ تو بادل سا مَعلُوم ہوتا ہَے + باپ نے جواب دِیا - بے شک یہ بھی ایک چھوٹا سا بادل ہَے - بھلا ٹھیرو - ذرا اپنی سلیٹ تو لاؤ + موہن جھٹ سلیٹ اُٹھا لایا + باپ

نے کہا۔ سلیٹ کو اس بھاپ کے بادل میں ذرا لے کر کھڑے ہو جاؤ۔ پھر تھوڑی دیر بعد اُسے دیکھنا +

۴۔ جب موہن نے سلیٹ اُوپر رکھّی۔ تو فوراً بول اُٹھّا۔ سلیٹ تو گیلی ہو گئی ہے۔ اے لو! اس پر تو پانی کے چھوٹے چھوٹے قطرے بن رہے ہیں + اب مَیں سمجھ گیا۔ یہ اسی بھاپ سے بنے ہیں + آپ کہتے تھے۔ کہ یہ بھی ایک چھوٹا سا بادل ہے۔ سو دیکھ لیجئے۔ اس بادل میں سے پانی بھی ٹپکنے لگا +

۵۔ لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ پتیلی سے جو بھاپ نکل رہی ہے۔ اُس کا ایک قطرہ بھی نہیں بنا + ہاں میری سلیٹ پر دیکھو۔ کتنی بُوندیاں اکٹھی ہو ہو کر بہ رہی ہیں +

۶۔ باپ نے کہا۔ بات یہ ہے۔ کہ اس کمرے کی ہوا اتنی سرد نہیں ہے۔ جتنی تُمہاری سلیٹ ہے + اس سبب سے یہ بھاپ کو پانی نہیں بنا سکتی۔ ہاں! اس نے بھاپ کو بادل کی شکل میں ضرور تبدیل کر دیا ہے +

۷۔ پانی سُورج کی گرمی سے ہر جگہ بُخار کی

صُورت بن کر ہوا میں مِلتا رہتا ہے + دیکھو ! نہا کر گیلی دھوتی دُھوپ میں ڈال دو۔ تھوڑی سی دیر میں سُوکھ جاتی ہے + وجہ یہ ہے ۔کہ آفتاب کی گرمی سے پانی بُخارات بن کر ہوا میں مِل جاتا ہے +

۸-اسی طرح سمندر کے پانی کے بھی بُخارات بنتے ہیں + انہیں بُخارات سے بادل بن جاتے ہیں ۔ لیکن جب بادل سرد ہو جاتے ہیں ۔تو جھٹ قطروں کی صُورت اختیار کر لیتے ہیں +

۹-پانی کے قطرے ہوا میں ٹھیر نہیں سکتے ۔ کیونکہ وُہ ہوا سے بھاری ہوتے ہیں + اس وجہ سے زمین پر گرنے شرُوع ہو جاتے ہیں ۔ بس یہی بارش ہے + اسی سے کھیتیاں ہری ہوتی ہیں۔ گھاس بڑھتی ہے ۔ اَور مُلک نِہال ہو جاتا ہے +

پتیلی۔ دال وغیرہ پکانے کا پیتل یا تانبے کا برتن +
تبدیل کر دیا ہے ۔ بدل ڈالا ہے +

۱۶- فصل کاٹنا

اَلغوزے　خُوشیاں　جھڑ جائیں
گٹھے　لانگ　علاوہ

۱- ایک ساہوکار کا لڑکا اپنے باپ کے ساتھ بیساکھی کا میلہ دیکھنے گیا + وہاں اُس نے بہت سے جاٹوں کو دیکھا - کہ الغوزے اور بین بجا رہے ہیں - گاتے بھی ہیں - اور ناچتے بھی ہیں + لڑکے نے باپ سے پُوچھا - کہ یہ کَون لوگ ہیں - اَور اتنا شور کیوں مچاتے ہیں ؟

۲- باپ نے جواب دیا - کہ جاٹ زمیندار ہیں - اَور یہ میلا انہیں لوگوں کا ہے + اصل میں یہ اساڑھی کی فصل پک جانے کی خُوشیاں مناتے ہیں - جَو اَور چنے کاٹ چُکے ہیں - گیہُوں جا کر کاٹ لینگے +

۳- لڑکے نے پُوچھا - گیہُوں بھی ساتھ کے ساتھ کیوں نہیں کاٹتے آئے ؟ باپ نے کہا - کہ چنے

گیہوں سے پہلے پک جاتے ہیں - اس لئے اُن کی فصل کٹ چُکی + گیہوں ابھی نہیں پکے - دس پانچ روز میں کٹنے شروع ہو جائینگے - دیکھو! یہ پاس ہی گیہوں کا کھیت ہے +

۴- باپ بیٹا دونو گیہوں کے کھیت کے قریب گئے + لڑکے نے کہا - لالہ جی - ایسی جلدی کیونکہ پک جائینگے؟ ابھی بالیں تو سوکھی ہی نہیں ہیں + باپ نے کہا - بیٹا! آج کل دُھوپ تیز ہے - اس سے ان کا رنگ بہت جلد زرد ہو جائیگا +

۵- کُل اناجوں کے پودے ذرا گیلے ہی کاٹے جاتے ہیں - بہت سُوکھنے کی ضرورت نہیں + وجہ یہ ہے - کہ اگر پودے بہت ہی خُشک کاٹے جائیں - تو اُٹھانے رکھنے میں اُن کے دانے جھڑ جائیں - اور کھیت میں بکھر جائیں + اس میں اناج کا بھی نُقصان ہے - اور کھیت میں کیڑے پیدا ہو جانے کا بھی اندیشہ ہے +

۶- لڑکے نے کہا - اگر یہی بات ہے - تو کٹے ہُوئے اناج کو بھی نہیں اُٹھانا چاہیئے + باپ نے کہا - اُٹھانا تو ضرور پڑتا ہے - اگر نہ اُٹھائیں - تو

بارش سے اناج خراب ہو جائے۔ اور ہوا سے اُڑ جائے + اِس لِئے کٹے ہُوئے اناج کے بڑے بڑے گٹھے باندھ کر ایک جگہ ڈھیر لگا دیتے ہیں۔ تاکہ نہ تو ہوا میں اُڑیں۔ نہ بارش سے خراب ہوں۔ اُسے لانگ کہتے ہیں +

۷۔ لڑکے نے کہا۔ اگر لانگ بِھیگ جائے۔ تو کیا ڈر ہے؟ کہا۔ بیٹا! بِھیگ جانے سے غلّہ خراب ہو جاتا ہے + غیر مُلکوں میں بھیجنے کے کام کا نہیں رہتا۔ بلکہ سستا بیچنا پڑتا ہے + اِس کے عِلاوہ ذخیرے کے بھی قابل نہیں رہتا + چُونکہ بارش کا بھی ڈر ہوتا ہے۔ اِس لِئے ضرُور ہے۔ کہ جہاں تک بنے۔ کھیت جلد کاٹ لینا چاہیئے +

۸۔ لڑکے نے پُوچھا۔ جلدی کِس طرح کاٹ لیتے ہیں؟ باپ نے کہا۔ بیٹا! کِسان بہُت سے آدمی کھیت پر لگا دیتا ہے۔ جب کھیت کٹ چُکتا ہے۔ تو مزدُوری میں اُن کو کُچھ غلّہ دیتا ہے۔ لوگ غلّے کے لالچ سے کھیت جلد جلد کاٹتے ہیں +

الغوزے - ایک قسم کی بانسری جس کی جوڑی مُنہ سے بجائی جاتی ہے +
علاوہ - سوا +

سوالات

۱- چوتھے فقرے کا املا لکھو +
۲- پکّے کھیت کو جہاں تک بنے - جلد کاٹ لینا کیوں ضرور ہے ؟
۳- تیسرے پیرے کا مطلب بتاؤ +

۱۷- گھوڑے

اصغر	نُمائش	حُکم
اِنعام	کھریرا	غلاظت
غلیظ	لتھڑ جاتا ہے	اصطبل

۱- ایک دن اصغر اور اُس کا باپ دونو گھوڑوں کی نُمائش میں گئے + لڑکے نے پُوچھا - یہاں اتنے گھوڑے کیوں جمع ہیں؟ باپ نے کہا - بیٹا !

سرکار نے حکم دے رکھا ہے۔ کہ جو زمیندار اچھا گھوڑا لائیگا۔ وہ انعام پائیگا۔ اس واسطے سارے ضلع کے زمیندار اور سوداگر گھوڑے لے کر آئے ہیں +

۲۔ اصغر نے پوچھا۔ سرکار کو کیا غرض ہے۔ کہ وہ اس قدر انعام دیتی ہے؟ باپ نے کہا۔ سرکار کو اپنی فوج کے لئے گھوڑوں کی بہت ضرورت پڑتی ہے۔ اس لئے انعام مقرر کر رکھے ہیں۔ تاکہ لوگ اچھی اچھی نسل کے گھوڑے پالیں +

۳۔ گھوڑے دیکھنے ہی میں بانکے اور خوبصورت نہیں۔ بلکہ بڑے کام کے جانور ہیں + لوگ ان پر سوار ہوتے ہیں۔ یکے اور بگھی میں جوتتے ہیں۔ اور بعض ملکوں میں بیلوں کی جگہ ہل میں بھی انہیں لگاتے ہیں +

۴۔ باپ بیٹا پھرتے پھراتے ایک گھوڑے کے پاس پہنچے + اصغر نے پوچھا۔ کہ ابا جان۔ یہ آدمی اس گھوڑے کی کمر کو کیوں رگڑتا ہے؟ باپ نے کہا۔ کمر نہیں رگڑتا۔ یہ کھریرا کرتا

ہے + کھریرا کرنے سے گھوڑوں کے بدن کی گرد نکل جاتی ہے - اور خارش نہیں ہوتی - صاف سُتھرا رہنے سے خُوش رہتے ہیں - اور اچھے معلُوم ہوتے ہیں +

۵- اصغر نے پُوچھا - ابّا جان ! یہ شخص تھان کیوں صاف کرتا ہے ؟ باپ نے کہا - اگر تھان صاف نہ کریں - تو گھوڑوں کے سُموں میں غلاظت بھر بھر کر کیڑے پڑ جائیں +

۶- تھان غلیظ ہوتا ہے - تو اُٹھتے بَیٹھتے گھوڑوں کا بدن لتھڑ جاتا ہے - اور وُہ بیمار ہو جاتے ہیں + جس طرح آدمی خراب اور مَیلے مکان میں رہنے سے بیمار پڑ جاتا ہے - اِسی طرح گھوڑے بھی مَیلے مکانوں میں تندرُست نہیں رہتے + یہی وجہ ہے - کہ اِن کے اِصطبل بھی ایسے بناتے ہیں - جن میں ہوا اور روشنی بخوبی آتی رہے +

۷- باپ نے ایک گھوڑے کی طرف اِشارہ کرکے کہا - اِس گھوڑے کو تو دیکھو - کیسا بانکا جانور ہے - کیسی پتلی پتلی ٹانگیں ہیں - سُم کیسے سخت

اور مضبوط ہیں ؟ جب ہی تو یہ جانور اس قدر تیز دوڑتے ہیں - اور کنکریلی سڑک یا پتھریلی زمین پر ان کے سُم نہیں پھٹتے ۔

۸- اصغر نے ایک جگہ پرال پڑی ہوئی دیکھ کر باپ سے پوچھا - یہ پرال کیوں ڈال رکھی ہے ؟ باپ نے کہا - بیٹا ! رات کو سونے کے وقت گھوڑوں کے تھان پر پرال بچھا دیا کرتے ہیں - تاکہ کوئی روڑا یا کنکر گھوڑے کی پیٹھ میں نہ چبھ جائے ۔

کھریرا - پنجابی کھرکھرا ۔ لتھڑ جاتا ہے - بھر جاتا ہے - آلودہ ہو جاتا ہے ۔ غلیظ - میلا ۔

سوالات

۱- گھوڑوں کی نمائش میں سرکار گھوڑا لانے والے کو انعام کیوں دیتی ہے ؟

۲- ساتویں پیرے کا الٹا لکھو

۳- ان فقروں کا مطلب بتاؤ ۔-

کھریرا کرنے سے گھوڑوں کے بدن کی گرد نکل جاتی ہے-

اُور خارش نہیں ہوتی + تھان غلیظ ہوتا ہے - تو اُٹھتے بیٹھتے گھوڑوں کا بدن لتھڑ جاتا ہے - کیسا بانکا جانور ہے - کیسی پتلی پتلی پھرتیلی ٹانگیں ہیں ؟

۱۸- دیانت داری

مطبع	فاقہ	ریزگاری
صادق	صرّاف	اِنتظار
صاحب	بدمعاش	دیانت داری

۱- کسی شہر میں ایک بیوہ رہتی تھی - جس کے گزارہ کی یہ شکل تھی - کہ اُس کا لڑکا کسی مطبع سے اخبار لے آتا - اور بازاروں میں بیچ کر دو تین آنے روز کما لاتا +

۲- ایک روز اخبار نہ بکے - اور دونو فاقے سے رہے + صُبح کو بیوہ نے کہا - بیٹا ! کام پر جاؤ - ایسا نہ ہو - کہ آج پھر بھوکے مریں + لڑکے نے جواب دیا - کہ امّاں ! مجھ سے تو بھوک کے

مارے چلا نہیں جاتا + ماں ہمسائے کے گھر سے کچھ آٹا قرض لائی - اور لڑکے کے لئے روٹی پکا دی +

۳- لڑکا روٹی کھا کر مطبع میں گیا - وہاں سے اُسے کچھ اخبار ملے + لڑکا بیچارا تمام بازار میں چلّاتا پھرا - اخبار لو - اخبار لو - شام تک مُشکل سے دس بارہ پرچے بکے + جب اندھیرا ہو گیا - تو ایک کرائے کی گاڑی اُس سے تھوڑی دُور آ کر کھڑی ہوئی +

۴- ایک امیر آدمی گاڑی میں بیٹھا تھا + لڑکے نے اخبار پیش کیا - اُس کے دِل میں رحم آیا - کہ غریب لڑکا ہے - اِسے دو چار پیسے مِل جائیں - تو اچھّا ہے - اِس خیال سے اُس نے ایک اخبار لے لیا - اور ایک روپیہ اُس کے ہاتھ دِیا - کہ باقی دام واپس کر دے +

۵- لڑکے نے کہا - جناب! میرے پاس تو ریزگاری نہیں - آپ یہ میرے اخبار رہنے دیجئے - مَیں بھاگ کر روپیہ بھُنا لاتا ہُوں + یہ کہ کر چلا گیا - اِس دُکان پر پُوچھا - اُس دُکان پر پُوچھا - ریزگاری

نہ ملی۔ اور پھرتے پھرتے دیر ہو گئی +

۶۔ رستے میں چچیرا بھائی ملا۔ اور پُوچھنے لگا۔ میاں صادق! کہاں پھر رہے ہو؟ کہا بھائی ایک امیر نے مجھے روپیہ دیا۔ مگر سارے بازار میں ٹکریں ماریں۔ کہیں پیسے نہیں ملے۔ اُس نے کہا۔ اب کہاں پیسے دیتے پھروگے۔ جاؤ۔ روپیہ گھر لے جاؤ + صادق نے کہا۔ بھائی! ایسا نہیں ہوسکتا وُہ بھلا آدمی میری راہ دیکھتا ہوگا +

۷۔ چچیرے بھائی نے کہا۔ اچھّا تو آؤ۔ میں لالہ کُندن لال سے دِلا دُوں۔ غرض دونو کُندن لال صرّاف کی دُکان پر گئے۔ اور روپیہ بُھنا لیا +

۸۔ جب اُس امیر کو اِنتظار کرتے کرتے بہُت دیر ہو گئی۔ تو خیال آیا۔ کہ چلیئے + امیر کے ساتھیوں میں سے ایک صاحب بولے۔ افسوس ہے۔ آپ نے ایک بد معاش لڑکے کو روپیہ دے دِیا۔ آپ کو یہ خیال نہ آیا۔ کہ یہ روپیہ لے کر بیٹھ رہیگا +

۹۔ خیر امیر تو چلا گیا۔ صادِق بیچارا دوڑتا ہُوا آیا۔ مگر وہاں گاڑی کہاں تھی؟ ناچار گاڑیوں کے اڈّے میں پُہنچا۔ اور گاڑیبان کو پہچان کر پُوچھا۔ کہ وُہ

۱۹-تیلی

عَبْدُ الکرِیم ۔ بھگوئی ۔ گھانی

پھوک ۔ پھالی ۔ عیدو

۱-ایک دِن اِتوار کو عَبْدُ الکرِیم دوپہر کے وقت اپنے باپ کے پاس بَیٹھا تھا۔ اُس کے باپ نے گائے کی سانی کے لِئے کھل کُوٹ کر بھگوئی +

۲-عَبْدُ الکرِیم نے کہا۔ ابّا جان! بوری میں کھل نہیں رہی۔ خرِیدنے جاؤ۔ تو مُجھے بھی لیتے چلنا۔ مَیں بھی دیکھوں۔ کِس چیز کی بنتی ہَے؟

۳-باپ نے کہا۔ مَیں ابھی کلّن تیلی کے ہاں سے آٹھ آنے کی کھل لاتا ہُوں۔ تُم بھی میرے ساتھ چلو۔ وہاں دیکھ لینا۔ کِس چیز کی بنتی ہَے+ لڑکا باپ کے ساتھ ہو لِیا +

۴-تیلی کے گھر میں کولھو چل رہا تھا + اندر جاتے ہی لڑکے نے پُوچھا۔ اِس بَیل کی آنکھیں کیوں ڈھانک رکھی ہَیں؟ باپ نے کہا۔ بیٹا! بَیل

برابر کولھو کے گرد پھرتا ہے۔ آنکھیں بند نہ کریں۔ تو اُسے چکّر آنے لگیں +

۵۔ عبدُ الکریم کے باپ نے تیلی سے پُوچھا۔ میاں کلّن! کڑوی گھانی ڈالی ہے۔ یا میٹھی؟ تیلی نے جواب دیا۔ کڑوی گھانی ڈالی ہے +

۶۔ عبدُ الکریم نے پُوچھا۔ کڑوی اور میٹھی گھانی میں کیا فرق ہے؟ باپ نے جواب دیا۔ کہ تیلی نے کولھو میں سرسوں ڈال رکھی ہے + سرسوں کے تیل کو کڑوا تیل۔ اور سرسوں کی گھانی کو کڑوی گھانی کہتے ہیں۔ تلوں کا تیل میٹھا۔ اور گھانی میٹھی کہلاتی ہے +

۷۔ اب تم غور سے دیکھو۔ بَیل چل رہا ہے۔ لاٹ پھر رہی ہے۔ سرسوں پِل پِل کر تیل نکل رہا ہے۔ ہانڈی میں جمع ہو رہا ہے +

۸۔ لڑکے نے کہا۔ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ کھل دکھائینگے۔ وُہ تو ابھی تک دیکھی نہیں + باپ نے جواب دیا۔ سرسوں یا تلوں کو جب پیل لیتے ہیں۔ اور اُن کا تیل نکل چُکتا ہے۔ تو باقی پھوک کو کھل کہتے ہیں +

۹۔ لڑکے نے کہا۔ دِکھائیے تو سہی۔ وُہ پھوک ہے کہاں ؟ عبدُ الکرِیم کے باپ نے تیلی سے کہا۔ آج میاں عُبدالکرِیم تُمہارا کولھو دیکھنے آئے ہیں + تیلی نے کہا۔ بہُت اچھّا۔ چودھری جی۔ اِن سے کہئے۔ کہ پاٹ پر بَیٹھ جائیں۔ اَور ذرا چلتی گاڑی کا مزا اُٹھائیں +

۱۰۔ عبدُ الکرِیم کے باپ نے کہا۔ ذرا کولھو ٹھیرا کر کھل دِکھا دو۔ اِسے کھل دیکھنے کا بہُت شوق ہے + تیلی بولا۔ چودھری صاحب! گھانی پِل گئی ہے۔ مَیں اب کھل نِکالنے والا ہُوں۔ ذرا ٹھیر جاؤ۔ غرض تیلی نے چلتے ہُوئے بَیل کو ٹھیرا لیا۔ اَور لاٹھ سرکا کے پھالی سے کھل کے دو ٹکڑے کر کے باہر نِکال لایا + عبدُ الکرِیم کے باپ نے اُسے آگے کر دِیا۔ اَور کہا۔ لو اچھّی طرح دیکھ لو۔ یہی کھل ہے +

۱۱۔ اِس کے بعد عبدُ الکرِیم کے باپ نے کہا۔ میاں کلّن! ہمیں آٹھ آنے کی کھل چاہیے + تیلی نے کہا۔ کہ عیدو کی ماں اندر ہے۔ اُس سے کہئے تول دیگی +

سانی - پنجابی - گُتاوا ۔

گھانی - ایک دفعہ جس قدر باکھ کوھو میں ڈالا جاتا ہے۔ اُسے گھانی کہتے ہیں ۔ پاٹ - پنجابی - پُڑ ۔

سوالات

۱- ان لفظوں کے معنی اور فقروں کا مطلب بتاؤ:-

پھوک - لاٹھ - پاٹ ۔

کڑوی گھانی ڈالی ہے - سرسوں پل پل کرتیں نکل رہا ہے ۔

۲- گیارھویں پیرے کا راملا لکھو ۔

۲۰- کھانے پینے میں اِعتدال

اِعتدال پیچش مرض حکیم

تشخیص اِحتیاط ہضم مُتعلق

۱- ایک لڑکا ہمیشہ بیمار رہتا تھا - کبھی کھٹی ڈکاریں آتیں - کبھی پیٹ میں درد ہو جاتا - کبھی پیچش ہو جاتی ۔ بہت سی دوا دارو کی - مگر

مرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی

ایک دِن اُس کا باپ ایک بڑے حکیم کے پاس لے گیا + حکیم نے مرض کی تشخیص کر کے کہا - کہ اِسے دوا کی کوئی ضرورت نہیں - صِرف کھانے پینے میں اِحتیاط کرنے سے تندرُست ہو جائیگا - اِسے کھانا کم کھانا چاہئیے +

۲- لڑکے کے باپ نے کہا - کہ حکیم صاحب! یہ لڑکا کوئی بُری چیز نہ تو خُود کھاتا ہے - نہ مَیں اِسے کھانے دیتا ہُوں + ہاں کھانا پیٹ بھر کر ضرُور کھلا دیتا ہُوں - آدمی اَنّ کا کیڑا ہے - نہ کھائے - تو کیونکر جِئے؟

۳- حکیم نے کہا - آپ نے دُرُست فرمایا - لیکن اگر پیٹ میں حد سے زیادہ خُوراک ٹھونس لیں - تو وُہ ہضم نہیں ہوتی - اَور جو خُوراک ہضم نہیں ہوتی - اُس کا خُون نہیں بنتا - اِس لِئے آپ لڑکے کو اِتنا کھانا کھلائیے - جِتنا اُسے ہضم ہو جائے +

۴- لڑکے نے پُوچھا - کہ مُجھے یہ بات کِس طرح معلُوم ہو - کہ اِتنی خُوراک ہضم ہو جائیگی + حکیم نے جواب دِیا - کہ یہ تو بھُوک آپ بتا دیتی ہے + جِس وقت

تُم کھانے بَیٹھتے ہو - تو شُرُوع میں کھانا بہُت مزا دیتا ہے - مگر آخر میں وُہ بات نہیں رہتی + پس جب تُمہیں کھانے میں وَیسی لذّت معلُوم نہ ہو - جَیسی شُرُوع میں ہوتی تھی - تو سمجھ لو - کہ پیٹ بھر گیا +

۵ - لڑکے کے باپ نے کہا - کہ حکیم جی ! کھانے کا پرہیز تو ہم نے سمجھ لیا - پانی کے مُتعلِق بھی کُچھ ہدایت کیجئے + حکیم جی نے فرمایا - کہ جن چیزوں سے آدمی کا جسم بنا ہے - اُن میں سب سے زیادہ پانی ہے + لڑکے نے پُوچھا - کیونکر ؟

۶ - حکیم صاحب نے جواب دیا - کہ جسم کو پانی زیادہ چاہیئے - وجہ یہ ہے - کہ ہمیں پسینا آتا رہتا ہے + خُون کا زیادہ حصّہ پانی ہی ہے - وُہ پسینا بن کر نکل جاتا ہے - تو خُون گاڑھا ہونے کی وجہ سے رگوں میں اچھّی طرح دَورہ نہیں کر سکتا - اُس وقت پیاس معلُوم ہُوا کرتی ہے - مگر یاد رکھّو - پانی ہمیشہ صاف پینا چاہیئے - وگرنہ خُون میں خرابی پَیدا ہو جائیگی - اَور آدمی بیمار پڑ جائیگا +

۷ - حکیم صاحب سے رُخصت ہو کر باپ بیٹا دونو

گھر آئے + لڑکا اندازے سے کھانا کھانے اور صاف پانی پینے لگا۔ بلکہ تھوڑی بھوکھ رکھ کر کھانا کھاتا۔ اور پانی بھی اُس وقت پیتا۔ جب سخت پیاس لگتی + نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ تھوڑے ہی دنوں میں تندرُست ہو گیا +

اِعتِدال۔کمی نہ زیادتی + مرض۔بیماری۔دُکھ +
تشخِیص۔مرض کو دریافت کرینا + اِحتِیاط۔خبر داری +

سوالات

۱۔کھانے پینے میں اِعتِدال رکھنے سے کیا مُراد ہے۔اور اُس سے کیا فائدہ ہے +

۲۔ساتویں پیرے کا اِملا لکھو +

۳۔اِن لفظوں کے معنی اور فِقروں کا مطلب بتاؤ :۔
ہضم۔صحت۔نتیجہ۔کھٹی ڈکاریں۔حکیم نے مرض کی تشخِیص کر کے کہا۔آدمی اَن کا کیڑا ہے +

۱۲۔ جَو

معمُولی	طَور	ناقِص
بیجھڑ	خِوید	مِصرِی

۱۔ جَو بھی گیہُوں کی طرح گھاس کی قِسم کا پَودا ہَے ۔ اِس کا دانہ لمبا اَور نوکدار ہوتا ہَے ۔ اُوپر عُمُوماً چھلکا ہوتا ہَے +

۲۔ جَو کئی قِسم کے ہوتے ہَیں ۔ مگر دو قِسم کے بہُت مشہُور ہَیں ۔ ایک تو معمُولی جِن پر چھلکا ہوتا ہَے ۔ یہ ہندوستان میں بہُت ہوتے ہَیں ۔ دُوسرے وُہ جِن پر چھلکا نہیں ہوتا ۔ یہ کابُلی جَو کہلاتے ہَیں +

۳۔ پہلی قِسم کے جَو زِیادہ بوئے جاتے ہَیں + دُوسری قِسم کے جَو گو اچھّے سمجھے جاتے ہَیں ۔ لیکن اِن کی پَیداوار کم ہوتی ہَے + وجہ یہ ہَے کہ عُمدہ زمین چاہتے ہَیں ۔ اِس لِئے کِسان عام طَور پر اِن کا بونا پسند نہیں کرتے +

۴- گیہوں کی طرح جَو کی کاشت اسوج یا کاتک میں ہوتی ہے۔ اگر زمین چاہی ہو۔ تو منگسر میں بھی بو دیتے ہیں + گیہوں کی نسبت جَو زیادہ طاقتور زمین چاہتے ہیں + جس زمین میں کھات زیادہ دی جائے۔ اُس میں گیہوں کے پَودے گر پڑتے ہیں۔ مگر جَو برابر کھڑے رہتے ہیں۔ اَور خُوب پھیلتے ہیں۔ ناقِص زمین میں کم پیدا ہوتے ہیں +

۵- جَو گیہوں سے پہلے پھوٹتے ہیں۔ یہ ہندوؤں کے گھروں میں بھی پہلے نَوراترے کو بوئے جاتے ہیں۔ دُسہرے تک خاصے بڑے ہو جاتے ہیں۔ لوگ اِن کو پگڑیوں اَور کانوں میں رکھتے ہیں + جَو گیہوں سے پکتے بھی پہلے ہیں۔ چُنانچہ اِنہیں چیت ہی میں کاٹ لیتے ہیں +

۶- جَو کی نالی گیہوں کی نالی سے زیادہ موٹی اَور مضبُوط ہوتی ہے۔ اِسی وجہ سے سردی اَور پالے کی زیادہ برداشت کر سکتی ہے + جَو کو مینہ کی بھی بہت پروا نہیں +

۷- جَو کی کاشت کے واسطے زمین کی تیّاری

اُسی طرح کی جاتی ہے۔ جس طرح گیہوں کے لئے + اگر اِس جنس کے بونے کے وقت زمین میں سیل ہو۔ اور پھر اگہن میں بارش ہو جائے۔ تو اُس وقت بھی بو دیتے ہیں +

۸۔ اگر اُس زمین میں جَو بوئیں۔ جس میں مٹر کی فصل ہو چکی ہے۔ تو پیداوار بہت ہوتی ہے + لیکن جن کھیتوں میں مکئی۔ جوار یا باجرے کی فصل ہو چکی ہے۔ اُن میں جَو اچھے نہیں ہوتے +

۹۔ کبھی کبھی جَو کے ساتھ چنے بھی مِلا کر بو دیتے ہیں۔ اِسے بیجھڑ کہتے ہیں + اِس میں بہت فائدہ رہتا ہے۔ کیونکہ جَو کے پودے ذرا اُونچے ہوتے ہیں۔ وُہ اُوپر پھلتے پھولتے ہیں۔ اَور چنے نیچے پھلتے ہیں۔ ایک جنس کی جڑیں دُوسری جنس کو کھات کا کام دیتی ہیں +

۱۰۔ جَو کے ہرے ہرے پودے گائے۔ بیلوں کو کھلاتے ہیں۔ اِسے خوید کہتے ہیں + جب اناج گدرا جاتا ہے۔ تو زمیندار اُسے بھاڑ میں بھنوا کر کھاتے ہیں + چیت کے مہینے میں اِسے

بھی گیہوں کی طرح کاٹتے ہیں - اور دائیں چلا کر اناج اور بھُس کو الگ الگ کر لیتے ہیں +

۱۱- جَو تجارت کے طور پر اور مُلکوں میں نہیں جاتے - کِسان اور غریب آدمی کھاتے ہیں + اگر جَو چھڑ کر بھاڑ میں بھُنوا لیں - اور پیس لیں - تو یہ ستّو کہلاتے ہیں - گرمیوں میں گُڑ شکر یا مِصری کے شربت میں گھول کر پیتے ہیں - بڑے مزیدار ہوتے ہیں + مریضوں کو آشِ جَو کھلاتے ہیں - کمزور بیماروں کے حق میں یہ غذا ہلکی اور مُفید خیال کی جاتی ہے +

۱۲- جَو گھوڑوں اور گائے - بھینسوں کو بھی کھلاتے ہیں + ان کا بھُس گیہوں کے بھُس سے زیادہ طاقتور مانا جاتا ہے +

آشِ جَو- جَو کا اُبلا ہُوا پانی + چھڑ کر- کُوٹ کر اور صاف کر کے +

سوالات

۱- جَو کس زمین میں اچھا ہوتا ہے - اسے کب بوتے ہیں +

۲- آشِ جَو- خوید- ستّو کیا ہوتے ہیں ؟ اور اُن میں سے ہر ایک

کس کام آتا ہے ؟

۳- اِن فقروں کا اِملا لکھو :- کسان عام طور پر اِن کا بونا پسند نہیں کرتے - چنانچہ انہیں چیت ہی میں کاٹ لیتے ہیں - مریضوں کو آش جو کھلاتے ہیں - کمزور بیماروں کے حق میں یہ غذا ہلکی اور مفید خیال کی جاتی ہے +

۲۲- اناج گاہنا

ارائیں	کھلیان	کنکریلا
پچھوا	اندیشہ	کھپرا

۱- ایک دفعہ کا ذکر ہے - کہ بیساکھ کے آخر میں لالہ کرم چند نے اپنے بیٹے مکند لال سے کہا - آج مولو ارائیں کے ہاں اناج گاہ رہے ہیں - چلو - تمہیں بھی دِکھا لائیں +

۲- باپ بیٹا دونو کھلیان پر گئے - تو دیکھا کہ کچھ آدمی لانگ بچھا رہے ہیں + جب بچھا چکے - تو اُس کے اُوپر بیلوں کو پھرانے لگے +

لاٹھک کچل کچلا کر بھس اور دانے الگ الگ ہو گئے +

۳-کرم چند بولا- کیوں بھائی مولو ؟ اِس میدان کو تم نے صاف کرکے لیپ بھی لیا تھا- یا نہیں + مولو نے کہا- چودھری صاحب! جگہ کو صاف کیوں نہ کرتا ؟

۴-ٹیکچند لال نے پوچھا- لالہ جی! اِس میدان کو اتنا صاف کیوں کیا ہے ؟ آخر تو یہاں بھس ہی رہیگا- باپ نے کہا- بیٹا! بھس میں بھی مٹی مل جائے- تو خراب ہو جاتا ہے- اور خراب بھس کے کھانے سے جانور بیمار پڑ جاتے ہیں + اس کے علاوہ اگر میدان صاف نہ کیا جائے- تو اناج میں بھی مٹی کنکر مل جائیں- اور وہ کنکرینا ہو جائے +

۵-دیکھو-جب گاہنے سے بھس باریک ہو جاتا ہے- تو اُسے اُٹھا اُٹھا کر ایک طرف ڈھیر لگاتے جاتے ہیں- اور نئے سرے سے پولیاں بچھا بچھا کر اسی طرح گاہتے چلے جاتے ہیں +

۶-کرم چند نے مولو سے دریافت کیا- کیوں بھائی ؟ بھس سے اناج کب الگ کروگے ؟ مولو

نے جواب دیا - کہ لالہ جی ! آج دِن اچّھا ہَے -
دُھوپ خُوب پڑ رہی ہَے - خُدا نے چاہا - تو آج
یہ ساری لانگ گاہ لینگے - اور جس دِن پچھوا چلیگی -
اُسے الگ کر ڈالینگے + پُروا میں سیل جانے کا اندیشہ
ہَے - اور سیلے ہُوئے گیہوں کو برسات میں کھپڑا
لگ جاتا ہَے +

۷ - پھر مُکند لال نے پُوچھا - کیا اِسی جگہ اناج
برسا لوگے ؟ کہا - نہیں بیٹا - پہلے زمین کو لیپ
پوت کر صاف سُتھرا بنائینگے - اور پھر برسائینگے -
تاکہ اناج میں گُوڑا کرکٹ پتّھر کنکر کچھ نہ رلنے
پائے +

۸ - اب کرم چند مُکند لال سے کہنے لگا - آج
تُم نے بہُت کچھ دیکھ لیا - چلو - اب گھر چلیں +
جس دِن اناج صاف ہو جائیگا - تو ایک تولے
کو ساتھ لے آئینگے - اور اناج تُلوا کر گھر
لے جائینگے +

اندیشہ - فِکر - ڈر + تولا - تولنے والا +

۲۴-گِلہری

چلبلاتی	کھنکھناتا ہے	شوخ
قابُو	مُصوِّر	قلم

۱-ایک دِن احمدؐ اپنے باپ کے ساتھ کھیت کی طرف جاتا تھا۔پیچھے پیچھے اُس کا کُتّا بھی چلا آتا تھا۔رستے میں بیری کے نیچے ایک گِلہری نظر پڑی +

۲-احمدؐ نے اُس کی طرف اِشارہ کر کے باپ سے کہا۔دیکھنا! کیا ہی خُوبصُورت اور پُھرتیلی گِلہری ہے + نِڈر بھی کیسی ہے؟ کُتّا دبے پاؤں چلا آتا ہے۔اِسے ذرا پروا نہیں + اور ایسی انجان بن گئی ہے۔کہ گویا خبر ہی نہیں + اب تو کُتّا سر پر ہی آ گیا۔وُہ چلبلاتی ہُوئی بھاگی جاتی ہے۔آواز سُنّا۔جیسے کوئی روپیہ کھنکھناتا ہے +

۳-کُتّا پیچھے دَوڑا۔لیکن وُہ درخت پر چڑھ گئی۔

مُڑ مُڑ کر دیکھتی جاتی ہے۔گویا کُتّے کو چڑاتی ہے۔ اور کہتی ہے۔کرے۔کیا کرتا ہے + کُتّا حیران ہے۔ کرے تو کیا کرے۔بہتیرا اُچھلتا کُودتا اور بھونکتا ہے۔مگر کیا ہو سکتا ہے+شاید یُوں کہتا ہے۔ اچّھا۔اب تو نِکل گئی۔پھر سہی۔مگر وُہ بڑی شوخ اور چالاک ہے۔کُتّے کے قابُو میں آنے والی نہیں +

۴۔لو ابّا جی! اب تو وُہ درخت کی ٹہنی پر اُکڑُو بیٹھ گئی۔ننّھے پنجوں سے بیر پکڑ رکھّا ہے + باپ نے کہا۔ہاں بیٹا! اب بیر کھائیگی۔ دانتوں سے کُتر رہی ہے۔وُہ بیر گِرا۔جاؤ۔ اُٹھا لاؤ + احمدؔ بیر اُٹھا لایا۔باپ نے ہاتھ میں لے کر کہا۔دیکھو۔پہلے تو چھلکا کُترا اور گُودا کھایا۔پھر گُٹھلی کاٹ ڈالی اور گِری نِکال کر مزے سے کھا گئی +

۵۔احمدؔ نے پُوچھا۔گُٹھلی کِس طرح کٹ گئی۔ یہ تو سخت ہے۔ہم سے تو بیر کی گُٹھلی چبائی نہیں جاتی + باپ نے کہا۔اِس کے دانت بہت تیز ہیں۔دیکھو۔بیر میں دانتوں کے نِشان کیسے

معلوم ہوتے ہیں؂

۶۔ احمدؔ نے پوچھا۔ گلہری جو ایسی سخت
چیزیں کُترتی رہتی ہے۔ تو اِس کے دانت
گھِس کیوں نہیں جاتے؟ باپ نے کہا۔ بیٹا۔
خُدا نے گلہری کے دانت ایسے بنائے ہیں۔
کہ اُن کے باہر کا رُخ بہت سخت ہے۔ اِس
لِئے کم گھِستا ہے؂ اندر کا رُخ نرم ہے۔ وُہ
جُوں جُوں گھِستا ہے۔ دانت سلامی ہوتے جاتے
ہیں۔ اور سامنے کی طرف دھار تیز رہتی ہے؂

۷۔ احمدؔ نے پھر پُوچھا۔ کہ دانت گھِستے ہیں
تو چھوٹے بھی ہو جاتے ہونگے؂ باپ نے جواب
دِیا۔ گلہری چُوہے کی قِسم کا جانور ہے۔ اور
اِس قِسم کے جانوروں کے دانت جِس قدر
گھِستے ہیں۔ اُسی قدر بڑھتے چلے جاتے ہیں؂

۸۔ احمدؔ نے دریافت کیا۔ اِس کا گھونسلا
کہاں ہے؟ باپ بولا۔ گلہری اپنا گھونسلا اکثر
درخت کی کھوکھ میں کبھی مکان کے چھجّوں میں
کبھی چھپّر میں یا چھت کی کڑیوں میں بنا لیتی ہے؂
یہ گھاس یا رُوئی۔ بال یا گودڑ وغیرہ کا ہوتا ہے؂

۹- ہندوستان میں خاکی رنگ کی چھوٹی گلہریاں جیسی یہ ہے - اکثر جگہ دیکھنے میں آتی ہیں ÷ اس کی پیٹھ پر سیاہی مائل دھاریاں ہوتی ہیں ÷ مگر اور ملکوں میں اور بھی کئی قسم کی گلہریاں ہوتی ہیں ÷ برما کی گلہری کا قد اور رنگ جدا جدا ہوتا ہے ÷

۱۰- احمد تم کو یہ بھی معلوم ہے - کہ اس کی دم کے بالوں سے مصوّر قلم بناتے ہیں - اور تصویریں کھینچتے ہیں ÷ شوقین اس کے بچوں کو پالتے ہیں - یہ بڑے خوبصورت معلوم ہوتے ہیں - اور طرح طرح کی کھلاڑیاں کرنی سیکھ جاتے ہیں ÷

شوخ - چنچل ÷ مُصوّر - تصویر کھینچنے والا ÷
سیاہی مائل - کالک لئے ہوئے ÷

سوالات

۱- ان لفظوں کو دو بار لکھو :-

اکڑوں - گٹھلی - چھچوں - گلہریاں - خوبصورت - کھلاڑیاں -

مُصوّر ۔ وغیرہ ۔ اسی قدر ۔

۲ ۔ گلہری کے دانتوں کی بابت جو کچھ تم نے پڑھا ہے ۔ بتاؤ ۔

۳ ۔ دسویں پیرے کا مطلب بیان کرو ۔

۲۵ ۔ کچھوا اور خرگوش

خرگوش کچھوے گھسٹتے طعنے

غرور گھمنڈ شرط آرام طلب

۱ ۔ کہتے ہیں ۔ کسی خرگوش نے ایک دن ایک کچھوے کو دیکھا ۔ اور دیکھ کر ہنسی اُڑانے لگا ۔ کہ واہ میاں کچھوے ! تمہاری ٹانگیں کیسی بھدّی اور بے ڈھنگی ہیں ۔ تم کس طرح گھسٹتے ہوئے چلتے ہو ۔ تم سا کاہل اور سُست بھی کوئی نہ ہوگا ۔ جسم ہے تو ویسا ہی بے ڈھنگا ۔ ذرا ذرا سی ٹانگوں پر اِتنا بڑا دھڑ اُٹھائے پھرتے ہو ۔ اور چلتے ہوئے کیسے بھدّے معلوم ہوتے ہو ۔

۲ ۔ یہ طعنے سُنتے سُنتے کچھوے کا ناک میں دم

آ گیا - اور کہنے لگا - کہ میاں خرگوش ! بہت بڑھ بڑھ کر باتیں نہ بناؤ - غرور کا سر نیچا ہوتا ہے +

۳ - خرگوش بولا - بھائی ! مرد ہے - تو آ جا - ہمارے ساتھ دوڑ لے ! جو تجھے معلوم ہو جائے - کہ ہاں یوں دوڑا کرتے ہیں + آخر یہ بات ٹھیری - کہ دونو تالاب تک دوڑ لگائیں - جو پہلے پہنچے - وُہی جیتے +

۴ - کچھوا بیچارا جانتا تھا - کہ مَیں چلنے پھرنے میں سُست ہوں - بھاگا مجھ سے نہیں جاتا - اُسی وقت چل کھڑا ہُوا - اور رستے میں پانی تک نہ پیا +

۵ - خرگوش کو اوّل تو اپنی ٹانگوں کا گھمنڈ اور اپنی پھرتی پر بھروسہ تھا - دُوسرے کچھوے کی کچھ اصل ہی نہیں سمجھتا تھا + دِل میں کہا - کہ واہ کچھوے کو مات کر دینا کتنی بڑی بات ہے ؟ جب چلینگے - جب ہی جا پکڑینگے - اور جھٹ آگے بڑھ جائینگے - اِس وقت دُھوپ ہے - آؤ - ذرا آرام کر لیں - ٹھنڈ ہو جائے تو چلینگے +

۶ - دِل میں یہ کہا - اور پڑ کے سو رہا + جب آنکھ کھُلی اور اُٹھ کر چلا - تو رستے میں کچھوا نہ مِلا + دل

میں طرح طرح کے خیال آئے۔ کبھی کہتا۔ کہ شاید وُہ واپس پھر گیا۔ کبھی سوچتا۔ کہ کہیں ٹھہر گیا ہے + جب منزل پر پُہنچا۔ تو کچھوے کو موجود پا کر حیران رہ گیا +

۷۔ کچھوا بولا۔ میاں خرگوش! سلام + اب کیا تھا۔ کاٹو۔ تو بدن میں خون نہیں۔ شرم کے مارے پانی پانی ہو گیا۔ اور پھر کچھوے سے شرط بدنے کا نام بھی نہ لیا +

۸۔ اِس کہانی سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ جو شخص لگاتار کام کرتا رہے۔ چاہے۔ وُہ کیسا ہی سُست اور کمزور کیوں نہ ہو؟ بڑے بڑے زورآوروں سے جو آرام طلب ہوں۔ بازی لے جاتا ہے +

آرام طلب۔ آرام چاہنے والا۔ سُست +

ناک میں دم آ گیا۔ دِق ہو گیا +

غُرور کا سر نیچا ہوتا ہے۔ غرور کرنے والا آدمی شرمندہ ہوتا ہے +

مات کر دینا کتنی بڑی بات ہے؟ ہرا دینا کچھ مُشکل نہیں ہے +

بازی لے جاتا ہے۔ بازی جیت لیتا ہے +

سوالات

۱- اِن فِقروں کا اِملا لِکھو:-
تُمہاری ٹانگیں کیسی بھدّی اور بے ڈھنگی ہیں - خرگوش کو اوّل تو اپنی ٹانگوں کا گھمنڈ تھا - آؤ - ذرا آرام کریں + ٹھنڈ ہو جائے تو چلینگے +

۲- اِن فِقروں کا مطلب بتاؤ:-
کچھوے کی اصل ہی نہیں سمجھتا تھا + کاٹو تو بدن میں خُون نہیں - شرم کے مارے پانی پانی ہو گیا +

۳- بتاؤ - اِس کہانی سے کیا نتیجہ نِکلتا ہے +

۲۶- چاندی

زنجیر پرکھوائی جنتری ہنسلی
تقاضا جھمیلے اٹھنّیاں

۱- ایک دِن ہیرا نمبردار کے ہاں سُنار چاندی کی زنجیر بنا کر لایا + ہیرا نے اُسے قیمت دے کر

رُخصت کِیا۔ تو اُس کا چھوٹا بیٹا جگمگاتی ہُوئی زنجیر کو ہاتھ میں لے کر کہنے لگا۔ آہا! کیا ہی خُوبصُورت زنجیر ہے + لالہ جی! یہ کِس چیز کی بنی ہے +

۲۔ باپ نے کہا۔ بیٹا! چاندی کی ہے۔ کیا تُمہیں معلُوم نہیں؟ کہ سُنار گہنا بنایا کرتے ہیں + امیر آدمی سونے کے زیور بنواتے ہیں۔ اور غریب چاندی کے۔ ہمارے مُلک میں ایسے کم آدمی نِکلینگے۔ جِن کے گھر میں چاندی کے زیور نہ ہوں +

۳۔ بیٹے نے کہا۔ کہ روپے بھی تو چاندی ہی کے ہوتے ہیں۔ کیا سُنار نے روپے کُوٹ پِیٹ کر زنجیر بنا دی ہے؟ باپ نے کہا۔ کہ نہیں بیٹا۔ سُنار نے بازار سے خالص چاندی خرید کر لگائی ہے + ہم نے یہ زنجیر ایک اور صرّاف سے پرکھوائی تھی۔ وہ کہتا تھا۔ کہ اِس کی چاندی اِینٹ کی ہے +

۴۔ بیٹے نے کہا۔ کہ روپوں کا زیور کیوں نہیں بن سکتا؟ باپ نے جواب دِیا۔ کہ روپوں میں کِسی قدر تانبے کا مِلاؤ ہوتا ہے۔ اِسی وجہ

سے روپے سخت ہوتے ہیں۔ دیکھو۔ عورتیں اپنے
ہاتھوں کے کڑوں کو آسانی سے کھول لیتی ہیں۔
سیدھے کر لیتی ہیں۔ جس طرح چاہیں۔ موڑ لیتی ہیں۔ بھلا
روپے کو تو ذرا موڑیں۔ ہرگز نہیں مڑ سکتا + اگر چاندی
کے گلاس یا اور برتن بنواتے ہیں۔ تو اُن کی چاندی
میں کچھ نہ کچھ تانبا مِلانا پڑتا ہے +

۵۔ بیٹے نے پُوچھا۔ کہ چاندی کی زنجیر سُنار
نے کِس طرح بنائی؟ باپ نے کہا۔ کہ پہلے
جنتری میں سے چاندی کے بہت مہین تار کھینچ
لیتے ہیں۔ پھر اُس سے بالے بالیاں وغیرہ بناتے
ہیں۔ یہ زنجیر تاروں ہی سے بنی ہے +

۶۔ بیٹے نے کہا۔ لالہ جی! یہ زنجیر تو بڑی سفید
اور چمکدار ہے + مگر امّاں کے گلے کی ہنسلی تو سیاہ
پڑ گئی ہے + کہا۔ بیٹا! چاندی کا رنگ اصل میں
سفید ہوتا ہے۔ اور لوہے کی طرح اسے زنگ نہیں
لگتا۔ لیکن پسینے وغیرہ سے میلی ہو جاتی ہے +
ہاں دھونے سے اور اُجالنے سے پھر چمکنے لگتی
ہے۔ چاندی کے زیور کشٹے۔ امچور۔ یا ریٹھوں
کے پانی سے دھوئے جاتے ہیں +

۷-اِس کی ترکیب یہ ہے-کہ مٹّی کے برتن میں کھٹائی بِھگو دیتے ہیں-اور اُس میں زیور ڈال دیتے ہیں-اِسے کھٹائی میں ڈالنا کہتے ہیں + چونکہ سُنار لوگ زیور کے دینے میں دیر کرتے ہیں-اور جب تقاضا کِیا جاتا ہے-تو بہانہ کر دیتے ہیں-کہ کھٹائی میں پڑا ہے-اِس لِئے سُناروں کی کھٹائی مشہور ہو گئی ہے + جب کوئی شخص کِسی چیز کو لے کر جھمیلے میں ڈال دے-تو کہا کرتے ہیں-کہ فُلاں چیز کھٹائی میں پڑ گئی +

۸-بیٹے نے پُوچھا-کہ چاندی آتی کہاں سے ہے؟ باپ نے کہا-بیٹا! چاندی کانوں میں سے اور چیزوں کے ساتھ مِلی ہُوئی نِکلتی ہے-اُسے گلا کر صاف کر لیتے ہیں + بعض دفعہ کانوں میں سے خالِص چاندی بھی مِل جاتی ہے +

۹-بیٹے نے پُوچھا-کہ زیور تو ہمارے گاؤں کا سُنار بھی گھڑ لیتا ہے-لیکن روپے کون بناتا ہے؟ باپ نے جواب دِیا-روپے-اٹھنّیاں-چونّیاں-دوانّیاں سرکاری ٹکسال میں کلوں کے ذریعے سے بنتی ہیں + ٹکسالیں کلکتے اور بمبئی میں

ہیں ؛ سرکاری ٹکسال کے سوا دُوسری جگہ بننے کا حُکم نہیں ہے ؛ اگر کوئی بنائے تو اُسے سزا ملتی ہے ؛ چاندی کی طرح سونے کے بھی سکے اور زیور بنتے ہیں - مگر اِن کا حال ہم تمہیں کبھی پھر سُنائینگے ؛

جنتری - لوہے کا اوزار جس میں بڑے چھوٹے سُوراخ ہوتے ہیں - اِس سے سونے چاندی کے تار کھینچتے ہیں ؛
تقاضا - طلبی ؛

سوالات

۱ - ٹکسال کسے کہتے ہیں - اور اِس میں کیا بنتا ہے ؟
۲ - روپوں کا زیور کیوں نہیں بناتے ؟
۳ - اِن لفظوں کو دو بار لکھو - اور اُن کے معنی بھی بتاؤ ؛
زنجیر - رُخصت - خالص - ہنسلی - ریٹھوں - بعض - سزا - تقاضا ؛

۲۷- وَرزِش

پہلوانوں کُشادہ قدآور ڈنڈ
مچھلیاں دھکیلتا ہے پھیپھڑوں شُغل

۱- ایک دِن گوپال اور اُس کا باپ بیٹھے باتیں کر رہے تھے- کہ ایک شخص ڈھول بجاتا ہُوا آیا + دریافت کرنے سے معلوم ہُوا- کہ اس اِتوار کو پہلوانوں کا دنگل ہے- دو نامی پہلوان کُشتی لڑینگے + گوپال کا باپ بولا- اچھا- تو ہم بھی چلینگے +

۲- گوپال نے کہا- لالہ جی! مُجھے بھی لے چلنا- مَیں نے پہلوانوں کی کُشتی کبھی نہیں دیکھی + غرض اِتوار کو باپ بیٹا کُشتی دیکھنے گئے + جب مَوقع پر پُہنچے- تو کیا دیکھتے ہیں- کہ بہُت سے آدمی جمع ہیں- ڈھول بج رہے ہیں- دنگل کی جگہ بڑی کُشادہ ہے- آدمیوں کے جمگھٹ میں ایک بڑا قدآور اور موٹا تازہ جوان کھڑا ہے +

۳- گوپال نے حیران ہو کر کہا- اوہو! یہ آدمی

کیسا تیّار اَور قد آور ہے - یہ کَون ہے؟ باپ نے کہا- یہی تو پہلوان ہے - اِس کی جوڑ کا پہلوان ابھی نہیں آیا + گوپال نے پُوچھا- کہ اِتنا تیّار کِس طرح ہو گیا؟ کہا- بیٹا! یہ کسرت کرتا ہے - اِس وجہ سے اِس کا جِسم اَیسا تیّار اَور مضبُوط ہو گیا ہے +

۴- گوپال نے پھر پُوچھا - کیا وَرزِش سے آدمی لمبا بھی ہو جاتا ہے؟ باپ نے کہا- بیٹا! لمبا ہونا تو اِنسان کے اِختیار میں نہیں - البتہ وَرزِش سے جِسم تیّار اَور مضبُوط ہو جاتا ہے + جِس کسرتی آدمی کو دیکھو گے - اُس کا سینہ چوڑا گردن موٹی - ڈنڈ بھرے ہُوئے - مچھلیاں اُبھری ہُوئیں - پٹھے مضبُوط - قدم پُھرتیلا ہو گا +

۵- لو- دیکھو - وُہ دونو پہلوانوں نے ہاتھ مِلائے اب کُشتی شرُوع ہُوئی - کبھی وُہ اُس کو دھکیلتا ہے- کبھی یہ اُس کو ریل کر لے جاتا ہے + جو ہے - اِسی داؤ میں ہے - کہ موقع بنے- تو دُوسرے کو چاروں شانے چت زمین پر دے مارے + اِس طرح گھنٹہ بھر کُشتی ہوتی رہی - آخر پہلے

نے دُوسرے کو پچھاڑ دِیا - اور لوگوں میں خُوب واہ واہ کا غُل مچ گیا ✦

۶- جب باپ بیٹا کُشتی دیکھ کر گھر واپس چلے - تو لڑکا کہنے لگا - کِہ وَرزِش تو بہُت اچھّی چیز معلُوم ہوتی ہے ✦ اِس سے بدن خُوب تیّار ہو جاتا ہے - مگر یہ سمجھ میں نہیں آتا - کِہ اِس قدر تیّاری کیونکر آ جاتی ہے ؟

۷- باپ نے کہا - کِہ وَرزِش کے وقت سانس جلدی جلدی آتا ہے - اِس سے پھیپھڑوں میں تازہ ہوا زِیادہ جاتی ہے - خُون خُوب صاف ہوتا ہے - خُون کا دَورہ جِسم میں تیزی کے ساتھ ہونے لگتا ہے - جِس سے غِذا ہضم ہونے میں بڑی مدد مِلتی ہے ✦

۸- وَرزِش کرنے سے پسینا بہُت آتا ہے - اَور بدن کے اندر کا مَیل کُچیل نِکل جاتا ہے ✦ وَرزِش کرنے والوں کو چاہئے - کِہ کسرت کے بعد جِسم کو صاف کپڑے سے خُوب پونچھ لیں - اَور کپڑے جلدی پہن لیں - تاکہ ہوا نہ لگ جائے ✦

۹- جو آدمی کسرت نہیں کرتے ہیں - چلنا پھرنا

چھوڑ دیتے ہیں۔ اور ہر وقت پڑے اینڈا کرتے ہیں۔ وہ ضرور بیمار پڑ جاتے ہیں ٭

۱۰۔ گوپال نے کہا۔ اگر کسرت ایسی ہی ضروری چیز ہے۔ تو مجھے بھی کوئی آسان سی ورزش بتا دیجئے ٭ باپ نے کہا۔ چلنا پھرنا سب سے بڑی ورزش ہے۔ دوڑنا۔ اچھلنا۔ کودنا۔ بیٹھکیں لگانا۔ کبڈی کھیلنا۔ پھری گدکے کا شغل رکھنا اچھی ورزشیں ہیں۔ مگر اتنی ورزش بھی کچھ نہیں۔ کہ آدمی تھک کر چور ہو جائے ٭

کسرتی۔ ورزش کرنے والا ٭

چاروں شانے چت زمین پر۔ بالکل چت ٭

اینڈا کرتے ہیں۔ کروٹیں بدلتے رہتے ہیں ٭

سوالات

۱۔ اچھی ورزشیں کون کون سی ہیں ؟

۲۔ ان لفظوں کو دو بار لکھو۔ اور ان کے معنی بھی بتاؤ:۔

قد آور۔ مچھلیاں۔ شغل۔ کشادہ۔ ڈنڈ۔ مضبوط۔ دنگل۔ جمع۔ جمگھٹ ٭

۳- اِن فِقروں کا مطلب بتاؤ:-

اوہو! یہ آدمی کیسا تیار اور قد آور ہے؟ اِس کی جوڑ کا پہلوان ابھی نہیں آیا- کبھی یہ اِس کو ریل کرے جاتا ہے- آخر پہلے نے دُوسرے کو پچھاڑ دِیا- جِس کسرتی آدمی کو دیکھوگے- اُس کے ڈنٹر بھرے ہُوئے- مچھلیاں اُبھری ہُوئیں- پٹھے مضبُوط- قدم پھُرتیلا ہوگا +

۲۸- ایک عجیب عِلاج

عِلاج مُعالجہ نبض نذر

مُطابِق تعداد صِلے میں

۱- کِسی مُلک میں ایک بادشاہ تھا- وُہ بیمار ہوگیا- ہر چند عِلاج مُعالجہ کِیا- مگر آرام نہ ہُؤا + اُس راج میں ایک حکیم بہت مشہُور تھا- اُسے بُلا کر نبض دِکھائی- اور ساری کیفِیّت سُنائی + حکیم نے دیکھا- کہ بادشاہ بہت موٹا ہو گیا ہے- اور ورزش کرتا نہیں ہے- اِس سبب سے یہ تکلیف ہے +

۲- بادشاہ کی یہ کیفیت تھی - کہ اگر باغ کی سیر کو جاتا - تو محل کے اندر ہی سے پالکی میں سوار ہوکر باہر آتا - اور دروازہ سے گاڑی میں بیٹھ جاتا - کبھی دو قدم بھی پیدل نہ چلتا - ہاں تر مال خوب چٹ کرتا +

۳- ورزش کے بغیر ایسے کھانوں کا یہی نتیجہ ہو سکتا تھا - کہ اُس کی صحت میں فرق آگیا + اگر کوئی ادنٰے آدمی ہوتا - تو حکیم جی اُسے صاف کہ دیتے - کہ میاں کھانا کم کھایا کرو - گھی - دُود اور تر نوالوں سے بچو - جہاں تک بنے - خُوب ورزش کرو - مگر بادشاہ سے کیونکر کہ سکتے تھے - فوراً گستاخی کے جُرم میں دھرے جاتے +

۴- سوچ سوچ کر عرض کیا - کہ حُضُور ! اب تو بندہ کو گھر جانے کی اِجازت مِل جائے - کل دوا تجویز کرکے ساتھ لیتا آؤنگا + بادشاہ نے اِجازت دی + حکیم نے اپنے گھر جاکر لوہے کے دو ایسے گولے بنوائے - کہ اِنسان آسانی سے ہاتھ میں اُٹھا کر لے جائے + اِن گولوں کو کاغذ سے منڈھ دِیا - اور اُن کے اُوپر ایک نئی گھڑت کے

عجیب و غریب حرف لکھ دِئے +

۵- دُوسرے دِن حکیم نے بادشاہی محل میں حاضر ہو کر وُہی گولے بادشاہ کی نذر کئے - اور دست بستہ عرض کیا - کہ جہاں پناہ ! یہ جادُو کے بنے ہُوئے ہیں + اِن سے حُضُور کو فوراً صحت ہو جائیگی - مگر شرط یہ ہے - کہ بندہ کی ہدایت کے مُطابِق عمل فرمائیں +

۶- اِس کی ترکیب یہ ہے - کہ حُضُور ایک گولہ ایک ہاتھ میں اور دُوسرا دُوسرے ہاتھ میں لیکر خاص باغ کے گِرد پہلے دِن تین اور دُوسرے رُوز چار چکّر لگائیں - اور اسی طرح ہر روز ایک چکّر بڑھاتے جائیں - یہاں تک کہ نو چکّر ہو جائیں +

۷- رستہ چلتے ہُوئے گولوں کو اپنے سر سے اُونچا اُٹھالیں - اور آہستہ آہستہ اِس طرح نیچے لائیں - کہ ہاتھ سیدھے نیچے لٹک جائیں +

۸- بادشاہ نے حکیم کی بات مان لی - اور باغ کے گِرد چکّر لگانے شرُوع کئے + نو چکّروں کی تعداد پُوری کرنے میں ایک ہفتہ صرف ہُوا - چلتے

پھرتے ہُوئے جو ہاتھ کبھی اُوپر اُٹھتے - کبھی نیچے آتے - خاصی ورزش ہو جاتی + اِس ترکیب سے بادشاہ پہلے کی نِسبت کچھ دُبلا ہو گیا - اور روز بروز تندُرُست ہوتا چلا گیا +

۹ - غرض ایک مہینے میں بادشاہ بالکُل تندُرُست ہوگیا - حکیم صاحب کو اس عجیب و غریب علاج کے صلے میں بہُت کچھ اِنعام و اِکرام مِلا +

۱۰ - لڑکو! بھلا تُم سمجھ گئے - کہ وُہ بادشاہ کیونکر اچھا ہوگیا ؟ آؤ ہم بتائیں - حکیم نے اِسی بہانے سے اُس سے ورزِش کرائی - اور وُہ ورزِش ہی سے تندُرُست ہو گیا +

تر مال - ایسا کھانا - جِس میں گھی زیادہ ہو +

لذیذ - مزیدار + دست بستہ - ہاتھ جوڑ کر +

سوالات

- ورزِش کرنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے - اور نہ کرنے سے کیا کیا نُقصان ہوتے ہیں +

- ایسے فِقرے بناؤ - کہ ایک ایک فِقرے میں نیچے لِکھے ہُوئے

لفظوں میں سے ایک لفظ آ جائے :-
ہفتہ - ورزش - دُبلا - تندرُوست +
اِن لفظوں کو دو بار لِکھو :-
مُعالجہ - تعداد - گستاخی - نبض - مُطابق - سِلے ہیں +

۲۹-باجرا

کُرکُنے انگُوٹھے گانٹھیں موجیں
دلیا کھچڑی گھنگنیاں

۱- دیکھو - یہ کھیت کیسا لہلہا رہا ہے + دو دو ڈیڑھ ڈیڑھ گز اُونچے سیدھے درخت کھڑے ہیں + لمبے لمبے سبز کاہی رنگ کے نوک دار پتے جُوار کے پتوں سے مِلتے ہوئے ہیں - مگر اِتنے چوڑے نہیں ہیں + جُوار کے پتوں کی نِسبت کمزور اور کُرکُنے بھی ہیں +

۲- ایک ایک جڑ میں سے کئی کئی درخت نِکل آئے ہیں - بعض جڑوں میں سے تو دس دس

پیدا ہو گئے ہیں + اِس کی بالیں تو دیکھو - کیسی
گول اور لمبی ہیں - اِن کو سِٹّے بھی کہتے ہیں +
ایک بال بالِشت بالِشت بھر لمبی ہوتی ہے - آدمی
کے پاؤں کے انگوٹھے سے زیادہ موٹی نہیں ہوتی +
بال میں جُڑے ہُوئے دانے ایسے معلُوم ہوتے
ہیں - جیسے جڑیے نے موتی جڑ دِئے ہیں +

۳- باجرا اکثر اساڑھ میں بویا جاتا ہے +
کہیں کہیں کِسان باجرے میں مُونگ - موٹھ
اور تِل وغیرہ مِلا کر بو دیتے ہیں + جب تک تمام
پودے نہ اُگ آئیں - بارِش سے نُقصان پہنچتا
ہے + جب پودے میں آٹھ دس گانٹھیں ہو جاتی
ہیں - تو بال نکلنی شُروع ہوتی ہے - بال نکلنے
کے ایک دِن بعد بُور آنے لگتی ہے + بُور کا رنگ
زردی مائِل سفید ہوتا ہے - اگر اِس پر بارِش
ہو جائے - اور جھڑ جائے - تو دانے کم آتے ہیں +

۴- باجرے کے ہرے ہرے کھیت دیکھ کر
جان میں جان آتی ہے - آنکھوں کو ٹھنڈک دِل کو
خُوشی حاصِل ہوتی ہے + چھوٹے چھوٹے نرم
پودے ہوں - اور ہوا چلے - تو یہ معلُوم ہوتا ہے -

کہ کھیت کیا ہے؟ ایک سبز سمندر ہے - جو بڑا موجیں مار رہا ہے +

۵- شروع میں جب اس کے پودے دس بارہ دن کے ہوتے ہیں - تو پرندے خراب کر جاتے ہیں + پھر ایک کیڑا پیدا ہو جاتا ہے- مگر اول تو اس کی عمر ہی پانچ سات دن کی ہوتی ہے- اس پر خدا کی قدرت دیکھو- اسے کھا جانے کو تلیر آ جاتے ہیں + یہ خود اس وقت کھیتی کا کوئی نقصان نہیں کرتے - بلکہ ایک قسم کے رکھوالے بن جاتے ہیں +

۶- باجرے کا دانہ لمبوترا سا گول اور نوکدار ہوتا ہے- سبزی لئے زرد یا نیلی سی رنگت ہوتی ہے- جوار کے دانے کے برابر یا کچھ چھوٹا ہوتا ہے+ اس کی روٹی خشک - مگر مزیدار ہوتی ہے- اس میں کسی قدر مٹھاس بھی پائی جاتی ہے- دال یا ساگ سے کھاتے ہیں +

۷- باجرے کا دلیا یا کھچڑی بھی پکاتے اور مزے لے لے کر کھاتے ہیں + گھی یا تیل میں میٹھی ٹکیاں تلتے ہیں + سوکھے درختوں کو گا ے- بیل

کھاتے ہیں - یا جلانے کے کام آتے ہیں +
۸ - باجرے کی بالوں کو بھاڑ میں بھنوا کر چباتے ہیں + کبھی دانے اُبال کر گھنگنیاں بناتے ہیں + باجرے کے آٹے میں چھاچھ مِلا کر راٹبڑی پکاتے ہیں - اور اکثر زمیندار صُبح کے وقت کھانے سے پہلے راٹبڑی ہی کھاتے ہیں - خاص کر گرمیوں کے دِنوں میں تو بہت فائدہ مند سمجھی جاتی ہے +

بالِشت - بارہ اُنگل کا فاصِلہ - (پنجابی) گِٹھ +
موجیں - لہریں +

سوالات

۱ - باجرے سے کھانے کی کیا کیا چیزیں بنتی ہیں ؟
۲ - نیچے لکھے فقروں کا اِملا لِکھو :-
باجرے کا دانہ لمبوترا سا گول اور نوک دار ہوتا ہے -
سبزی لیئے زرد یا نیلی سی رنگت ہوتی ہے +
باجرے کے آٹے میں چھاچھ مِلا کر راٹبڑی پکاتے ہیں - اور اکثر زمیندار صُبح کے وقت کھانے سے پہلے راٹبڑی ہی کھاتے ہیں +
۳ - چوتھے پیرے کا مطلب بتاؤ +

۳۰-کِسان کھیت میں روٹی کھاتا ہے

چھاچھ	تازہ	حلوے
حُقّہ	فِکر	خاوند

۱-کِسان کھیت نلا رہا ہے- کیا جلدی جلدی کھُرپی چلاتا ہے- کیسی پھُرتی سے کام کرتا ہے+شاید کام ضروری ہے جو صُبح سے لگا ہُوا ہے- صِرف باسی روٹی کھانے اُٹھا تھا- اور کچھ نہیں کیا ہے+

۲- دوپہر ہوگئی- سُورج سر پر آگیا- بھُوک لگ رہی ہے- کام کرتا جاتا ہے- اور مڑ مُڑ کر رستے کی طرف دیکھتا جاتا ہے- کہ کِسانی روٹی لئے آتی ہوگی+

۳- ایلو- وُہ آہی گئی- سر پر چھاچھ کی لُٹیا ہے- اِس کے اُوپر ڈلیا میں روٹیاں رکھی ہُوئی ہیں- اُوپر سے کپڑا ڈھکا ہُوا ہے- چھوٹا سا بچّہ ساتھ ہے+ روٹیاں اور چھاچھ کی لُٹیا درخت کے سائے میں رکھ دی ہے- آپ تازہ پانی لینے کُوئیں پر چلی ہے- کُواں نزدیک ہے- کِسان نے اِس کو دیکھ لیا- اپنا کام پُورا کرکے جلدی

سے اُٹھا اور درخت کے سائے میں آیا +

۴۔ کِسانی تازے پانی کا ڈول بھر لائی + کِسان نے ہاتھ مُنہ دھویا۔ ٹھنڈا ہُؤا ۔ ہاتھ میں روٹی اُٹھائی۔ کانسی کے کٹورے میں چھاچھ لی + نمک پڑی ہُوئی مِسّی روٹیاں ہیں۔ روٹی کھاتا جاتا ہے۔ چھاچھ پیتا جاتا ہے +

۵۔ چھاچھ میں نمک پڑا ہُؤا ہے۔ واہ واہ کیا مزا ہے۔ شاید امیروں کو یہ مزا پُوری اور حلوے میں بھی نہ آتا ہو۔ جو کِسان کو اپنی چنے کی روٹی اور چھاچھ کے پیالے میں آتا ہے + کام کاج کی محنت سے سچّی بھُوک لگتی ہے۔ جو کھاتا ہے۔ اُسی میں مزا پاتا ہے۔ جو کھاتا ہے۔ ہضم ہو جاتا ہے +

۶۔ بچّہ کھیل رہا ہے۔ کِسانی گھر کی باتیں کر رہی ہے۔ کہتی ہے۔ اناج ہو چُکا ہے + کِسان جواب دیتا ہے۔ ہاں کل جاؤنگا۔ شادی رام کے ہاں سے جَو اور چنے لاؤنگا + ایک کُتّا سامنے بیٹھا ہے۔ کِسان نے اُسے روٹی کا ٹکڑا ڈالا + کیسا لپکا ہے۔ تمام دِن اِدھر اُدھر پھرتا رہتا ہے۔ جہاں کِسان کھانا کھانے بیٹھا۔ اور یہ پہنچا +

۷۔ کِسان کھانا کھا چُکا۔ ہاتھ دھوئے۔ کُلّی کی+ کِسانی نے حُقّہ بھر کر سامنے لا رکھا۔ حُقّہ پی رہا ہے+ تھوڑی دیر لیٹ کر سستائیگا۔ پھر اپنا کام شُروع کر دیگا+ کِسانی اس فِکر میں ہے۔ کہ کچھ ساگ پات گھر لے جائے۔ اُسے رات کو پکائے۔ آپ بھی کھائے۔ بال بچّوں اور خاوند کو بھی کِھلائے+

حلوا۔ کڑاہ (پنجابی)+ لپکا ہے۔ جھپٹا ہے+
سستائیگا۔ آرام لیگا+

سوالات

۱۔ چوتھے پیرے کا اِملا لِکھو+

۲۔ اِن فِقروں کا مطلب بتاؤ:۔

کام کاج کی محنت سے سچی بھوک لگتی ہے۔ جہاں کِسان کھانا کھانے بیٹھا اور یہ پہنچا۔ تھوڑی دیر لیٹ کر سستائیگا+

۳۔ اپنے فِقرے بناؤ اور اُن میں یہ لفظ لاؤ۔ چھاچھ۔ حُقّہ۔ کِسانی۔ نمک+

۳- پندرھویں شعر کا مطلب بتاؤ ÷

۳۲- مُرغیاں

علے الصّباح	سنبھلنے	حملہ
مُقابلہ	کلغی	خار

۱- جس طرح آدمیوں کی آبادی میں کُتّے- بلّیاں- گھوڑے- گدھے- گائیں- بھینسیں ضرور ہوتی ہیں- اُسی طرح مُرغ مُرغیوں سے بھی کوئی بستی خالی نہیں ہوتی ÷ مُرغ علے الصّباح بانگ دیتا ہے- شاید نیند کے متوالے کو جگاتا ہے- کہ بھائی! اُٹھو- فجر ہو گئی- خُدا کا نام لے کر کام دھندے میں لگو ÷

۲- لوگ مُرغ کا گوشت کھاتے ہیں- انڈے بھی کئی طرح سے پکاتے اور تلتے ہیں ÷ بعض مُرغیاں بہُت سے انڈے دیتی ہیں- ایک ایک جھول میں پندرہ پندرہ بیس بیس پر نوبت آ جاتی ہے ÷ بچّے بھی اِس کثرت سے نِکالتی ہیں- کہ سنبھالے نہیں سنبھلتے ÷ غریب لوگ انڈے- بچّے بیچنے کے

واسطے مُرغیاں پالتے ہیں۔

۳- بچّے نِکالنے کے لِئے مُرغی اکّیس دِن تک انڈوں پر بیٹھی رہتی ہے۔ کھانا پینا چھوڑ دیتی ہے۔ اگر اُسے انڈوں کے اُوپر سے اُٹھائیں۔ تو اُٹھتی نہیں۔ اور کُڑ کُڑ کرتی رہتی ہے۔ شاید اِسی آواز کی وجہ سے اِسے کُڑک کہتے ہیں۔

۴- مُرغی کے چھوٹے چھوٹے بچّے بڑے خُوبصُورت ہوتے ہیں۔ گُلابی گُلابی ٹانگیں۔ گول گول کالی کالی چمکدار آنکھیں سِتاروں کی طرح چمکتی ہیں۔ اور نہایت بھلی معلُوم ہوتی ہیں۔ یہ نرم نرم رُوئیں دار کُرتے پہنے ماں کے پیچھے چُوں چُوں کرتے پھرتے کیسے پیارے پیارے معلُوم ہوتے ہیں۔

۵- مُرغی اپنے بچّوں کو بڑی ہمّت اور بہادُری سے بچاتی ہے۔ اگر کوئی کُتّا۔ بِلّی حملہ کرے۔ یا اُوپر سے چیل گرے۔ تو پر پھیلا کر کُٹ کُٹ کرتی ہُوئی اَیسی آتی ہے۔ کہ گویا مرنے مارنے کو تیّار ہے۔ اِس وقت اِس کا کوئی دِلیر جانور ہی مُقابلہ کر سکتا ہے۔

۶- مُرغ بڑا بانکا جانور ہے۔ مُرغیوں کے جُھرمٹ میں کیسا اکڑ اکڑ کر چلتا ہے۔ یہ اپنی کلغی سے پہچانا

جاتا ہے۔ کسی دیوار یا اور اونچی جگہ پر بیٹھتا ہے۔ تو نہایت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ گلا پھلاتا ہے۔ چھاتی ابھارتا ہے۔ اور سارا زور لگا کر بولتا ہے۔ ککڑوں کوں۔

۷۔ مرغ کی ٹانگوں میں اندر کے رخ تیز تیز خار ہوتے ہیں۔ ان سے اپنے دشمنوں کی خوب خبر لیتا ہے۔ بہت سے بے رحم لوگ ان پر لوہا چڑھا دیتے ہیں۔ مرغوں کو لڑا کر تماشا دیکھتے ہیں۔ اور بہت خوش ہوتے ہیں۔

۸۔ مرغیاں کیڑے مکوڑے کھاتی ہیں۔ کھیتوں گھروں اور گلیوں میں دانے دنکے چگتی پھرتی ہیں۔ خوراک کی تلاش میں کوڑا کریدڈالتی ہیں۔ اور مٹی میں سے اپنے مطلب کی چیز نکال لیتی ہیں۔

علے الصّباح۔ صبح ہی۔ خار۔ کانٹا۔

سوالات

۱۔ نیچے لکھے ہوئے فقروں کا مطلب بتاؤ:۔

مرغ علے الصباح بانگ دیتا ہے۔ خدا کا نام لے کر کام دھندے میں لگو۔ مرغ کی ٹانگوں کے اندر کے رخ

نیز تیز خار ہوتے ہیں۔

۲- اِن لفظوں کو دو بار لِکھو:-

علے الصّباح - کلغی - آنکھیں - ٹانگیں - مطلب - پھیلا کر چمکتی ہیں۔

۳- غریب لوگ مُرغیاں کیوں پالتے ہیں؟

۳۳- دریا کا منبع

منبع	رُخ	گُنجائش
آفتاب	ڈھنگ	پھلانگ۔

۱- ایک دِن موہن اپنے باپ کے ساتھ دریا کی سَیر کو گیا۔ جب باپ بیٹا دریا کے قریب پہنچے- تو لڑکے نے کہا- اوہو! کِتنا پانی ہے- یہ کہاں سے آتا ہے۔

۲- باپ نے جواب دِیا- کہ اکثر دریا پہاڑوں سے نِکلتے ہیں۔ لڑکے نے کہا- آپ کبھی پہاڑ پر گئے ہیں؟ باپ نے جواب دِیا- ہاں پانچ برس ہوئے- کہ مَیں مہینہ بھر تک شِملہ کے پہاڑوں

میں پھرتا رہا ہوں - اور میں نے خوب سیر کی ہے ÷

۳- اب کے موقع ملیگا- تو تمہیں بھی ساتھ لے جاکر سیر کرا لاؤنگا ÷ آؤ کنارے پر بیٹھ جائیں- اور تمہیں وہاں کا حال سنائیں ÷ بھلا یہ تو بتاؤ- کہ اگر یہاں سے پہاڑ پر جانا چاہیں- تو کس طرف کو جائینگے ؟

۴- لڑکے نے کہا- یہ تو آپ نے مشکل بات پوچھی ÷ باپ نے مسکرا کر جواب دیا- اس میں مشکل کیا ہے- دریا کا رخ دیکھو- کس طرف سے بہتا چلا آتا ہے ÷

۵- لڑکا بولا- اوہو! اب میں سمجھا- آپ کا مطلب یہ ہے- کہ اگر ہم دریا کے کنارے کنارے اس طرف جائیں- جس طرف سے دریا بہتا ہوا آتا ہے- تو جوں جوں آگے بڑھینگے- زیادہ اونچی زمین آتی جائیگی- اور آخر کو پہاڑ تک پہنچ جائینگے ÷

۶- باپ نے کہا- ٹھیک کہتے ہو ÷ اب یہ بھی سن لو- کہ دریا کس طرح بنتا ہے؟ اونچے اونچے پہاڑوں پر مینہ بہت برسا کرتا ہے- کچھ پانی تو پہاڑ کے اوپر سے نیچے کی طرف بہ جاتا ہے- کچھ اس کے اندر چلا جاتا ہے- اور کسی سخت زمین

میں اکٹھا ہوتا رہتا ہے + جب گنجائش نہیں رہتی۔ تو وہاں سے اندر ہی اندر رستہ نکال کر باہر چھوٹنے لگتا ہے۔ اسی کو چشمہ کہتے ہیں +

۷۔ جو پہاڑ بہت اونچے ہوتے ہیں۔ اُن پر برف بھی کثرت سے پڑتی ہے۔ اور ہمیشہ جمی رہتی ہے۔ اِس کا کچھ حصّہ آفتاب کی گرمی سے پگھلتا رہتا ہے۔ اور اِس ڈھنگ سے بھی ندی نالے بن جاتے ہیں +

۸۔ چونکہ ڈھلان پر پانی ٹھیر نہیں سکتا۔ اس سبب سے بہ نکلتا ہے + اوّل اوّل دریا کا پاٹ بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ اگر تم چاہو۔ تو چھلانگ مارکر پھلانگ جاؤ۔ لیکن ڈھلان کے باعث بڑی تیزی سے بہتا ہے + رستے میں اُس کے ساتھ اور چھوٹے چھوٹے پہاڑی نالے ملتے جاتے ہیں۔ اِس سے زیادہ چوڑا ہوتا جاتا ہے۔ اور بہتے بہتے میدان میں پہنچ جاتا ہے + آس پاس کی ڈھلوان زمینوں کا پانی بھی اِس میں شامل ہوتا جاتا ہے +

۹۔ اُس وقت اِس کی چوڑائی تو زیادہ ہو جاتی ہے۔ مگر چال پہلے کی نسبت مدّھم پڑ جاتی ہے۔

جُوں جُوں آگے بڑھتا جاتا ہے۔ اور اور ندی نالے بھی آ آ کر مِلتے جاتے ہیں ÷ اِسی طرح تمام ڈھلوان زمینوں کا پانی سمیٹتا ہُوا کِسی بڑے دریا یا سمندر میں جا گِرتا ہے۔ مگر ہم اِس کا حال کبھی پِھر سُنائینگے ÷

منبع۔ وہ جگہ جہاں سے دریا نِکلتا ہے ÷

آفتاب۔ سُورج ÷

مدھم پڑ جاتی ہے۔ سُست پڑ جاتی ہے ÷

سوالات

۱۔ چشمہ کِسے کہتے ہیں۔ اور کِس طرح بنتا ہے؟

۲۔ ساتویں پیرے کا اِملا لکھو ÷

۳۔ اِن لفظوں کے معنی بتاؤ۔ اپنے فِقرے بناؤ۔ اور اُن میں اِن کا اِستعمال دِکھاؤ:۔
گُنجائش۔ ڈھلان۔ مُسکرا کر۔ سمیٹتا ہُوا ÷

۳۴ - دُکھیا کی شِکایت

دُکھیاری قِسمت فضل
خُشک غضب کوٹھڑی

۱ - کھانا کھاتے وقت ایک بچّے کے کان میں یہ آواز آئی - میاں لڑکے! تُم جانتے ہو - میں کون ہوں؟ میں تُمہارے ہاں کِس طرح آئی؟ اور یہاں تک کیونکر پُہنچی؟ شاید تُمہیں اِس کی خبر نہیں ۔

۲ - لڑکے نے حیران ہو کر کہا - آپ کون ہیں؟ رِکابی میں سے آواز آئی - بھائی! مَیں ایک دُکھیاری غرِیبوں کی پیاری ہوں ۔ مَیں ایک گاؤں میں رہتی تھی - اور ایک شخص کے مٹکے میں میرا گھر تھا ۔

۳ - ایک دِن ساون کے مہینے میں گھر کا مالِک مُجھے ایک کپڑے میں باندھ کر کھیت میں لے گیا - اور اپنے لڑکے سے کہا - کہ اِس کھیت میں ہل چلا دو ۔ لڑکے نے جلدی جلدی ہل چلا دِیا ۔ مالِک

نے کہا۔ اب بیج بو دو۔ لڑکا بولا۔ ہل گہرا نہیں چلا۔ کہا بیٹا! اِسے بونے کے لئے گہرا ہل چلانے کی ضرورت نہیں۔

۴۔ یہ کہ کر کسان اور اُس کے بیٹے نے مجھ کو جھولیوں میں بھر لیا۔ اور لگے بکھیرنے۔ مَیں نرم زمین پر گر پڑی۔ کسان نے اُوپر سے پٹڑا پھیر کر مجھے دبا دیا۔

۵۔ مَیں پانچ چھ روز میں پھوٹ کر باہر نکل آئی۔ تو کیا دیکھا؟ اور کھیتوں میں تو کھات بھی پڑی ہوئی تھی۔ مگر میری قسمت ایسی نہ تھی۔ کہ مجھے کوئی طاقت کی چیز کھانے کو ملتی۔ پھر بھی مَیں اِسی میں خوب پھولی پھلی۔ اور خدا کے فضل سے بہت جلد جوان ہوگئی۔

۶۔ میری پود بھی خوب پھیلی۔ کبھی کبھی ایک آدمی مجھے دیکھنے آ جاتا۔ اور میری پود کو دیکھ دیکھ کر بہت خوش ہُوا کرتا۔ ایک دن دو آدمی آئے۔ مَیں نے اُنہیں یہ کہتے سُنا۔ یہ کھیت تو پکنے پر آ گیا ہے۔ معلوم ہوتا تھا۔ کہ یہ باتیں کرنے والے وُہی باپ بیٹے تھے۔ جو ایک دن مجھے زمین

ہیں دبا گئے تھے +

۷-اِن دِنوں ہیں میرے پتے سُوکھ گئے تھے- بیل خُشک ہو گئی* تھی + ایک دِن بُوڑھا درانتی لے کر آ بیٹھا- اور کاٹ کاٹ کر مُجھے کھلیان میں لا ڈالا + میرے اُوپر بَیل چلائے- میرے کپڑے اُتار لئے- مَیں اور میرے ہزاروں بھائی بند میدان میں پڑے رہے + آخر گونوں میں بھر کر اور گدھوں پر لاد کر بازار میں لا ڈھیر لگایا- وہاں سے تمہارا باپ مُجھے خرید لایا +

۸-یہ جو تُمہاری کونڈی ہے-اِس نے غضب کِیا + اوّل مُجھ کو چکّی میں دلا-پھر پانی میں بھگویا- اور مسل مسل کر کھال اُتاری- نمک مِرچ لگایا- اور چُولھے پر رکھ کر خُوب ہی دِل جلایا- ہاتھ سے مل کر دیکھا-کہ گل گئی یا نہیں +

۹-مَیں نے نہ تو کسان سے زیادہ ہل چلوایا- نہ آبپاشی کرائی-نہ کھات کی کُچھ پروا کی + جس زمین میں بوئی گئی-اُسے بھی کمزور نہ کیا + سستے داموں تُمہارے ہاتھ آ گئی -مگر تُم نے اُس کا یہ بدلہ دِیا- کہ مجھے کھانے لگے-اور اندھیری کوٹھڑی میں لے جانے

لگے +

۱۰۔ یہ قِصّہ سُنا کر پھر بولی۔ کہ اَے لڑکے! بھلا۔ بتا تو مَیں کَون ہُوں؟ لڑکے نے کہا۔ ہاں ہاں! مَیں سمجھ گیا۔ تُو تو میری پیاری دال ہے + لیکن شِکایت کیوں کرتی ہے؟ مَیں تیرے واسطے اچّھا ہی کرتا ہُوں۔ یعنی تُجھے آدمی بناتا ہُوں + اگر کِسان کھیت سے نہ کاٹتا۔ تو تُجھے جانور کھا جاتے۔ یا تُو کھیت میں پڑی پڑی سڑ جاتی +

دُکھیاری۔ دُکھ والی + فضل۔ مہربانی +

پَود۔ اولاد۔ چھوٹے پَودے + آب پاشی۔ کھیت میں پانی سینچنے کا کام +

سوالات

۱۔ بتاؤ۔ دال کب اور کِس طرح بوتے ہیں؟

۲۔ اِن فِقروں کا اِملا لِکھو۔ اور اُن کا مطلب بتاؤ:۔

کِسان اور اُس کے بیٹے نے مُجھ کو جھولیوں میں بھر لیا۔ اور لگے بکھیرنے + میری پَود بھی خُوب پھیلی + مگر تُم نے اُس کا بدلہ یہ دِیا۔ کہ مجھے کھانے لگے۔ اور اندھیری کوٹھڑی میں لے جانے لگے +

۳۵- ایک مالدار لڑکا

بِالضّرور　　مُلازِم　　خزانچی
صندوقچہ　　منع　　امیر کبیر

۱- رام نرائن ایک بے پرواہ اور چٹورا لڑکا ہے ٭ اِس کے پاس کبھی پیسہ دیکھنے کو نہیں ہوتا- جو کچھ مِلتا ہے- فوراً چٹ کر جاتا ہے ٭ ایک دِن باپ کی اُنگلی پکڑے بازار جاتا تھا- ایک کِھلونے والے کی دُکان پر ٹھیر کر کہنے لگا- لالہ جی! مُجھے ایک باجا لے دو ٭ باپ نے کہا- دیکھو- ابھی چھ سات دِن ہُوئے- تُمہیں ریل خرِید دی تھی- دو ہی دِن میں توڑ پھوڑ کر پھینک دی- باجا لینا ہے- تو اپنے پیسوں کا لو ٭

۲- لڑکا بولا- میرے پاس دو آنے کہاں ہیں؟ تُم ہی دِلوا دو ٭ باپ نے کہا- پرسوں بھی تو تُم اپنے چچا سے دوانی لائے تھے- وہ کہاں گئی؟ لڑکے نے کہا- وہ تو کبھی کی ہو چُکی-

ایک آنے کی تو مَیں نے مِٹھائی کھائی - دو پیسے کے آم لِئے - دو پیسے کے انار +

۳- باپ نے کہا - تو یُوں کہو - زبان تُمہارے بس میں نہیں + جو دو چار پیسے روز مِلتے ہیں - سب چٹ کر جاتے ہو - اَور رِشتہ دار جو کُچھ دیتے ہیں - وُہ بھی یُوں ہی اُڑا دیتے ہو + اگر دو پیسے روز بھی بچاؤ - تو اب کے اِتوار کو خُود دوائی کا باجا خرِید سکتے ہو +

۴- یہ باتیں کرتے ہُوئے دونو گھر چلے آئے + صُبح رام نرائن کے نانا کے ہاں سے آدمی بُلانے آیا - کہ لڑکا کئی روز سے وہاں نہیں گیا ہے - آج ضرور بِالضرور بھیجنا + چُنانچہ مُنہ ہاتھ دھو - کپڑے بدل مُلازِم کے ساتھ رام نرائن نانا کے گھر گیا - دوپہر تک وہاں کھیلتا رہا + جب گھر آیا - تو نانی نے بڑی محبّت سے گلے لگایا - اَور چلتے وقت ایک چوّنی دی +

۵- رام نرائن کو شام کی سب باتیں یاد رہیں - آن کر بڑے بھائی سے کہنے لگا -

تُم ہمارے خزانچی بنتے ہو؟ وُہ ہنسنے لگا - کہ کہاں سے مال مار لائے؟ رام نرائن نے اُسے چونّی دکھائی اور کہا - اِسے ایک ڈِبیا میں بند کرکے اپنے صندُوقچے میں رکھ دو - اور میں مانگُوں بھی - تو مُجھے نہ دینا ×

۶ - تمام دِن رام نرائن کی زبان طرح طرح کی مِٹھائیوں اور پھلوں کے مزے لیتی رہی × مگر چُونکہ بھائی سے کہہ چُکا تھا - کہ مَیں چونّی مانگُوں بھی - تو نہ دینا - اِس سبب سے شرم کے مارے مانگ نہ سکا ×

۷ - اُس روز اُسے گھر سے بھی تین پیسے سَودا کھانے کو مِلے × دو پیسے اُس نے خرچ کئے - اور ایک پیسہ اپنے خزانے میں داخل کیا ×

۸ - دُوسرے روز والِد کے کئی دوست گھر پر مِلنے آئے تھے × چُونکہ سب جانتے تھے - کہ لڑکا چٹورا ہے - ہنس کر کہنے لگے - کہو صاحِب زادے! کَون سی مِٹھائی کھاؤگے؟ لڑکے نے بہُت بھولے پن سے کہا - ہم مِٹھائی تو نہیں کھائینگے - ہمیں ایک دوانّی دے دو × اُس کے بھولے پن

پر سب ہنسنے لگے + ایک نے دوانی جیب میں سے نکال حوالے کی + باپ بہتیرا منع کرتا رہا۔ لڑکا دوانی لے ہنستا ہوا بڑے بھائی کے پاس پہنچا +

۹۔ اِس طرح اتوار تک اِس کے پاس پوری اٹھنی جمع ہوگئی + شام کو جب باپ کے ساتھ بازار گیا۔ اور کھلونے والے کی دُکان پر پہنچا۔ تو وُہ اٹھنی باپ کو دی۔ اور کہا۔ اب تو مجھے باجا لے دو + باپ حیران ہُوا۔ مگر جب لڑکے نے ساری داستان سُنائی۔ تو بہت خُوش ہُوا۔ اور اُس کو صِرف باجا ہی نہیں لے دِیا۔ بلکہ ایک کھلونا اور اپنی طرف سے بھی خرید دِیا +

۱۰۔ رام نرائن اب اچھا مال دار لڑکا ہے + اُس کے خزانے میں تین روپے نقد مَوجُود ہیں۔ کُچھ دوانیاں چوَنیاں ہیں اور کُچھ پیسے ہیں + اِن پیسوں کی بھی دوانیاں چوَنیاں بنینگی اور اُن کے روپے + وُہ اپنے کھانے پینے میں بھی کُچھ زیادہ تنگی نہیں اُٹھاتا۔ بلکہ کھا پی کر پیسہ دو پیسے بچا بھی لیتا ہے۔ اور اِس طرح امیر کبیر

بڑھتا چلا جاتا ہے +

مُلازِم - نوکر + زِیادہ تنگی نہیں اُٹھاتا - بہُت کمی نہیں کرتا +
امیرِ کبیر - بڑا امیر آدمی +

سوالات

۱ - اِس سبق سے تُم نے کَون سی بات سیکھی ہے ؟
۲ - اِن لفظوں کے معنی بتاؤ - اَور فقروں کا مطلب :-
چٹورا - فَوراً چٹ کر جاتا ہے - وُہ تو کبھی کی ہو چکی -
کہاں سے مال مار لائے - صندوقچہ - حیران - امیرِ کبیر +
۳ - ساتویں پیرے کا اِملا لکھو +

۳۶ - سونا

دھاتوں سے سِکّہ خوشنُما صفحے
رُپہلی مُلمّع علیٰحدہ

۱ - ایک دِن ہیرا نمبردار اپنے چھوٹے بیٹے کی اُنگلی پکڑے بازار جا رہا تھا + سُنار کی دُکان

دیکھ کر لڑکے کو یاد آیا اور کہنے لگا۔ لالہ جی! آپ نے کہا تھا۔ کہ کسی روز چاندی کی طرح سونے کی نسبت بھی کچھ باتیں بتائینگے۔ آج بتائیے۔

۲۔ باپ نے کہا۔ بیٹا! سونا سب دھاتوں سے زیادہ قیمتی ہے۔ پہلے ہمارے مُلک میں اشرفیوں کا رواج تھا۔ اب سرکار نے بھی سونے کا سکّہ جاری کر دیا ہے۔ اپنی جیب میں سے ایک پونڈ نکال کر کہا۔ کہ دیکھو۔ یہ سکّہ ہے۔ یہ بڑا تو اتنا ہے۔ جتنی اٹھنّی۔ مگر وزن میں کسی قدر زیادہ ہے۔ کیونکہ سونا چاندی سے بھاری ہوتا ہے۔ یہ پندرہ روپے میں چلتا ہے۔

۳۔ لڑکے نے پُوچھا۔ لالہ جی! سونا اتنا مہنگا کیوں ہے؟ دیکھئے۔ لوہا کتنے کام آتا ہے۔ اور پھر کس قدر سستا ہے۔ باپ نے جواب دیا۔ کہ تُم نے سچ کہا۔ اِس میں کچھ شک نہیں۔ کہ بہت سی اور دھاتیں بھی ہم کو سونے سے زیادہ کام دیتی ہیں۔ اور لوہا ان سب میں بڑھ کر کارآمد ہے۔ لیکن بات یہ ہے۔ کہ جو چیز کمیاب ہوتی ہے۔ وہ زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔ سونا چونکہ بہت کم

دیکھ کر لڑکے کو یاد آیا اور کہنے لگا۔ لالہ جی! آپ نے کہا تھا۔ کہ کسی روز چاندی کی طرح سونے کی نسبت بھی کچھ باتیں بتائینگے۔ آج بتائیے۔

۲۔ باپ نے کہا۔ بیٹا! سونا سب دھاتوں سے زیادہ قیمتی ہے۔ پہلے ہمارے مُلک میں اشرفیوں کا رواج تھا۔ اب سرکار نے بھی سونے کا سکّہ جاری کر دیا ہے۔ اپنی جیب میں سے ایک پونڈ نکال کر کہا۔ کہ دیکھو۔ یہ سکّہ ہے۔ یہ بڑا تو اِتنا ہے۔ جتنی اٹھنّی۔ مگر وزن میں کسی قدر زیادہ ہے۔ کیونکہ سونا چاندی سے بھاری ہوتا ہے۔ یہ پندرہ روپے میں چلتا ہے۔

۳۔ لڑکے نے پوچھا۔ لالہ جی! سونا اِتنا مہنگا کیوں ہے؟ دیکھئے۔ لوہا کتنے کام آتا ہے۔ اور پھر کس قدر سستا ہے۔ باپ نے جواب دیا۔ کہ تم نے سچ کہا۔ اِس میں کچھ شک نہیں۔ کہ بہت سی اور دھاتیں بھی ہم کو سونے سے زیادہ کام دیتی ہیں۔ اور لوہا اِن سب میں بڑھ کر کارآمد ہے۔ لیکن بات یہ ہے۔ کہ جو چیز کمیاب ہوتی ہے۔ وہ زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔ سونا چونکہ بہت کم

بِکتا ہے۔ اِس سبب سے مہنگا بِکتا ہے +

۴۔ لڑکے نے پُوچھا۔ سونے میں چاندی سے زیادہ کون سی خُوبیاں ہیں + باپ نے کہا۔ بیٹا! سونے کا سُنہری رنگ نہایت خُوش نُما ہوتا ہے۔ اَور کبھی نہیں بِگڑتا + یہ پانی اَور نم ہوا سے بالکُل خراب نہیں ہوتا۔ اَور زنگ تو اِسے لگتا ہی نہیں + سونے کو ہتھوڑی سے کُوٹیں تو اِتنا پتلا ہو جاتا ہے۔ کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ اِس کا ننّھا سا رائی کے دانے کے برابر ٹُکڑا پھیل کر اِس صفحے کے برابر لمبا چوڑا بن جاتا ہے +

۵۔ سونے کے اَیسے بارِیک تار کھینچتے ہیں۔ کہ بال کو بھی مات کرتے ہیں۔ آدھ رتّی کا پچاس گز لمبا تار کھِنچ سکتا ہے +

۶۔ لڑکے نے کہا۔ آہا! اِنہیں خُوبیوں کی وجہ سے شاید امیر لوگ سونے کے زیور اَور برتن بنواتے ہیں۔ اَور دُنیا میں سونے کے سکّے چلتے ہیں +

۷۔ یہ بات سُن کر باپ نے کہا۔ سونے کی اَور چیزیں بھی بنتی ہیں + سچّا گوٹا۔ کناری۔ کلابتُو۔ لیس وغیرہ یہ سب چیزیں خالص چاندی

کی بنتی ہیں + انہیں کبھی تو سفید رہنے دیتے ہیں۔ جنہیں رُپہلی کہتے ہیں - اور کبھی ان کے اُوپر سونا چڑھا دیتے ہیں - جنہیں سُنہری بوٹے ہیں + یہ گوٹا کناری کیسا جگمگ جگمگ کرتا ہے۔ کہ اُسے دیکھ کر آنکھوں میں چکا چوند آتی ہے +

۸ - بہت سی چیزوں پر سونے کا پانی بھی چڑھا دیتے ہیں - اِسے مُلمّع کرنا کہتے ہیں + سونے کے مُلمّع کی چیزیں ایسی معلوم ہوتی ہیں - گویا حقیقت میں سونے ہی کی بنی ہوئی ہیں +

۹ - لڑکے نے پُوچھا - سونا آتا کہاں سے ہے؟ باپ نے کہا - چاندی کی طرح سونا اَور دھاتوں سے مِلا ہوُا بھی پایا جاتا ہے - اَور اِس کے ریزے بھی بعض دریاؤں کی ریت میں مِلتے ہیں +

نیارِیے ریت کو دھوکر سونا الگ کر لیتے ہیں +

۱۰ - کبھی کبھی سونے کے ڈلے کے ڈلے بھی مِل جاتے ہیں - ایک قسم کے پتھّر میں بھی سونا ہوتا ہے - جسے کُوٹ کر سونا علیحدہ کر لیتے ہیں +

کار آمد - کام کا + علیحدہ - الگ +

سوالات

۱۔ سونے سے کیا کیا چیزیں بنتی ہیں ؟
۲۔ اِن لفظوں کو دو بار لِکھّو :۔
علحٰدہ ۔ مُلمّع ۔ صفحے ۔ قیمتی ۔ اشرفیوں ۔ دھاتیں
مہنگا ۔ سفید +
۳۔ نویں پیرے کا مطلب بتاؤ +

۳۷۔ سُنار

طِبیعت کُٹھالی پھُونکیں سلاخ
ہتھوڑی نقش دار سُوراخ نفع

۱۔ موہن کے باپ ہیرا نے زیور بنانے کے واسطے سُنار کو کچھ روپے دے رکھّے تھے + ایک دِن کہنے لگا ۔ دیکھیں ۔ سُنار نے زیور بنایا یا نہیں + کھانا کھا کر چلنے کو تھا ۔ کہ موہن بولا ۔ مَیں بھی ساتھ چلتا ہُوں +

۲- جب دونو دُکان پر پُہنچے - تو دیکھا - کہ سُنار کوئلے دہکا رہا ہے - اور ایک پیتل کی نال مُنہ سے لگا کر زور زور سے آگ پھُونک رہا ہے ۔ ہیرا نے کہا - ہمارا زیور بن گیا ؟ سُنار بولا - چودھری جی ! کئی دِن سے میری طبیعت اچھی نہیں تھی - آج آرام ہے - سو آپ ہی کا کام کر رہا ہوں ۔

۳- موہن نے پُوچھا - زیور کِس طرح بنتے ہیں ؟ باپ نے جواب دِیا - تُم خُود سُنار سے پُوچھ لو ۔ یہ بات سُن کر سُنار بولا - چھوٹے چودھری ! تمُہارے زیور کے لِئے کُٹھالی میں سونا رکھ کر اُس کے اُوپر کوئلے ڈال دِئے ہیں - آگ دھونک رہا ہُوں - اِس سے آگے جو کُچھ ہوگا - تُم خُود دیکھ لوگے ۔

۴- یہ کہ کر سُنار نے کُٹھالی کے اُوپر سے کوئلے سرکائے - اور پھُکنی دستپنا ہاتھ میں لیا - اور اُوپر سے کُچھ سفید سفید آٹا سا ڈال دِیا ۔ پھر اُسی طرح زور زور سے پھُونکیں مار کر آگ تیز کرتا رہا - اور تھوڑی دیر بعد کُٹھالی نِکال کر اُسے ایک لوہے کے اوزار میں جِسے ریزہ کہتے ہیں - اُلٹ

دِیا + سونا پانی کی طرح بہ کر اُس میں جم گیا - اَور ایک چھوٹی سی سلاخ بن گئی +

۵- موہن نے پُوچھا - اِس میں جو ایک سفید سفید سی چیز ڈالی تھی - وُہ کیا تھی؟ سُنار نے جواب دِیا - وُہ پِسا ہُوا سُہاگا تھا - اِسے ڈالتے ہیں - تو سونا جلد پِگل جاتا ہے + موہن نے کہا - کہ زیور کِس طرح بناتے ہو؟ سُنار نے جواب دِیا - کہ جب سونے یا چاندی کو پِگلا کر اِس کی سلاخ بنا لیتے ہیں - تو پھر اُسے ہتھوڑی سے کُوٹ کُوٹ کر چوڑا اور لمبا کر لیتے ہیں - اَور جیسا زیور بنانا ہوتا ہے - اُس سے بنا لیتے ہیں +

۶- اگر نقش دار زیور بنانے ہوں - تو سونے یا چاندی کا پتّرا بنا کر ٹھپّے پر رکھ کر چوٹ لگاتے ہیں + بعض ایسے زیور ہوتے ہیں - کہ اُن کے چھوٹے چھوٹے پُرزے ٹانکا لگا کر جوڑنے پڑتے ہیں + موہن نے پُوچھا - سونے چاندی کے تار کِس طرح بنا لیتے ہو؟

۷- سُنار نے کہا - پہلے سلاخ کو ہتھوڑے سے کُوٹ کر بڑھا لیتے ہیں + دیکھو - یہ جنتری ہے -

اِس میں باریک اَور موٹے سب طرح کے سُوراخ ہیں۔ جس قدر موٹا تار بنانا ہوتا ہے۔ اُسی انداز کے سُوراخ میں کھینچ کر تار بنا لیتے ہیں +

۸ - یہ باتیں کر کے موہن اَور اُس کا باپ دُکان سے اُٹھ کر باہر سیر کو گئے + موہن نے باپ سے کہا - مجھے بھی ایک کنٹھا بنوا دِیجئے۔ اُس نے کہا - بیٹا ! زیور عورتیں پہنا کرتی ہیں - اَور سچ پُوچھو - تو اِنھیں بھی بہت زیور نہیں پہننا چاہیئے +

۹ - زیور میں روپیہ بیکار ہو جاتا ہے + اِس کو اگر بیوپار میں لگایا جاتا - تو یہی روپیہ بڑھتا چلا جاتا + پھر سونے چاندی کا نقع - سُنار کی مزدُوری - ٹانکا اَور کھوٹ - یہ سب باتیں ایسی ہیں - کہ روپے کے بارہ آنے رہ جاتے ہیں + پھر زیور کھویا بھی جاتا ہے - اَور چوری کا ہمیشہ خوف لگا رہتا ہے +

۱۰ - بچّوں کو زیور پہنانا گویا اُن کی جان کو جوکھوں میں ڈالنا ہے - کیونکہ چور اکثر بچّوں کو اُٹھا لے جاتے ہیں - اَور زیور اُتار کر اُنھیں

کُوئیں میں پھینک دیتے ہیں۔ تُم ہرگز ہرگز زیور کا خیال نہ کرنا۔ عِلم پڑھو۔ تُمھارا یہی زیور ہے۔

کُٹھالی - پنجابی - کُٹھیالی ۔ نفع - فائدہ ۔

سوالات

۱- سونے کا زیور سُنار کِس طرح بناتے ہیں؟ اور سونا پگھلانے میں کون کون سے اوزار کام میں لاتے ہیں؟

۲- بچّوں کو زیور پہنانے کے نُقصان بتاؤ۔

۳- سبق کی پیشانی کے لفظوں کو دوبار لِکھّو۔

۳۸- گائے ہمیں کیا کیا دیتی ہے

کُٹّی   بِنَولے   بھیلیوں   منجھولیوں

بیٹھتے ہیں   بیسیوں

۱- ایک دِن ہیرا نے اپنے رکمیرے سے کہا۔ کہ بھائی! کل سویرے اُٹھ کر گائے کے واسطے

کُٹّی کاٹ لینا ÷ کئی دِن سے گائے کو سانی نہیں مِلی - اِس لئے دُبلی ہوتی جاتی ہے - اور دُودھ بھی کم دیتی ہے ÷

۲- گائے کی چرائی کا خیال رکھّا کرو ÷ اِس کی جِتنی خِدمت ہو - تھوڑی ہے ÷ یہ لو دو روپے - ایک روپیہ کی کھلی لاؤ - اور ایک کے بنولے ÷ گائے کی سانی میں سیر بھر بنولے بھی مِلا دِیا کرو - تاکہ دُودھ گاڑھا اور مکھّن زیادہ ہو جائے ÷

۳- موہن پاس کی چارپائی پر بیٹھا تھا - بھولے پن سے بولا - گائے کو اِتنی چیزیں کیوں کِھلاتے ہیں ؟ ہیرا نے کہا - بیٹا ! یہ بھی تو ہمیں بڑی کام کی چیزیں دیتی ہے ÷ موہن نے کہا - ذرا مجھے بھی تو بتا دِیجئے - کہ کیا دیتی ہے ؟

۴- ہیرا نے کہا - کیا تمہیں ابھی تک گائے کا حال معلُوم نہیں ؟ بیل اِسی کے تو بچّے ہوتے ہیں - جو ہماری کھیتی باڑی کے سینکڑوں کام نِکالتے ہیں ÷ ہل جوتنا اور سُہاگہ پھیرنا اِنہیں ہمّت والوں کا کام ہے - رہٹ میں یہ چلتے

ہیں ۔ چرس پہ کھینچتے ہیں ۔ کولھو ۔ گاڑیاں ۔ چھکڑے ۔
یہ ساری چیزیں انہیں کے دم سے چلتی ہیں ۔
رتھوں ۔ بہلیوں ۔ منجھولیوں میں جوڑیاں انہی کی
جوتی جاتی ہیں +

۵ ۔ موہن نے کہا ۔ اور کیا دیتی ہے ؟ کہا
بیٹا ! دُودھ دیتی ہے ۔ جو میٹھا اور مزیدار ہوتا
ہے + اسے بچے بُوڑھے اور جوان سب پیتے ہیں ۔
اس کی بیسیوں چیزیں بھی بنتی ہیں ۔ جنہیں
تُم مزے لے لے کر کھاتے ہو +

۶ ۔ گائے دن میں دو دفعہ دُودھ دیتی ہے ۔
صُبح اور شام + جب دُوہنے بیٹھتے ہیں ۔ تو پہلے
اس کے بچے کو چھوڑ دیتے ہیں + موہن نے
پُوچھا ۔ بچے کو کیوں چھوڑا کرتے ہیں ؟ کہا اس لئے
کہ بچہ تھن میں مُنہ مار لیتا ہے ۔ تو دُودھ اُتر
آتا ہے + جہاں دُودھ اُترا اور بچے بیچارے کو
الگ کر دیا ۔ جتنا دُودھ نکالنا چاہا ۔ نکال لیا اور
کچھ بچے کے لئے چھوڑ دیا +

۷ ۔ دُوہنے والا پہلے تھنوں کو پانی سے دھوتا
ہے ۔ پھر اپنے ہاتھ دھوکر دُودھ دُوہتا ہے +

موہن نے پُوچھا۔ تھنوں کو کیوں دھوتے ہیں؟
کہا۔ دھونے سے تھن صاف اور نرم ہو جاتے ہیں۔ اور دُودھ اچھی طرح آسانی سے نکل آتا ہے۔ اور میل کچیل سے بھی بچ جاتا ہے ✦

کٹّی ۔ کاٹا ہُوا چارا ✦
تھن میں مُنہ مار لیتا ہے۔ تھن کو مُنہ سے چُوس لیتا ہے ✦

سوالات

۱۔ گائے سے ہم کو کیا کیا فائدے ہوتے ہیں؟

۲۔ اِن لفظوں کو دو بار لِکھو:۔
مِنجھوبیوں ۔ کھینچتے ہیں ۔ بیبیوں ۔ میل کچیل ۔ بُوڑھے ۔ چھکڑے ۔ بیٹھتے ہیں ✦

۳۔ اپنے فقرے بناؤ اور اُن میں یہ الفاظ برتو:۔
ہتھیلیوں ۔ جوڑیاں ۔ مزیدار ۔ آسانی ۔ سانی ✦

سوالات

۱- باہر کی سیر میں کیا کیا چیزیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ جن سے دل کو تازگی ہوتی ہے؟

۲- اِن مصرعوں کا مطلب بتاؤ:-

دیکھنا ہر چیز کے مُنہ پر ہے کیسی تازگی ÷ ہیں کُوئیں بھی چل رہے آتی ہے رُوں رُوں کی صدا ÷ پر کتابوں کے نہ تُم اَے دوستو! کیڑے بنو ÷

۳- تیسرے بند کو دوبار لکھو ÷

۴۰- چِڑیاں

چھجّوں میں	چھینکے	ثواب
مقاموں	بے کھٹکے	لائق
چمکیلی	داغ	پھُدکتے

۱- چِڑیاں سب جگہ پائی جاتی ہیں ÷ گھروں کی چھتوں اور دُکانوں کے چھجّوں میں گھونسلا

بناتی ہیں - میدانوں میں اِنہیں پھرتے دیکھ لو- باغوں میں اِنہیں چُوں چُوں کرتے سُن لو- کھیتوں میں اِن کے جھلڑ - درختوں پر اِن کے غول- سچ پُوچھو- تو کوئی جگہ اِن سے خالی نہیں +

۲- بعض رحم دِل ہندُو درختوں میں چھینکے باندھ کر چھتوں پر اور کُھلے میدانوں میں دانہ پانی ڈال کر اِن بے زبانوں کا ثواب لیتے ہیں + کوئی کنگنی کھلاتا ہے- کوئی باجرا ڈالتا ہے- کوئی چاول بکھیرتا ہے- کوئی دھان ہی لے دوڑتا ہے- غرض اِن کا پیٹ ہر طرح سے بھر دیتے ہیں + یہ بھی اِن مقاموں میں بے کھٹکے آکر دانہ چُگنا شرُوع کر دیتی ہیں +

۳- جب چڑیاں انڈے دینے کو ہوتی ہیں - تو تنکے گھاس پات - جانوروں کے پر- رُوئی اور جو کچُھ مُلائم چیز مل جاتی ہے- چونچ میں اُٹھا اُٹھا کر لے آتی ہیں - اور اُس سے گھونسلا بنا لیتی ہیں + اِن کا گھونسلا سیدھا سادا ہوتا ہے- البتّہ اندر سے انڈے بچّوں کے آرام کے واسطے پر اور رُوئی بچھا کر گدُگدا کر لیتی ہیں- دِن بھر کی

محنت کے بعد رات کو اُس میں چین سے سوتی ہیں +

۴- جب اِن کے بچّے نکلتے ہیں۔ تو اُن کے پر نہیں ہوتے۔ آنکھیں بند ہوتی ہیں۔ اور بالکل لال بوٹی سے معلوم ہوتے ہیں + اِس حالت میں چڑا اور چڑیا تمام دِن نرم نرم کیڑے اور اور چیزیں لاکر اپنی چونچ سے ان کو بھراتے رہتے ہیں + بچّے بھی آہٹ پاتے ہی چیں چیں کر کے چونچیں کھول دیتے ہیں۔ اور چوگا نِگل جاتے ہیں +

۵- مگر جب اِن کے پر نکل آتے ہیں۔ اور چڑیاں سمجھتی ہیں۔ کہ یہ اُڑنے کے قابِل ہوگئے۔ تو اُنہیں گھونسلے کے باہر لے جاتی ہیں۔ اور اُڑنا اور چُگنا سِکھاتی ہیں + جب وُہ اُڑنے اور چُگنے کے قابِل ہو جاتے ہیں۔ تو پھر گھونسلے میں نہیں آنے دیتیں +

۶- کوّے اِن کے چھوٹے چھوٹے بچّوں کو اُٹھا کر لے جاتے ہیں۔ اور تِکّا بوٹی کر کے کھا جاتے ہیں + بیچاری چڑیاں چیں چیں کرتی

رہ جاتی ہیں۔ جب کوّا اِن کے گھونسلے کی طرف آتا ہے۔ تو بہُت سی چڑیاں اِکھٹّی ہو کر اُس کے پیچھے پڑ جاتی ہیں۔ شور مچاتی ہیں۔ داؤں لگ جاتا ہے۔ تو ٹھونگیں بھی مار جاتی ہیں۔ غرض کوّے کو بھگا کر چھوڑتی ہیں +

۷۔ چڑیوں کا رنگ گو شوخ نہیں ہوتا۔ مگر پھر بھی خُوبصُورت معلُوم ہوتی ہیں + اِن کی چھوٹی سی چونچوں کی نوک تیز ہوتی ہے۔ اور آنکھیں سیاہ اور چمکیلی ہوتی ہیں + نروں کے پر سُرخی لِئے ہُوئے بھُورے ہیں۔ سر اور چھاتی پر کالا سا داغ ہوتا ہے + ہیں تو یہ جانور چھوٹے مگر بڑے پھُرتیلے ہوتے ہیں + اِدھر اُدھر پھُدکتے پھرتے ہیں۔ اور آپس میں خُوب کٹ کر لڑتے ہیں۔ جِس سے ثابِت ہوتا ہے۔ کہ بڑے دِل چلے اور بہادُر ہیں +

۸۔ چڑیاں سب کچھ چٹ کر جاتی ہیں۔ روٹی کے ٹکڑے۔ اناج کے دانے۔ زمین پر رینگنے والے کیڑے مکوڑے۔ اُڑتی ہوئی تیتریاں۔ بلکہ مِل جائے۔ تو گوشت بھی نہیں چھوڑتیں +

۹- تُم نے دیکھا ہوگا - کہ پُرانی دِیواروں کی درزوں میں سے یہ کِس طرح کِیڑے نِکال نِکال کر کھاتی ہیں - اور ہڈّیوں کے اُوپر سے کِس ڈھنگ سے گوشت نوچتی ہیں + اِدھر صُبح کو اُدھر شام کو بہت سی چِڑیاں درختوں پر جمع ہو جاتی ہیں - اور خُوب دِل کھول کر غُل مچاتی ہیں +

ثواب - نیکی کا وہ بدلہ جو آخرت میں مِلتا ہے +

اپنی چونچ سے اِن کو بھراتے رہتے ہیں- اپنی چونچ سے اِن کے حلق میں دانہ دیتے ہیں +

تکّا بوٹی کرکے کھا جاتے ہیں - ٹُکڑے ٹُکڑے کرکے کھا جاتے ہیں +

سوالات

۱- چِڑیاں اپنا گھونسلا کِس طرح اور کیسا بناتی ہیں ؟

۲- اِن فِقروں کا مطلب بتاؤ :-

کھیتوں میں اِن کے جھنڈ درختوں میں اِن کے غول +

آپس میں خُوب کٹ کر لڑتے ہیں + خُوب دِل کھول کر غُل مچاتی ہیں +

۳- اِن لفظوں کو دوبار لِکھّو:-

ڈھنگ - جھلّڑ - نوچتی ہیں - صُبح - جمع - پھُر تیلے - گھونسلا - چمکیلی - چونچ - چھجوّں میں +

۱۴- اولے اور برف

بھاپ شیشے یخ

گھاٹیاں ڈھکی ہُوئی چڑھاؤ

۱- ایک دِن ابر چھایا ہُؤا تھا- بجلی کوند رہی تھی - اور بادل گرج رہا تھا + سوہن مدرسے سے گھر چلا - باہر نِکلا تھا - کہ اولے پڑنے لگے +

۲- جب گھر پہنچا - تو باپ نے پُوچھا - اولوں سے تُمھارے چوٹ تو نہیں لگی + سوہن بولا - مَیں نے تختی سِر پر رکھ لی تھی - اِس سبب سے بچا رہا - مگر اِتنے اولے پڑے - کہ تمام زمین سفید ہو گئی - لالہ جی! یہ اولے کیا چیز ہیں؟

۳- باپ نے جواب دِیا - یہ تو تُم جانتے ہو - کِہ بادل کِس طرح بنتے ہیں - اور مینہ کیونکر برستا ہے - لو! اب مَیں تُمھیں بتاتا ہُوں - کِہ اولے کیا چیز ہیں؟

۴- جب بہُت اُونچے بادلوں میں سے مینہ برستا ہے - تو کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے - کِہ بادلوں کے تلے ہوا بہُت سرد ہوتی ہے + مینہ کی بُوندیں جب اُس ہوا میں سے گُزرتی ہیں - تو جم جاتی ہیں - اِنہیں کو ہم اولے کہتے ہیں +

۵- ایک بات اور یاد رکھو - کِہ یہی پانی جو تُم ہر روز پیتے ہو - جب اِسے گرمی پُہنچتی ہے - تو بھاپ بن جاتا ہے - اور جب بہُت سردی پُہنچتی ہے - تو جم جاتا ہے +

۶- بھلا! تُمھیں یاد ہے - کِہ پچھلے جاڑے میں جب رات کو سخت سردی پڑتی تھی - اور صُبح ہم تُم باہر جاتے تھے - تو تالاب کے کِنارے پر سخت شیشے کے سے تختے جمے ہُوئے ہوتے تھے + یہ کیا تھا؟ سردی کے

باعث پانی ہی تو جم گیا تھا +

۷- سوہن بولا - مجھے یاد ہے - کیا یہی برف ہوتی ہے ؟ باپ نے کہا - نہیں بیٹا ! اِسے یخ کہتے ہیں +

۸- سوہن نے کہا - پھر برف کیا چیز ہے ؟ باپ نے کہا - سُنو بیٹا ! اُونچے اُونچے پہاڑوں پر بڑی سردی پڑتی ہے - اور جاڑے میں تو بہت ہی ٹھنڈ ہوتی ہے + کبھی کبھی بادلوں کو اِتنی سردی پہنچتی ہے - کہ مینہ کی بُوندیں یا اولے نہیں بننے پاتے - بلکہ بھاپ ہی جم کر دُھنی ہوئی رُوئی کی طرح برسنے لگتی ہے - اِسے برف کہتے ہیں - یہ نہایت مُلائم ہوتی ہے - مگر جب برف پڑ چکے اور ہوا چلے - تو یہی سخت ہو کر یخ بن جاتی ہے +

۹- برف کبھی تین تین چار چار گھنٹے برابر اور کبھی کئی کئی دِن تک لگاتار پڑتی رہتی ہے + اِس سے وہاں کے سارے مکان بازار درخت اور راستے پٹ جاتے ہیں - پہاڑوں کی چوٹیاں ڈھک جاتی ہیں - اور گھاٹیاں بھر

جاتی ہیں ⁘

۱۰- غرض جدھر نظر پڑتی ہے - سفیدی ہی سفیدی نظر آتی ہے ⁘ یہی برف جب گرمی کا موسم آتا ہے - تو سورج کی تپش سے پگل کر پانی ہو جاتی ہے - اور دریاؤں میں اسی سے چڑھاؤ آتا ہے ⁘

کوند رہی تھی - چمک رہی تھی ⁘
پٹ جاتے ہیں - ڈھک جاتے ہیں ⁘

سوالات

۱- اولے کیا چیز ہیں ؟ اور کس طرح بنتے ہیں ؟
۲- پانچویں پیرے کا مطلب بتاؤ ⁘
۳- دسویں پیرے کا املا لکھو ⁘



۴۲ - گِری ہُوئی اٹھنّی

چرخہ حلوائی جلیبیاں
آنسُو چُمکار کر ڈھُونڈتی

۱- پوہ کا مہینہ تھا - سخت سردی پڑ رہی تھی + ایک چھوٹی سی لڑکی بیٹھی آگ تاپ رہی تھی - ماں بہت غریب تھی - چکّی پیس کر چرخہ کات کے اپنا اور اپنی بیٹی کا پیٹ پالتی + کبھی کبھی اِن غریبوں کو پیٹ بھر کر کھانا بھی نصیب نہ ہوتا تھا +

۲- ایک دِن جمنا اپنے دِل میں کہنے لگی - کہ مَیں بھی ماں کی طرح محنت کرنے لگوں - تو کیا ہی اچھّا ہو + مگر مَیں تو ابھی چھوٹی ہُوں - کہ ماں کے کام میں اُس کا ہاتھ بھی نہیں بٹا سکتی +

۳- ایک روز کا ذکر ہے - کہ جمنا کسی کام کے لئے بازار گئی + پھرتے پھراتے ایک

حلوائی کی دُکان پر پہنچی - وہاں کڑاہی چڑھ رہی تھی - اور گرما گرم جلیبیاں اُتر رہی تھیں لڑکی کے مُنہ میں پانی بھر آیا +

۴- اِتنے میں ایک عورت آئی - اور اُس نے کچھ مِٹھائی خریدی + جمنا اُس کی طرف دیکھتی رہی + جب وُہ بٹوا نِکال کر قیمت دینے لگی - تو اُس کی ایک اٹھنی گر پڑی اور اُسے خبر تک نہ ہوئی - جمنا نے چُپکے سے وُہ اٹھنی اُٹھا لی +

۵- یہ بات اُس کے خیال میں بھی نہ آئی - کہ اٹھنی پرائی ہے - بلکہ یہ سوچنے لگی - کہ اِس کا کیا خریدوں ؟ دِل میں آیا - کہ تازی تازی جلیبیاں اور کچھ پُوریاں لے چلوں - ماں بہت خُوش ہوگی + پھر کچھ سوچ کر دِل میں کہا - چلو پہلے ماں سے تو پُوچھ لُوں +

۶- جھٹ گھر میں آکر ماں کو اٹھنی دِکھائی - اور اُس کے گرنے اور آپ اُٹھا لینے کا حال بیان کیا + ماں نے کہا - یہ اٹھنی پرایا مال ہے - ہمارا نہیں +

۷- جمنا کی آنکھوں میں آنسُو بھر آئے -

اور کہنے لگی - کہ میرا جی مٹھائی کھانے کو چاہتا ہے - اور تم اٹھنّی کو پرایا مال بتاتی ہو + ماں نے کہا - نہیں بیٹی ! ایسی مٹھائی کس کام کی ؟ جاؤ - یہ اٹھنّی جس عورت کی ہے - اُسے دے آؤ +

۸- لڑکی دُکان پر گئی - اور وہاں سے پتا لے کر اُس عورت کے گھر پُہنچی + دروازہ کھٹکھٹایا - اور بڑھیا باہر آئی - تو جمنا نے کہا - کہ بڑی بی ! مَیں آپ کی اٹھنّی لائی ہوں + بڑھیا نے پوچھا - کہ بیٹی ! اٹھنّی کیسی ! جمنا نے جواب دِیا - آپ حلوائی کی دُکان پر گرا آئی تھیں - وُہ مَیں نے اُٹھا لی تھی +

۹- بڑھیا نے کہا - کہ تم نے جبھی مجھے کیوں نہیں دے دی ؟ جمنا نے شرم سے سر نیچا کر لیا - اور کچھ جواب نہ دِیا + اُس نیک عورت نے چمکار کر پوچھا - تو رو کر یوں کہا - کہ ہم بہت غریب ہیں + مَیں اٹھنّی اپنی ماں کے پاس لے گئی تھی + اُنھوں نے اُلٹی دی - اور کہا - کہ یہ اُنھی بڑی بی کا مال ہے -

اُنہیں کو دے آؤ ۔ چُنانچہ میں ڈھونڈتی ڈھونڈتی یہاں آئی ہوں ۔

۱۰۔ بُڑھیا جمنتا کو مکان کے اندر لے گئی ۔ کوٹھڑی میں سے ایک تھال لائی ۔ جس میں طرح طرح کی مِٹھائیاں رکھی ہُوئی تھیں ۔ اور کہا ۔ اِسے اپنی ماں کے پاس لے جاؤ ۔ اور خُوب کھاؤ ۔ کبھی کبھی یہاں آیا کرو ۔ میں تُمہیں کُچھ کام بھی دیتی رہُونگی ۔

ہاتھ بھی نہیں ہٹا سکتی ۔ کام میں مدد نہیں کر سکتی ۔
مُنہ میں پانی بھر آیا ۔ جی للچایا ۔

سوالات

۱۔ اِس سبق میں تُم کو کِن کِن باتوں کی تعلیم دی گئی ہے ؟

۲۔ اپنے فقرے بناؤ ۔ اور اِن لفظوں کو اُن میں لاؤ :۔
بھوکا ۔ اٹھنی ۔ پرایا مال ۔ تھال ۔ مٹھائیاں ۔ جھنکار کر ۔ رو کر ۔

۳۔ اِن لفظوں کو دوبارہ لکھو :۔
ڈھونڈتی ۔ جلیبیاں ۔ لڑکھڑایا ۔ بُڑھیا ۔ عورت ۔ آنسو ۔ جیبی ۔ چھوٹی ۔

۴۳- لال مرچ

دماغ ۔ چھلکے ۔ نفع ۔ بے عزّتی ۔ غلطی

چٹخاروں کا مصالحوں

۱- لال مرچ کی صورت شکل سب نے دیکھی ہے + مزے میں تیز اور چرپری ہوتی ہے- ذرا زبان پر رکھّو - اور دیکھو - کہ کیسی آگ سی لگ جاتی ہے - فوراً دماغ تک اثر پہنچتا ہے +

۲- چھوٹی اور بھی غضب ڈھاتی ہے- اِس کا تو اپنا نام ہی تتیا مرچ پڑ گیا ہے + جب کسی زخم میں جلن ہو - تو کہتے ہیں - کہ مرچیں سی لگ رہی ہیں + جس وقت کوئی بات کسی شخص کو بُری لگتی ہے - تو کہتا ہے - کہ میری بات سے تو اُس کے تن بدن میں مرچیں لگ گئیں +

۳- لمبی زرد مرچ کی نسبت لمبی سُرخ مرچ میں تیزی کم ہوتی ہے + گول اور چھوٹی

مرچ بہت تیز ہوتی ہے۔ مگر پہاڑی اِن سب کی اُستانی ہے + بیج میں چھلکے کی نسبت اور بھی تیزی ہوتی ہے +

۴۔ عموماً اساڑھ میں مرچوں کی پنیری جماتے ہیں + جب ساون میں زور کا مینہ برستا ہے۔ تو اُسے اُکھاڑ کر دُوسری جگہ پَود لگا دیتے ہیں + لال مرچوں کے کھیت میں عجیب بہار ہوتی ہے + ہاتھ ڈیڑھ ہاتھ کا اُونچا اور پھیلا ہُوا پَودا سبز سبز پتّے۔ ہری ہری کچّی۔ اور لال لال پکّی چمکتی ہُوئی مرچیں۔ اُن کے پتّوں میں کیسی بہار دیتی ہیں ۔ گویا ہرے ہرے درختوں میں آگ لگ رہی ہے +

۵۔ مرچیں کاتک کے مہینے سے اُترنی شرُوع ہوتی ہیں + تین چار دفعہ اُترتی ہیں ۔ اگر پَودوں کو رہنے دیں ۔ تو دُوسرے سال پُرانی پنیری کی مرچیں بھی اُتار لیتے ہیں + یہ پہلے سے ذرا چھوٹی ہوتی ہے +

۶۔ مرچوں کو کھات کی چنداں ضرورت نہیں + بعض زمیندار گیلی ہی مرچیں بیچ ڈالتے ہیں۔

بعض سُکھا کر زِیادہ نفع کماتے ہَیں + سُکھانے کے لِئے مکان کی چھتوں پر ڈال دیتے ہیں + اگر اِس وقت کِسی اُونچے مکان پر کھڑے ہوکر دیکھو - تو جگہ جگہ سُرخ چھتیں دِکھائی دینگی - بس یِہ معلُوم ہوتا ہَے - کِہ گویا مکانوں کی چھتوں پر سُرخ بانات بِچھا دی ہَے +

۷- بعض ضِلعوں کے راجپُوت اَور ارائیں مرچیں بونی بے عِزّتی سمجھتے ہَیں - سانی مالی وغیرہ بوتے ہَیں + مگر یِہ اُن کی غلطی ہَے - فائدے کی جِنس ہَے - ضرُور بونی چاہِئے +

۸- مِرچیں کھانے کی چیزوں کو چٹ پٹا بنا دیتی ہَیں + چُنانچہ اِسی وجہ سے جِن لوگوں کو چٹخاروں کا مزا ہَے - وُہ مصالحوں میں ڈالتے ہَیں - سالن اَور ترکاری اِس سے مزیدار بن جاتی ہَے +

۹- بعض آدمی ہری ہری مِرچوں کی ترکاری پکاتے ہَیں + بعض لوگ مِرچیں بہُت کھاتے ہَیں - اَور بعض کم + زِیادہ لال مِرچیں کھانے سے نُقصان ہوتا ہے - اِس واسطے بعض

لوگ لال مرچیں بالکل نہیں کھاتے +

۱۰- اِنہیں اچار اور چٹنیوں میں بھی ڈالتے ہیں - مربے میں اکثر ثابت مرچیں پڑتی ہیں - جو گل کر بڑی مزیدار ہو جاتی ہیں +

چرپری - تیز - جلانے والی +

ننتیا مرچ - ایک قسم کی چھوٹی مرچ جو رنگ میں زرد اور بڑی تیز ہوتی ہے +

سوالات

۱- مرچیں کس موسم میں اور کس طرح بوتے ہیں ؟

۲- ساتویں پیرے کا اِملا لکھو +

۳- آٹھویں پیرے کا مطلب بتاؤ +



۴۴- دریا کا دہانہ

دہانہ سینکڑوں نشیب تصوّر
چھلک بحری

۱- ایک دن موہن اور اُس کا باپ دریا کے کنارے سیر کرتے پھرتے تھے + وہاں بہت سے لوگ نہا رہے تھے۔ سینکڑوں کشتیاں مال اور آدمیوں کو لے کر ادھر اُدھر جا رہی تھیں + موہن اپنے باپ سے پُوچھنے لگا - لالہ جی! آپ نے کہا تھا - کہ ہم کبھی پھر بتائینگے - کہ دریا کہاں جاتا ہے - آج بتا دیجئے +

۲- باپ نے کہا - یہ تو تمہیں معلوم ہے - کہ دریا بہتا بہتا اور رستے کے ندی نالے اپنے ساتھ لیتا ہُؤا - یا تو کسی بڑے دریا میں جا ملتا ہے - یا سمندر میں جا گرتا ہے + بڑے دریا بھی اسی طرح بنتے ہیں - جس طرح چھوٹے ندی نالے - ہاں سمندر عجیب چیز ہے - اس کا حال ہم تمہیں

سُناتے ہیں ٭

۳۔ ساری زمین کے گرد ا گرد ایک بہت بڑا نشیب ہے ٭ پہاڑوں اور میدانوں کا زیادہ پانی دریاؤں کے رستے سے بہتا ہُوا اِس میں داخل ہوتا ہے۔اِس نشیب کو سمندر کہتے ہیں ٭

۴۔ اِس کے کنارے پر کھڑے ہو کر دیکھو۔ تو دُوسرا کنارہ نظر نہیں آتا۔پانی ہی پانی دِکھائی دیتا ہے ٭ تُم ذرا دِل میں تصوّر کرو۔ اور سوچو کہ جس نشیب میں ساری دُنیا کے ہزاروں دریا گرتے ہیں۔ وُہ کتنا بڑا اور گہرا ہو گا؟

۵۔ موہن بولا۔جب اِس میں ساری دُنیا کے دریا آ آ کر گرتے رہتے ہیں۔تو پھر چھلک کیوں نہیں جاتا؟ باپ نے جواب دِیا۔ بیٹا! بے شک سارے جہان کے دریا اِس میں گرتے ہیں۔ لیکن وُہ پھر بھی نہیں بھرتا ٭ اِس کی وجہ یہ ہے۔کہ سُورج کی گرمی سے پانی بھاپ کی صُورت میں بدل جاتا ہے ٭ سمندر پر سُورج کی گرم کرنیں پڑتی رہتی ہیں۔اِن کے اثر سے پانی بُخارات بن کر اُڑتا اور ہوا میں مِلتا رہتا ہے ٭ غرض

قُدرت کے کارخانے میں ہمیشہ یہ تار لگا رہتا ہے۔ کہ سمندر کے پانی سے بُخارات اُٹھتے ہیں۔ بُخارات کے بادل بنتے ہیں۔ بادل مینہ برساتے ہیں۔ مینہ کا پانی دریاؤں میں آتا ہے۔ دریا اِس پانی کو سمندر میں پھر لے جاتے ہیں +

۶۔ موہن کہنے لگا۔ کہ سمندر سے ہم کو بھی کچھ فائدہ ہے۔ یا یہ صرف دریاؤں کا ہی پانی جمع کرتا ہے۔ اور بُخارات بنا بنا کر اُڑاتا رہتا ہے؟ باپ نے کہا۔ نہیں بیٹا! سمندر سے ہم کو بڑے بڑے فائدے پُہنچتے ہیں + ہزاروں جہاز اور کشتیاں اِس میں چلتی ہیں۔ کروڑوں من مال ایک جگہ سے دُوسری جگہ آتا جاتا ہے۔ اور مُسافِر ایک مُلک سے دُوسرے مُلک میں سفر کرتے ہیں +

۷۔ جہاز بھی بڑے بڑے کئی کئی منزل کے ہوتے ہیں۔ اور اِن میں سب قسم کے سامان موجُود رہتے ہیں +

۸۔ اگر سمندر نہ ہوتے۔ تو ایک مُلک سے دُوسرے مُلک میں پُہنچنا مُشکِل تھا + اِس کے

علاوہ سمندر میں سے بہت سی قیمتی چیزیں مثلاً موتی - مونگے - سنکھ - کوڑیاں وغیرہ نکلتی ہیں ۔ اِس میں ہزاروں قسم کی مچھلیاں اور بحری جانور ہوتے ہیں - جن کے شکار کو سینکڑوں کشتیاں سمندر میں جاتی ہیں - اور بھری ہوئی واپس آتی ہیں ۔

دہانہ - دریا کے گرنے کی جگہ ۔ نشیب - نیچان ۔
تصوّر - دھیان ۔ بحری - سمندری ۔

سوالات

۱- سمندر کیا ہے؟ اور اُس سے آدمی کو کیا فائدے ہوتے ہیں؟
۲- ان لفظوں کے معنی بتاؤ :-
بھاپ - اثر - قُدرت - بُخارات - جہاز - منزل - علاوہ - مُونگے - بحری - واپس آتی ہیں ۔
۳- اِن فقروں کا اِملا لکھو - اور اُن کا مطلب بھی بتاؤ :-
سورج کی گرمی سے پانی بھاپ کی صورت میں بدل جاتا ہے ۔
غرض قُدرت کے کارخانے میں یہ تار لگا رہتا ہے ۔

۴۵ - کِسان کا گدھا

اَصل احْمق مُخاطِب ہو کر کندھوں پر
قہقہے غُل غپاڑے پشیمان

۱ - کِسی بُوڑھے نے ایک گدھا پال رکھا تھا۔ ایک دفعہ اُسے کُچھ روپے کی ضرورت ہُوئی۔ دِل میں سوچا - کہ اگر بنیئے سے قرض لُوں۔ تو اصل کے عِلاوہ سُود بھی دینا پڑیگا - اِس سے بہتر ہے - کہ گدھے کو میلے میں لے جاؤں۔ وہاں فائدے سے بِکیگا - اور نقد روپیہ بھی ہاتھ آجائیگا۔

۲ - بُوڑھے نے اپنے بیٹے کو ہمراہ لیا - اور دونو گدھے کو ہانکتے ہُوئے چلے۔ تھوڑی دُور گئے تھے - کہ اُنہیں چند لڑکیاں مِلیں جو آپس میں ہنستی بولتی چلی جاتی تھیں - اُن میں سے ایک بولی - دیکھو - یہ لوگ کیسے احمق ہیں - سواری کے ہوتے پیدل چل رہے ہیں۔

۳- بُوڑھے نے یہ بات سُن کر لڑکے سے کہا- بیٹا! تُم گدھے پر چڑھ لو ٭ لڑکا یہ سُن کر سوار ہو لیا ٭ ابھی تھوڑی دُور گئے تھے- کہ رستے میں چند آدمی ملے- اِن میں سے ایک بولا- دیکھو جو کُچھ مَیں کہہ رہا تھا- ٹھیک ہے یا نہیں ٭ کیسا بُرا زمانہ آ گیا ہے- چھوٹے بڑوں کا خاک ادب نہیں کرتے- ذرا دیکھنا! لڑکا تو گدھے پر سوار ہے- اور بُوڑھا جو اُس کا باپ معلُوم ہوتا ہے- اُس کی اردلی میں پیدل چل رہا ہے ٭

۴- یہ کہہ کر لڑکے سے مُخاطب ہو کر بولا- میاں لڑکے! تُمھیں شرم نہیں آتی؟ کہ تُم تو ایسے ہٹّے کٹّے ہو کر سواری کے مزے اُڑاؤ- اور یہ بڑے میاں پیدل چلیں ٭ یہ سُن کر لڑکے کو شرم آئی- وُہ اُتر پڑا- اور اپنے باپ کو سوار کرا دِیا ٭

۵- تھوڑی دُور چلے ہو نگے- کہ اُنہیں کچھ عورتیں اور بچّے ملے ٭ اُن میں سے ایک عورت نے کہا- کہ بڑے میاں! افسوس کی بات ہے- کہ تُم آپ تو سوار ہو اور یہ بیچارا لڑکا پیدل

چلے - اِس سے تو اِس وقت تُمھارے ساتھ چلا بھی نہیں جاتا ÷

۶- یہ بات سُن کر بُوڑھا بہت گھبرایا اَور بیٹے سے کہا - تُم بھی میرے پیچھے بیٹھ لو ÷ چُنانچِہ بیٹا بھی گدھے پر سوار ہو لیا ÷ تھوڑی دُور چل کر شہر آ گیا ÷ چند آدمی سامنے سے آ رہے تھے - ایک نے کہا - کیوں صاحِب ؟ کیا یہ گدھا آپ ہی کا ہے ؟ بُوڑھے نے جواب دِیا - جی ہاں - ہے تو میرا ہی ÷

۷- اُس نے کہا - مُجھے یقین نہیں آتا - کیونکِہ جِتنا بوجھ تُم نے اِس پر لادا ہے - اِس سے صاف معلُوم ہوتا ہے - کِہ گدھا کِسی اَور کا ہے ÷ اگر تُمھارا ہوتا - تو تُم دونو کے دونو اِس پر ہرگز سوار نہ ہوتے - اِس سے تو بہتر یہ ہے - کِہ تُم خُود اِسے اُٹھا کر لے چلو ÷

۸- بُوڑھے نے جواب دِیا - کِہ جناب ! اگر آپ اِس میں خُوش ہیں - تو یُوں ہی سہی ÷ یہ کہہ کر باپ بیٹا گدھے سے اُتر پڑے - اَور اُس کے دو دو پاؤں مِلا کر باندھ لِئے - بیچ میں بانس ڈال کر

گدھے کو کندھوں پر رکھ لیا + شہر کے پاس ایک پُل تھا۔ یہ پُل کے رستے سے گئے۔ گدھا لٹکتا جاتا تھا۔ بہت سے لوگ تماشا سمجھ کر ساتھ ہو لئے۔ اور قہقہے لگانے لگے +

۹۔ گدھا اپنے آپ کو ایسی حالت میں دیکھ کر بہت تنگ ہُوا + کچھ تو اِس لٹکنے سے اور کچھ لوگوں کے غُل غپاڑے سے گھبرا کر اُس نے ایسی دُلتیاں چلائیں۔ کہ دونو رِسیاں ٹوٹ گئیں اور دھم سے دریا میں گر پڑا +

۱۰۔ بُوڑھا حیران اور پشیمان ہو کر گھر کو واپس ہو لیا + دِل میں کہتا تھا۔ کہ ہر دِل عزیز بننے کا یہ نتیجہ ہُوا۔ کہ کوئی بھی خُوش نہ ہُوا۔ اور گدھا مفت میں ہاتھ سے گیا +

ہر دِل عزیز۔ سب کا پیارا۔ سب کو خُوش رکھنے والا،

مُخاطب ہو کر۔ مُتوجہ ہو کر۔ سامنے ہو کر +

ہاتھ سے گیا۔ اپنے پاس نہ رہا +

سوالات

۱۔ اس حِکایت کا کیا نتیجہ ہے؟

۲ - نویں پیرے کا اِملا لکھو +

۳ - اِن لفظوں اور جُملوں کے معنی بتاؤ :-

قہقہے - غُل غُپاڑا - یقین - چند - پشیمان - حیران - دُلتیاں +

۴۶ - دُود سے کیا کیا بنتا ہے

مکّھن رئی کڑھی

فارِغ قلاقند رائتہ

۱- ایک روز جگن کی ماں دُود بِلو رہی تھی + جگن نے کہا - امّاں! مجُھے مکّھن دے دو + ماں نے کہا - بیٹا! ذرا ٹھیر جا - ابھی مکّھن نہیں نِکلا - جگن نے چِلّانا شرُوع کِیا +

۲- اِتنے میں اُس کا باپ ہیرا باہر سے آ گیا + اُس نے جگن کو روتا دیکھ کر باتوں میں بہلانا چاہا - اور اُس سے پُوچھنے لگا - کِہ اچھا بیٹا! یہ بتاؤ - مکّھن کِس چیز میں سے نِکلتا ہے - جگن بولا - دہی میں سے +

۳- باپ نے پھر پُوچھا - کہ دہی میں سے کِس طرح نِکلتا ہے؟ جگن نے کہا - دہی کو چوڑے مُنہ کے برتن میں ڈال کر رئی سے بلونا شُروع کر دیتے ہیں - بلوتے بلوتے مکھّن اُوپر آ جاتا ہے - اور چھاچھ نیچے رہ جاتی ہے +

۴- باپ نے پُوچھا - اچھّا - چھاچھ کو کیا کرتے ہیں؟ کہا - چھاچھ پیتے ہیں - اور کبھی بیسن میں مِلا کر کڑھی پکا لیتے ہیں + پھر پُوچھا - مکھّن سے کیا بناتے ہیں؟ کہا جب کئی دِن کا جمع ہو جاتا ہے - اُسے تا کر گھی بنا لیتے ہیں +

۵- اِتنے میں جگن کی ماں دُودھ بلو کر فارِغ ہوئی - اور کہا - لو بیٹا! مکھّن کھا لو + مکھّن کھا کر جگن بہُت خُوش ہُوا - اور کہا - لالہ جی! پہلے جو ہمارے ہاں سے کِرپا حلوائی دُودھ لے جاتا تھا - وُہ تو خُوب مکھّن کھاتا ہو گا + باپ نے کہا - بیٹا! وُہ مکھّن کھاتا نہیں - بلکہ دُودھ کی بہُت سی چیزیں بناتا ہے - اور سینکڑوں روپے کماتا ہے +

۶- جگن نے پُوچھا - کیا کیا چیزیں بناتا ہے؟

شاید کھیر پکا بیٹا ہو + ہیرا نے کہا۔ نہیں بیٹا! ربڑی اور کھویا بناتا ہے۔ کھوئے سے قلاقند۔ برفی۔ پیڑے اور لڈو تیار کرتا ہے۔ دہی جما کر الگ بیچتا ہے۔ دودھ بھی زیادہ دام لے کر بیچ ڈالتا ہے +

۷۔ جگن نے کہا۔ لوگ دودھ لے کر کیا کرتے ہیں؟ ہیرا نے جواب دیا۔ پیتے ہیں۔ چاول اور چاولوں میں ملا کر کھاتے ہیں۔ کھیر۔ فرنی وغیرہ پکاتے ہیں +

۸۔ دودھ سے پنیر بھی بناتے ہیں۔ جسے گھی میں تل کر یا یوں ہی کھاتے ہیں + دہی سے رائتہ اور دہی بڑے بناتے ہیں۔ اور خوب مزے لے لے کر کھاتے ہیں +

فارغ۔ فرصت پایا ہوا۔ پنجابی۔ ڈھیلا +

رئی۔ مدھانی +

سوالات

۱۔ بتاؤ۔ دودھ سے کیا کیا چیزیں بنتی ہیں؟

۲۔ اِن فقروں کا مطلب بتاؤ:۔

۲- اِن لفظوں کو دوبارہ لکھو- اور اُن کے معنی بتاؤ:-

بد زبانی - رشیریں قول - خنجر - قبضہ - لذّت - گھاؤ - حیوان - سُلگتا ہی رہا - قہر - لا کلام - گُنبد - لعنت +

۳- اِس مِصرع کا مطلب بتاؤ:-

بد زباں پر پڑتی ہے لعنت سدا

۴۸- مچھلی

کٹاؤ گلپھڑے خُشکی چپّوؤں

پھُکنا سُکیڑ بنتی ہے صدہا

۱- ایک دِن اُستاد نے اپنی جماعت کے لڑکوں سے کہا- کہ دیکھو- بہُت سے جانور زمین پر رہتے ہیں- بہتیرے رہتے تو درختوں پر ہیں- مگر اُڑتے ہوا میں پھرتے ہیں + بھلا تُم ایسے جانور بتا سکتے ہو- جو پانی میں رہتے ہوں +

۲- ایک طالبِ علم نے کہا- جناب ہاں! ایسے جانور بہُت سے ہیں- مگر اُن میں سے مچھلیاں

اَیسی ہَیں - کہ اگر ذرا بھی پانی سے باہر آتی ہَیں - تو فوراً تڑپ تڑپ کر مر جاتی ہَیں معلُوم نہِیں - اِس کا کیا سبب ہَے ؟

۳ - اُستاد نے ایک مچھلی دِکھا کر کہا - لڑکو ! سُنو - مچھلِیاں ہماری طرح دم نہِیں لیتِیں اَور نہ اِن کے پھیپھڑا ہوتا ہَے + دیکھو - مچھلی کے دھڑ اَور سِر کے کٹاؤ میں گُلابی رنگ کے ریشوں کی خمدار جھالریں اُوپر تلے لگی ہُوئی ہَیں - یہ گلپھڑے کہلاتے ہَیں + جِس طرح ہم پھیپھڑے سے سانس لیتے ہَیں - مچھلِیاں اِن گلپھڑوں سے سانس لیتی ہَیں +

۴ - مچھلِیوں کو ہماری طرح بہُت سی ہوا کی ضرُورت نہِیں - بلکہ پانی میں جو تھوڑی سی ہوا مِلی رہتی ہَے - وُہی اُنھیں دم لینے کے لِئے کافی ہَے + جب خُشکی پر آتی ہَیں - تو بہُت سی ہوا کی اُنھیں برداشت نہِیں ہوتی - اِس لِئے گلپھڑے سُوکھ جاتے ہَیں - اَور دم گُھٹ کر اُسی طرح مر جاتی ہَیں - جِس طرح ہم پانی میں +

۵ - پھر اُستاد نے مچھلی دِکھا کر کہا - دیکھو

اِس کے چِھلکے کیسے ہَیں ؟ننّدُو بولا۔گول گول
سفید سفید۔چمکدار جَیسے چاندی کے پَترے +
کرِیم نے پُوچھا۔جناب! اِس کے بدن کے دونو
طرف یہ جِھلّی سی کیا ہَے ؟

۶۔اُستاد نے کہا۔یہ پر ہَیں۔اِنہیں سے
پانی میں تَیرتی پِھرتی ہَے۔یہ اِسے چپّوؤں کا
کام دیتے ہَیں + دو پر چھاتی پر ہَیں۔اَور دو
پیٹ کے اُوپر۔ایک دُم کے پاس جِسے پِچھے کا
پر کہنا چاہیئے + اگر چھاتی اَور پیٹ کے پر
چپّوؤں کا کام دیتے ہَیں۔تو دُم کا پر پتوار کا
کام دیتا ہَے +

۷۔کرِیم نے کہا۔جناب ہم پانی میں تَیرتے
ہَیں۔تو تھوڑی سی دیر میں تھک جاتے ہَیں۔
لیکِن مچھلی تو تھکتی ہی نہِیں + اُستاد نے کہا۔
اگر تُمہارے پاس تُونبا ہو۔تو تُم بھی نہ تھکو۔
وُہ بولا۔مچھلی کے پاس بھی تُونبا نہِیں ہَے +

۸۔اُستاد نے کہا۔تُونبے کی بجائے اکثر مچھلیوں
کے پیٹ میں ایک جِھلّی کا پُھکنا ہوتا ہَے + اُسے
پُھلا کر آسانی سے اُوپر آ جاتی ہَیں۔اَور سُکیڑ

اِس کے چھلکے کیسے ہیں ؟ ننڈو بولا - گول گول
سفید سفید - چمکدار جیسے چاندی کے پترے +
کریم نے پوچھا - جناب ! اِس کے بدن کے دونو
طرف یہ جھلی سی کیا ہے ؟

۶ - اُستاد نے کہا - یہ پر ہیں - اِنہیں سے
پانی میں تیرتی پھرتی ہے - یہ اِسے چپوؤں کا
کام دیتے ہیں + دو پر چھاتی پر ہیں - اور دو
پیٹ کے اوپر - ایک دُم کے پاس جسے پیچھے کا
پر کہنا چاہیئے + اگر چھاتی اور پیٹ کے پر
چپوؤں کا کام دیتے ہیں - تو دُم کا پر پتوار کا
کام دیتا ہے +

۷ - کریم نے کہا - جناب ہم پانی میں تیرتے
ہیں - تو تھوڑی سی دیر میں تھک جاتے ہیں -
لیکن مچھلی تو تھکتی ہی نہیں + اُستاد نے کہا -
اگر تمہارے پاس تونبا ہو - تو تم بھی نہ تھکو -
وہ بولا - مچھلی کے پاس بھی تونبا نہیں ہے +

۸ - اُستاد نے کہا - تونبے کی بجائے اکثر مچھلیوں
کے پیٹ میں ایک جھلی کا پھکنا ہوتا ہے + اُسے
پھلا کر آسانی سے اوپر آ جاتی ہیں - اور سکیڑ

لیتی ہیں - تو نیچے چلی جاتی ہیں + غرض تیرنے میں اِس سے بڑی آسانی رہتی ہے - اور یہ مچھلی کو ڈُوبنے کا کام دیتا ہے +

۹ - کریم نے پُوچھا - جناب مچھلیاں پکڑتے کیونکر ہیں ؟ اُستاد نے کہا - شَوقین لوگ تو بنسی سے پکڑتے ہیں - مگر مچھلی والے جال سے - جال میں بہت سی مچھلیاں ایک دفعہ ہی آ جاتی ہیں +

۱۰ - سمندر میں بے شُمار مچھلیاں ہوتی ہیں - بعض بڑی بعض چھوٹی + بہت سی مچھلیاں خُوراک کا کام دیتی ہیں - یہاں تک کہ بعض مُلکوں کے لوگوں کا تو گزُارہ ہی مچھلیوں پر ہے +

۱۱ - جن سمندروں میں زیادہ مچھلیاں ہوتی ہیں - وہاں صدہا جہاز آتے ہیں - اور مچھلیوں سے لد لد کر جاتے ہیں + بہت سی سُکھا کر رکھی جاتی ہیں - بعض کا تیل نکالتے ہیں +

خُشکی - زمین + صدہا - سینکڑوں +

سوالات

۱ - بتاؤ - مچھلی تیرنے میں تھکتی کیوں نہیں ؟ اور پانی میں

دم کس طرح بنتی ہے ؟

۲- پانچویں پیرے کا املا لکھو +

۳- مچھلی کے کتنے پر ہوتے ہیں -اور اُس کے کس کام آتے ہیں ؟

۴۹- نمک کا پہاڑ

غریبوں کا مُیسّر گھرڈسالوں جنہیں رکھیوڑے میں طلِسم مہتابیاں جگمگاتے ہیں

۱- کھانے کا مزا نمک ہی سے ہے + دال - ترکاری اور سالن میں کتنے ہی مصالحے ڈالو - مگر جب تک نمک نہ ہو- کھانا مزا نہیں دیتا + غریبوں کا تو اس کے بغیر گزارہ ہی نہیں - اگر رُوکھی روٹی ہو- اور دال سالن مُیسّر نہ آئے- تو وُہ نمک مرچ کی چٹنی سے ہی روٹی کھا لیتے ہیں +

۲- نمک کھانوں کو صرف مزیدار ہی نہیں بناتا - بلکہ اُن کے ہضم کرنے میں بھی مدد دیتا

ہے + قسم قسم کی چٹنیوں اور اچاروں کی تو یہ جان ہے + نمک اِنسان کو ہی نہیں - بلکہ اکثر حیوانوں کو بھی بہت بھاتا ہے - کسان گائے بیل کو دیتے ہیں - تو وہ بھی چارا زیادہ کھاتے ہیں +

۳ - شہروں میں کسی کسی جگہ نمک کے بڑے بڑے ڈلے رکھ دیتے ہیں - اُنہیں گائے - بیل آکر بڑے شوق سے چاٹتے ہیں + گھڑسالوں میں بھی نمک کے ڈلے لٹکے رہتے ہیں - جنہیں گھوڑے چاٹ چاٹ کر اپنا کھانا ہضم کرتے ہیں +

۴ - بھلا - تمہیں یہ بھی معلوم ہے - کہ پنجاب میں نمک آتا کہاں سے ہے ؟ سُنو - ہمارے صُوبے کے شمال مغرب میں ایک بڑا پہاڑ ہے - اُس میں کئی جگہ نمک کی کانیں ہیں - سب سے بڑی کھیوڑے میں ہے +

۵ - اِس جگہ پہاڑ کو کاٹ کر سُرنگ سی بنا رکھی ہے + اِس کے اندر جاکر دیکھو - تو ایک طِلِسم معلُوم ہوتا ہے + چوڑے چوڑے راستے ہیں - بڑے بڑے دالان ہیں + اُن میں سُتون نمک

کے - دیواریں نمک کی - چھتیں نمک کی - نیچے فرش نمک کا - غرض جدھر دیکھو - نمک ہی نمک ہے + چونکہ کان میں اندھیرا گھپ ہوتا ہے - اس لئے چراغ جلا کر کام کرتے ہیں + سینکڑوں مرد - عورتیں - بچے کام میں لگے رہتے ہیں +

۶ - ان کانوں کے دیکھنے کو لوگ دور دور سے آتے ہیں + جب اندر جاتے ہیں - تو اپنے ساتھ رنگ برنگ کی مہتابیاں اور برج بھی لے جاتے ہیں + انہیں چھوڑتے ہیں - تو ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ گویا شیش محل میں کھڑے ہیں + مختلف رنگوں کی روشنی نمک پر پڑتی ہے - تو جواہرات سے جگمگانے لگتے ہیں +

۷ - مزدور سرنگ سے نمک اٹھاتے ہیں - اور بہت سے کدالوں بہت سے ہتھوڑوں سے بڑے بڑے نمک کے ڈلے توڑ توڑ کر نکالتے ہیں +

۸ - غرض اسی طرح ہزاروں من نمک نکلتا رہتا ہے + بیوپاری پہلے ہی سے سرکار میں روپیہ داخل کر دیتے ہیں - انہیں باری باری سے نمک دیا جاتا ہے +

۹- کان سے تھوڑے فاصلے پر ریل کا اسٹیشن ہے - اِدھر نمک مِلا - اُدھر ریل میں لدا - اور جہاں کا تہاں پہنچا + سرکار نے اِس پہاڑ پر اور اِس کے آس پاس جا بجا نمک کی حفاظت کے لئے پہرے لگا رکھے ہیں - بہت سے افسر اور سپاہی اِس کام پر مقرر ہیں +

۱۰- جن مُلکوں میں نمک کے پہاڑ نہیں ہیں - وہاں کھاری جھیل یا سمندر کے پانی سے نمک نکالتے ہیں - مگر وہ کھانے میں ایسا مزیدار نہیں ہوتا - جیسا کان کا نمک +

طِلِسم - جادُو کا بنا ہُوا + بُرج - غُبارہ +

سوالات

۱- کھیوڑے کی کان کا حال بتاؤ +

۲- اِن لفظوں کے معنی بتاؤ :-

مُیَسّر - طِلِسم - جھیل - چراغ - مہتابیاں - افسر - سُرنگ - حفاظت +

۳- نویں پیرے کا اِملا لکھو +

۵۰- بارہ سنگا

عکس شاندار شکاری بگٹٹ
شاخدار حقیر حکایت

۱- ایک دن گرمی کے موسم میں ایک بارہ سنگا کسی چشمے پر پانی پینے آیا + گردن جھکائی- تو پانی میں اُسے اپنا عکس نظر آیا + جھاڑ کے جھاڑ خُوبصُورت سینگوں کو دیکھ کر پھولا نہ سمایا- بہُت ہی خُوش ہُؤا +

۲- پچھلے پاؤں کی طرف اُس کی نظر پڑی- دیکھ کر دل میں بہُت ہی کُڑھا + اور کہنے لگا- کہ میرے سینگ تو شاندار ہیں- مگر پاؤں اِن کے جوڑ کے نہیں + یہ بھی سینگوں کی طرح شاندار ہوتے- تو دُنیا میں مجھ سا خُوبصُورت جانور کوئی نہ ہوتا +

۳- یہ باتیں سوچ ہی رہا تھا- کہ چند شکاری وہاں آ نکلے- جن کے ساتھ بڑے بڑے کُتے

تھے +

۴۔ اُنھوں نے اِس کے پیچھے کُتّے لگا دِئے + یہ ایسا بگٹٹ بھاگا ۔ کہ کُتّوں نے بہتیرا زور مارا۔ مگر ہاتھ نہ آیا اَور صاف نِکل گیا +

۵ ۔ لیکن آگے جاکر شاندار سینگوں کی وجہ سے جھاڑیوں میں پھنس گیا + شکاریوں نے آکر مار لیا۔ اَور فوراً کھال اُتار کر سینگ کاٹ لِئے +

۶۔ جب بارہ سنگے کا دم ٹوٹ رہا تھا ۔ تو اُس نے اپنے دِل میں کہا ۔ کہ اَے بد نصیب ! جس چیز کو تُو حقیر اَور بے حقیقت خیال کرتا تھا ۔ اُس نے تو تجھے بچایا ۔ مگر جسے تُو اپنے دِل میں خُوبصورت اَور اچھّا جانتا تھا ۔ اُس نے تجھے مَوت کے پنجے میں پھنسایا +

۷ ۔ اِس حکایت سے یہ نتیجہ نکلا ۔ کہ زیب و زینت کی چیزوں سے کار آمد چیزوں کو زیادہ اچھّا سمجھنا چاہیئے +

پھُولا نہ سمایا ۔ نہایت خُوش ہُوا + دم ٹُوٹ رہا تھا ۔ مرنے کو تھا +

حقیر - بے قدر - ادنےٰ +

سوالات

۱ - اِس حکایت کا نتیجہ بیان کرو +

۲ - اِن فقروں کا مطلب بتاؤ :-

جھاڑ کے جھاڑ خُوبصُورت سینگوں کو دیکھ کر پھُولا نہ سمایا +

میرے سینگ تو شاندار ہیں - مگر پاؤں اِن کے جوڑ کے نہیں + اَے بد نصیب ! جس چیز کو تُو حقیر اور بے حقیقت خیال کرتا تھا - اُس نے تو مُجھے بچایا +

۳ - پانچویں پیرے کا اُلٹا لکھو +

---

۵۱ - ساگ

برخوردار	گنڈلیں	مینتھی
موہن بھوگ	قبض	ہلکا

۱ - ایک دن گیان سنگھ اپنے باپ کے ساتھ کُوئیں پر نہانے گیا + دُور سے دیکھا - کہ ایک

عورت کھیت میں سے کچھ پتے سے توڑ رہی ہے۔ پوچھنے لگا۔ یہ عورت کیا کرتی ہے؟ پتے کس لئے توڑتی ہے؟

۲۔ باپ نے کہا۔ برخوردار! یہ ارائن ہے اور ساگ توڑ رہی ہے۔ چلو۔ ہم بھی اِس سے دو پیسے کا ساگ لیں۔ اِسے پکائینگے + تم نے گئے برس کئی دفعہ کھایا ہوگا۔ شاید بھول گئے ہو + گاؤں میں سرسوں کا ساگ زیادہ ہوتا ہے۔ شہروں میں ہر طرح کے ساگ ہوتے ہیں +

۳۔ گیان سنگھ نے کہا۔ ہاں۔ مجھے یاد آگیا۔ گندلوں کا ساگ پچھلے سال ہر روز کھاتا تھا + مکئی اور باجرے کی روٹی کے ساتھ بہت مزہ دیتا تھا۔ لیکن یہ بھی بتائیے۔ کہ شہروں میں اور کون کون سے ساگ ہوتے ہیں؟

۴۔ باپ نے کہا۔ بیٹا! شہروں میں میتھی۔ سوئے۔ پالک اور خرفے کے ساگ ہوتے ہیں + پالک کا ساگ بھی پکاتے ہیں۔ اور گوشت اور مونگ کی دال میں بھی ڈالتے ہیں + میتھی بھی بڑی مزیدار اور خوشبودار چیز ہے۔ آلو میتھی

کی ترکاری سب شوق سے کھاتے ہیں +

۵ - لیکن سرسوں کے ساگ کو کوئی نہیں پہنچتا + زمینداروں کے لئے یہ نعمت ہے - جس وقت مکئی کی روٹی پر رکھ کر کھاتے ہیں - موہن بھوگ بھی بھول جاتے ہیں +

۶ - گیان سنگھ نے کہا - دال کی نسبت اس میں کیا خوبی ہے - جو تم یہ ساگ بڑے شوق سے لے جاتے ہو؟ ہمارے گھر میں تو دالیں بہت ہیں + باپ نے کہا - برخوردار! دالیں کھاتے کھاتے طبیعت اُکتا جاتی ہے - اس لئے سبز ترکاری اور ساگ کھانے کو ہر شخص کا جی چاہا کرتا ہے +

۷ - بیٹے نے پوچھا - دالیں کھاتے کھاتے جی کیوں اُکتا جاتا ہے؟ باپ بولا - ہمیشہ دل یہی چاہتا ہے - کہ ادل بدل کر چیز کھائی جائے + ایک ہی دال اگر روز پکائی جائے - تو پھر اچھی نہیں لگتی - اور یہ دالیں تو تمام سال ہی پکا کر کھائی جاتی ہیں +

۸ - ساگ سبزی اپنے اپنے موسم میں مزا

دیتی ہے + شہروں میں لوگ ہمیشہ سبزی بدل بدل کر کھاتے ہیں - اِن کے لئے ارائیں لوگ قِسم قِسم کی موسمی ترکاریاں بو لیتے ہیں - اور اُن کو بیچ کر خُوب روپیہ کماتے ہیں +

۹ - شہروں کے لوگ بہُت سی سبز ترکاریاں پکاتے ہیں - اِنھیں کھاتے ہیں + اِن ترکاریوں کے کھانے سے آدمی تندرُست رہتا ہے - بیٹے نے پُوچھا - کِہ آدمی تندرُست کِس طرح رہتا ہے ؟ باپ نے بتایا - کِہ سبز ترکاریوں میں جو رس ہوتا ہے - وُہ ہاضمے کو بھی طاقت دیتا ہے - قبض نہیں ہونے پاتا - جِسم ہلکا رہتا ہے +

۱۰ - بیٹے نے کہا - معلُوم ہُوا - کِہ سبز ترکاری کھانی اچھّی بات ہے + باپ نے کہا - اِس میں کیا شک ہے ؟ میں آتے جاتے آدمی کے ہاتھ شہر سے منگوا لِیا کرونگا + اب چنوں کے پودے ذرا بڑھتے ہیں - تو اِن کے پتّوں کا ساگ بھی کِسی روز پکوائینگے - چلو - اب نہا کر گھر چلیں +

برخوردار - بیٹا + موہن بھوگ - حلوا - کرداہ +

سوالات

۱- سبز ترکاری کھانے سے کیا فائدہ ہوتا ہے ؟
۲- پانچویں پیرے کا مطلب بتاؤ +
۳- اِس سبق کی پیشانی پر لکھے ہوئے الفاظ کو دوبارہ لکھو +

۵۲- کبڈّی

حمید	آڑیوں	عنایتُ اللہ
حوصلہ	کھلاڑی	تڑاق پڑاق

۱- ایک جگہ پیپل کے تلے بہُت سے لڑکے جمع تھے + حمید کو دیکھتے ہی سب اُس کے پاس دَوڑ کر آئے - اور اُن میں سے ایک بڑا لڑکا جس کا نام کامل تھا - کہنے لگا - آج تو دیر کر دی - ذرا سویرے آیا کرو - حمید نے کہا - بہُت اچھا - آؤ - پالا جمائیں +

۲- ایک لڑکے نے میدان کے بیچوں بیچ

ایک لکیر کھینچ دی - کہ یہ پالے کی حد ہے - اور وہاں جُوتیاں اور کپڑے اُتار کر رکھ دِئے - اب حمید نے لڑکوں سے کہا - کہ برابر کے دو دو لڑکے جاؤ +

۳ - یہ سُن کر لڑکے جوڑیاں باندھ کر آنے شروع ہوئے + ایک جوڑی میں سے پہلے ایک لڑکے کو حمید لے لیتا تھا - اور دُوسری میں سے پہلے ایک لڑکا کارل چُن لیتا تھا - اِس طرح تمام لڑکوں کی دو ٹولیاں ہو گئیں +

۴ - ایک ٹولی کا مہتّر حمید بنا - اور دُوسری کا کارل + پالے کے ایک طرف میاں کارل اپنے آڑیوں کو لے کر پالے کی طرف مُنہ کر کے کھڑے ہو گئے - اور دُوسری جانب اُسی طرح اپنے آڑیوں کو لے کر میاں حمید ڈٹ گئے +

۵ - حمید نے ایک لڑکے رشید سے کہا - کبڈی لے کر جاؤ - مگر دائیں بائیں سے خبردار رہنا + رشید چلا - جب پالے سے آگے بڑھا - تو اُس نے کبڈی کبڈی کہنا شروع کیا + وہ دُوسرے دِل کی حد میں جلدی جلدی پھر رہا تھا - کہ سعید

نے پیچھے سے گھات لگا کر پکڑ لیا +

۶- اُسی وقت دو تین لڑکے اور پِٹ گئے- رشید کا سانس ٹوٹ گیا- یعنی اُس نے کبڈّی کبڈّی کہنا بند کر دیا- اور دم لے لیا + اِس سے سمجھا گیا- کہ وُہ مر گیا- یعنی کبڈّی کھیلنے کے لائق نہیں رہا- چُنانچہ رشید باہر جا کر الگ بیٹھ گیا +

۷- اب سعید کی طرف سے کبڈّی لے کر مجید چلا + مجید کبڈّی کبڈّی کہتا جاتا تھا- زور میں جاتے ہُوئے عنایت اللہ کے چڑی ماری- اور جھٹ آگے نکل گیا + چڑی کا مارنا تھا- کہ مجید کے طرفداروں نے شور مچا دیا- وُہ مارا- وُہ مارا +

۸- سعید کا حوصلہ تو بڑھ ہی گیا تھا- اُس نے مجید پر بھی ہاتھ ڈالا- مگر مجید بڑا کھلاڑی تھا- قابُو میں نہ آیا اور صاف نکل گیا + اِسی طرح ایک سانس سے کبڈّی کبڈّی کہتا ہُوا اپنی حد میں پُہنچ گیا- اور جاتے ہی کہا- کہ عنایت اللہ بیٹھ جائے + حمید بولا- ہمارا آڑی رشید جی اُٹھا-

چنانچہ رشید اُٹھ کر اپنی طرف والوں میں شریک ہو گیا +

۹- اسی طرح کھیل ہوتا رہا + ایک دفعہ کامل نے اپنی طرف سے شوکت علی کو بھیجا + شوکت بڑا کھلاڑی اور طاقتور لڑکا تھا- اُس نے چھلی کی طرح پھرنا شروع کیا- اِدھر دیکھا- اُدھر تاکا- یہ لات ماری- وُہ دھکّا دیا- کسی کو ڈھڑ پر اُٹھا دے مارا- غرض بڑی کامیابی کے ساتھ کھیل کر اپنی حد میں آ گیا + کامل نے اُسے شاباش دی- اور جس لڑکے کو شوکت نے پہلے ہاتھ لگایا تھا- اُسے بٹھا دیا- کہ تُو مر گیا- اور اپنے آڑی سعید کو کھڑا کر لیا +

۱۰- اِتّفاق سے حمید کی طرف کے بہُت سے لڑکے بیٹھ گئے- اور صرف مجید کھڑا رہ گیا + مگر مجید نے غضب کیا- کہ جھٹ شوکت کو مار لیا + شوکت کا بیٹھنا تھا- کہ کھیل کا رُخ بدل گیا- اور کامل کے آڑی تڑاق پڑاق مرنے لگے + انجام کار میاں کامل کے سارے آڑی مر گئے- اور میاں حمید بازی جیت گئے +

اور کمیاب چیز کو عنقا سے تشبیہ دیتے ہیں ۔
لنڈوری ۔ دُم کٹی ۔ لُنڈی ۔ پیہم ۔ لگاتار ۔

سوالات

۱ - سبق کے سرے پر جو الفاظ لکھے ہیں ۔ اُن کو دوبار لکھو ۔
۲ - اِن مصرعوں کا مطلب بتاؤ :-

گر چاہو کہ کچھ علم سے ہو فائدہ حاصل ۔ جب پڑھنے سے فارغ ہو تو کچھ کھیل بھی کھیلو ۔ محنت کے لیے جسم کی صحت ہے ضروری ۔ القصہ کہ ورزش میں ہے ہر قسم کی خوبی ۔



۵۴ - دِن اور رات کا بڑھنا اور گھٹنا

دفعہ	چھٹیاں	دِسمبر
گھٹتے	فاصلہ	مسافت

۱ - ایک دفعہ جاڑے کے موسم میں گوپال نے اپنے باپ سے کہا - آج کل دِن کیسے چھوٹے ہوتے ہیں اور راتیں بڑی ۔ گرمی میں دِن بڑے بڑے

ہُوا کرتے تھے - اَور راتیں چھوٹی چھوٹی - لالہ جی! کبھی دِن رات برابر بھی ہُوا کرتے ہَیں؟

۲ - باپ نے کہا - تُم آج کل بڑے دِن کی چھُٹیاں منا رہے ہو - بتاؤ تو - بڑا دِن کون سی تاریخ کو تھا؟ گوپال نے جواب دِیا - ۲۵ دِسمبر کو +

۳ - باپ نے کہا - ۲۲ دِسمبر کو سب سے چھوٹا دِن ہوتا ہے - اِس کے بعد دِن بڑھنے لگتا ہے - اَور رات گھٹنی شرُوع ہو جاتی ہَے + ۲۲ مارچ کو رات دِن برابر ہو جاتے ہَیں - مگر دِن ابھی بڑھتا ہی چلا جاتا ہے + ہاں ۲۲ - جُون کو دِن سب دِنوں سے بڑا اَور رات سب راتوں سے چھوٹی ہوتی ہے +

۴ - اب دِن گھٹنے اَور رات بڑھنے لگتی ہے - اَور اِسی طرح ہوتے ہوتے ۲۲ - سِتمبر کو رات دِن برابر ہو جاتے ہَیں + مگر اِس کے بعد دِن گھٹتے گھٹتے ۲۲ - دِسمبر کو دِن سب سے چھوٹا ہو جاتا ہے - اَور رات سب سے بڑی + ہر سال اِسی طرح ہوتا رہتا ہَے +

۵ - گوپال نے کہا - یہ بھی بتا دیجئے - کہ سب

سے بڑا دن کتنا لمبا ہوتا ہے۔ اور سب سے چھوٹا کتنا؟ باپ نے جواب دیا۔ یہ تو تم جانتے ہی ہو۔ کہ دن اور رات مل کر آٹھ پہر ہوتے ہیں + جب رات دن برابر ہوتے ہیں + تو چار چار پہر کے ہوتے ہیں + مگر دن بڑھتے بڑھتے پانچ پہر کے قریب ہو جاتا ہے۔ اور رات تین پہر کی رہ جاتی ہے + اسی طرح سب سے بڑی رات پانچ پہر کے قریب اور دن تین پہر کا ہوتا ہے +

۶۔ رات دن کے بڑھنے گھٹنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ سورج سدا مشرق سے نکلتا ہے۔ اور مغرب کی طرف چھپتا ہے + مگر تم دیکھتے ہو۔ کہ آج کل مشرق کی جنوبی حد کے پاس سے نکلتا ہے۔ اور مغرب کی جنوبی حد کے قریب چھپتا ہے + اب یہ روز بروز شمال کی طرف بڑھتا چلا جائیگا۔ یعنی جس جگہ سے اب نکلتا ہے۔ دن بدن اُس سے آگے بڑھ کر نکلیگا + ڈوبنے کی جگہ بھی اسی طرح بدلتی رہیگی + اس سے یہ بات تمہاری سمجھ میں آجائیگی۔ کہ سورج کو نکلنے کی جگہ سے لے کر ڈوبنے کی جگہ تک جو فاصلہ طے کرنا ہوگا۔ اُس میں دیر بھی

بہت لگیگی +

۷- سُورج نکلنے سے اُس کے چھُپنے تک کے عرصے کو دِن کہتے ہَیں + اِس وجہ سے اِس عرصے کا بڑھنا گویا دِن کا بڑھنا ہے + اِس کے بعد سُورج پیچھے ہٹنا شرُوع ہو جاتا ہَے - اَور رفتہ رفتہ بڑے دِن کے قریب بہُت ہی کم مسافت طے کرتا ہَے - اَور اِسی سبب سے وُہ دِن سال کے سب دِنوں سے چھوٹا ہوتا ہَے +

عرصہ - وقت + مسافت - سفر - فاصلہ +

سوالات

۱- سال میں سب سے بڑا دِن کب ہوتا ہَے - اَور سب سے بڑی رات کب ؟

۲- بتاؤ - دِن رات کیوں گھٹتے بڑھتے ہَیں - اَور سال میں یہ برابر کب کب ہوتے ہَیں ؟

۳- چھٹے پیرے کا مطلب بیان کرو +



EDUCATION DEPARTMENT, PANJAB.

THIRD URDU READER

FOR

RURAL SCHOOLS,

PREPARED
UNDER THE ORDERS OF THE DIRECTOR OF PUBLIC INSTRUCTION, PANJAB,

BY
THE TEXT-BOOK REVISION COMMITTEE, PANJAB.

PRINTED AND PUBLISHED BY
RAI SAHIB M. GULAB SINGH & SONS,
AT THE MUFID-I-'AM PRESS, LAHORE,
BY JAMES W. HALL

1911

2nd Edition. *40,000 Copies.* *Price* 0-3-4.